Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ

پ المعارج آیت ۳۳

شہادتِ ولایتِ علی علیہ السلام

اثباتِ کلمہ

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ

تالیف

مولانا نذر حسین قمر لاہور

شہادتِ ولایتِ علی علیہ السلام

مولانا نذر حسین قمر۔ لاہور

اِدارہ پیامِ حق، امام بارگاہ باب العلم، نشاط کالونی لاہور کینٹ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِشَہٰدٰتِھِمْ قَائِمُوْنَ ○

پ ۲۹ المعارج آیت ۳۳

شہادتِ ولایتِ علی علیہ السلام

اثباتِ کلمہ

علیٌ ولیُّ اللہ

تالیف

مولانا نذر حسین قمر۔ لاہور

ناشر

ادارہ پیامِ حق، امام بارگاہ باب العلم، نشاط کالونی لاہور کینٹ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب ـــــــ شہادتِ ولایتِ علیؑ
مصنف ـــــــ مولانا نذر حسین قمر
ناشر ـــــــ ذوالفقار علی شیخ
مطبع ـــــــ
بار اوّل ـــــــ ۱۹۹۳ء
قیمت ـــــــ Rs 100

ملنے کا پتہ

(۱) ـــــ افتخار بک ڈپو، مین بازار، کرشن نگر، لاہور
(۲) ـــــ مولانا نذر حسین قمر (مصنف) پوسٹ بکس نمبر ۱۴۸۹ لاہور
(۳) ـــــ حق برادرز، انار کلی لاہور
(۴) ـــــ کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان صدر

کتابت ـــــ غلام حسین حضرت کیلیانوالہ، گوجرانوالہ

[redacted]

الفہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	بارگاہِ ولایت میں	۴
۲	ماخذ	۱۴
۳	سببِ تالیف	۲۰
۴	ولایت کا لغوی معنی	۲۶
۵	ولی بمعنی دوست	۳۰
۶	ولی بمعنی ناصر	۳۱
۷	ولی بمعنی وارث	۳۱
۸	ولی بمعنی سرپرست	۳۳
۹	ولی بمعنی متصرف	۳۳
۱۰	حضرت علیؑ کا حقِ تصرف	۳۴
۱۱	درجاتِ ولایت	۳۹
۱۲	ولایتِ تکوینی	۳۹
۱۳	ولایتِ تصرف کی تشریح	۴۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۴	حضرت عیسیٰؑ کا تصرف ـــ اور مردہ کو زندہ کرنا	۴۶
۱۵	معنیٔ اذن	۴۹
۱۶	ولایتِ انبیاء اور ولایتِ علیؑ	۵۴
	تصرف ولی کی مثالیں	۵۷
	(i) ہوا پر تصرف	۵۸
	(ii) موت وحیات پر تصرف	۶۰
	(iii) تبدیلیٔ انواع پر تصرف	۶۵
	(iv) تصویر کو شیر بنانا	۶۶
	(v) ارضی وسعتوں پر تصرف	۶۹
	(vi) ارض وسماء پر تصرف	۷۲
	(vii) بادلوں پر تصرف	۷۶
	(viii) سیارگان پر تصرف	۷۷
	(ix) ملائکہ پر تصرف	۷۷
	قرآن اور ولایتِ علیؑ	۸۲
۱۷	تکمیلِ دین اور ولایتِ علیؑ	۸۴
۱۸	صحائف میں ولایتِ علیؑ	۸۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۹	بعثتِ انبیاء ولایتِ علیؑ پر	۸۵
۲۰	جُمعہ کی وجہ تسمیہ	۸۶
۲۱	اوفوا بعھدی سے مراد	۸۸
۲۲	ایمان وعمل بغیر ولایتِ علی نامقبول	۸۸
۲۳	الست بربکم اور ولایت علیؑ	۹۲
۲۴	الحسنہ سے مراد ولایت علیؑ	۹۴
۲۵	میثاقِ انبیاء اور ولایت علیؑ	۹۵
۲۶	واعتصموا بحبل اللہ سے مراد ولایتِ علیؑ	۹۶
۲۷	نبأ عظیم سے مراد ولایت علیؑ	۹۷
۲۸	نھر سے مراد ولایتِ علیؑ	۹۹
۲۹	استقامت سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۰
۳۰	انھم مسئولون سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۱
۳۱	تمسک سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۲
۳۲	فطرۃ الناس سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۴
۳۳	ہدایت سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۶
۳۴	واسئل سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۸
۳۵	عھد سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۰۹
۳۶	"تنزل" سے مراد ولایتِ علیؑ	۱۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
١٤	حضرت عیسیٰؑ کا تصرف — اور مردہ کو زندہ کرنا	٤٦
١٥	معنیٔ اذن	٤٩
١٦	ولایتِ انبیاء اور ولایتِ علیؑ	٥٤
	تصرف ولی کی مثالیں	٥٧
	(i) ہوا پر تصرف	٥٨
	(ii) موت وحیات پر تصرف	٦٠
	(iii) تبدیلیٔ انواع پر تصرف	٦٥
	(iv) تصویر کو شیر بنانا	٦٦
	(v) ارضی وسعتوں پر تصرف	٦٩
	(vi) ارض وسماء پر تصرف	٧٢
	(vii) بادلوں پر تصرف	٧٦
	(viii) سیارگان پر تصرف	٧٧
	(ix) ملائکہ پر تصرف	٧٧
	قرآن اور ولایتِ علیؑ	٨٢
١٧	تکمیلِ دین اور ولایتِ علیؑ	٨٤
١٨	صحائف میں ولایت علیؑ	٨٥

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
١٩	بعثتِ انبیاء ولایت علیؑ پر	٨٥
٢٠	جُمعہ کی وجہ تسمیہ	٨٧
٢١	اوفوا بعهدی سے مراد	٨٨
٢٢	ایمان وعمل بغیر ولایتِ علی نامقبول	٨٨
٢٣	الست بربکم اور ولایت علیؑ	٩٢
٢٤	الحسنہ سے مراد ولایت علیؑ	٩٤
٢٥	میثاقِ انبیاء اور ولایت علیؑ	٩٥
٢٦	واعتصموا بحبل اللہ سے مراد ولایتِ علیؑ	٩٦
٢٧	نبأ عظیم سے مراد ولایت علیؑ	٩٧
٢٨	نهر سے مراد ولایتِ علیؑ	٩٩
٢٩	استقامت سے مراد ولایتِ علیؑ	١٠٠
٣٠	انهم مسئولون سے مراد ولایتِ علیؑ	١٠١
٣١	تمسک سے مراد ولایتِ علیؑ	١٠٢
٣٢	فطرت الناس سے مراد ولایت علیؑ	١٠٤
٣٣	ہدایت سے مراد ولایتِ علیؑ	١٠٦
٣٤	واسئل سے مراد ولایتِ علیؑ	١٠٨
٣٥	عهد سے مراد ولایتِ علیؑ	١٠٩
٣٦	"نزل" سے مراد ولایتِ علیؑ	١١٢

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
٣٧	يُوفون بالنذر سے مراد ولایتِ علیؑ	١١٢
٣٨	سلم کافۃ سے مراد ولایتِ علیؑ	١١٣
٣٩	تذکرہ سے مراد ولایتِ علیؑ	١١٤
	اہمیّتِ ولایتِ علیؑ	١١٥
٤٠	حضرت یونسؑ اور ولایتِ علیؑ	١١٦
٤١	ایمان بغیر ولایتِ علیؑ کچھ نہیں	١١٧
٤٢	ولایتِ علیؑ ولایتِ خدا ہے	١١٨
٤٣	کوئی عمل بغیر ولایتِ علیؑ قبول نہیں	١١٩
٤٤	حضورؐ مامور ہیں تبلیغِ ولایتِ علیؑ پر	١٢٠
٤٥	توحید بغیر ولایتِ علیؑ نامقبول	١٢٠
	کلمۂ ولایتِ علیؑ کی ہمہ گیری	١٢٢
٤٦	وہ کلمہ جو لوحِ محفوظ پر لکھا گیا	١٢٣
٤٧	وہ کلمہ جو عرش پر مرقوم ہے	١٢٣
٤٨	وہ کلمہ جو ملائکہ کو تعلیم کیا گیا	٢٤
٤٩	وہ کلمہ جو بوقتِ خلقتِ عرش فرشتوں نے پڑھا۔	١٢٥
٥٠	وہ کلمہ جو بوقتِ خلقتِ ارض وسماء پڑھا گیا۔	١٢٦

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
٥١	وہ کلمہ جو محمودؑ فرشتہ کے شانوں پر منقوش ہے	١٢٦
٥٢	وہ کلمہ جو جبرائیل کے پروں پر رقم ہے	١٢٨
٥٣	وہ کلمہ جو بابِ جنّت پر نقش ہے۔	١٢٨
٥٤	وہ کلمہ جو دیگر ابوابِ جنّت پر لکھا گیا ہے۔	١٢٩
٥٥	وہ کلمہ جو عالمِ ذر میں پڑھا گیا	١٣٠
٥٦	وہ کلمہ جو انگشتریٔ آدمؑ پر نقش تھا۔	١٣١
٥٧	وہ کلمہ جو سام بن نوح نے پڑھا	١٣١
٥٨	وہ کلمہ جو صحائفِ انبیاء میں موجود ہے	١٣٢
٥٩	وہ کلمہ جو خود انبیاءؑ نے پڑھا۔	١٣٣
٦٠	وہ کلمہ جو انگشتریٔ حضرت سلیمانؑ پر منقوش تھا	١٣٤
٦١	وہ کلمہ جو دورِ پیغمبرؐ میں پڑھا گیا	١٣٥
٦٢	وہ کلمہ جو حضورؐ کی انگشتری پر نقش تھا	١٣٩
٦٣	وہ کلمہ جو حضورؐ کے سامنے پڑھا گیا	١٤٠
٦٤	وہ کلمہ جو حضرت علیؑ نے پڑھا۔	١٤٢
٦٥	وہ کلمہ جو سیّدۃ النساء العالمین نے پڑھا۔	١٤٣
٦٦	وہ کلمہ جو امام رضاؑ کے سامنے پڑھا گیا۔	١٤٣
٦٧	وہ کلمہ جو امام زمانہؑ نے پڑھا۔	١٤٥
٦٨	وہ کلمہ جو نصرانی نے پڑھا۔	١٤٦

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۶۹	وہ کلمہ جو راہب نے پڑھا	۱۴۷
۷۰	وہ کلمہ جو محشر میں پڑھا جائے گا	۱۴۸
۷۱	وہ کلمہ جو دُنیا کی ہر شے پر لکھا ہے	۱۴۸
۷۲	کلمہ کا معنی	۱۵۰
۷۳	"الکلم الطیّب" سے مراد	۱۵۲
	اذان واقامت میں شہادتِ ولایت	۱۵۳
۷۴	شہادتِ ولایت اور مجتہدین کا موقف	۱۵۴
۷۵	امیرالمومنینؑ خود اذان ہیں۔	۱۶۳
	تشہد میں شہادتِ ولایت	۱۶۵
۷۶	نماز کیا ہے	۱۶۷
۷۷	دو قسم کے نمازی	۱۶۸
۷۸	ایک اور آیت سے استدلال	۱۶۹
۷۹	حقیقت واضح ہوتی ہے۔	۱۷۰
۸۰	حضرت علیؑ ذکر اللہ ہیں۔	۱۸۰
۸۱	"الصّلوٰۃ" خود حضرت علیؑ ہیں۔	۱۸۱

الفہرست

باب

اہلِ سُنّت اور ولایتِ علیؑ

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	قرآن اور ولایتِ علیؑ	۱۹۱
۲	ولایت مطلقہ اور حضرت علیؑ	۲۰۰
۳	اعتراضات اور ان کے جوابات	۲۰۶
	(i) پہلی مثال	۲۰۷
	(ii) دوسری مثال	۲۰۷
	(iii) تیسری مثال	۲۰۸
	(iv) چوتھی مثال	۲۰۸
	(v) پانچویں مثال	۲۰۹
	(vi) چھٹی مثال	۲۱۰
	(vii) ساتویں مثال	۲۱۱

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	(viii) آٹھویں مثال	۲۱۱
	(ix) نویں مثال	۲۱۲
	(x) دسویں مثال	۲۱۲
۴	ولایتِ مطلقہ کا ایک اور ثبوت	۲۱۹
۵	حضور افضل العالمین ہیں	۲۲۰
۶	تصرف ولی کا ناطق ثبوت	۲۲۲
۷	ملائکہ نے عبادت انہی سے سیکھی	۲۲۳
۸	تصرف ولی کا قرآنی ثبوت	۲۲۴
	کلمہ ولایت علیؑ	۲۳۵
۹	بعثتِ انبیاء ولایتِ علی پر	۲۳۷
۱۰	ہدایت سے مراد ولایت علی	۲۴۰
۱۱	عرش پر مکتوب کلمہ	۲۴۰
۱۲	بابِ جنّت پر مرقوم کلمہ	۲۴۱
۱۳	جبرائیل کے پر پر رقم کلمہ	۲۴۲
۱۴	صرصائیل فرشتہ کے پروں پر لکھا گیا کلمہ	۲۴۳
۱۵	وہ کلمہ جو حضرت موسٰی نے بدستِ خود لکھا	۲۴۴
۱۶	وہ کلمہ جس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی۔	۲۴۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۷	وہ کلمہ جو زمانۂ رسولؐ میں رائج تھا	۲۴۵
۱۸	وہ کلمہ حضرت مسلم بن عقیل نے پڑھا۔	۲۴۶
۱۹	ولایتِ علیؑ اور ابنِ عباس	۲۴۶
۲۰	وہ کلمہ جو راہب نے پڑھا	۲۴۷
۲۱	وہ کلمہ جس سے تمام گناہ معاف ہوتے ہیں	۲۴۹
۲۲	محشر میں ولایت علیؑ کا سوال	۲۵۰
۲۳	ولایت علی اور پُل صراط	۲۵۱
۲۴	وہ کلمہ جو لوائے حمد پر لکھا ہوگا	۲۵۲
۲۵	وہ کلمہ جو ابواب جنّت پر مرقوم ہے	۲۵۳

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماخذ

شیعہ ماخذ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	صحیفۂ کاملہ	امام رابع حضرت علی بن الحسین علیہما السلام
۲	تفسیر فرات	علامہ فرات بن ابراہیم
۳	تفسیر العیاشی	علامہ ابونضر محمد بن مسعود العیاشی
۴	تفسیر البرہان	علامہ السید ہاشم البحرانی
۵	تفسیر الصافی	علامہ محسن الفیض الکاشانی
۶	تفسیر مراۃ الانوار	علامہ ابی الحسن الشریف
۷	تفسیر لوامع التنزیل	علامہ ابوالقاسم الحائری
۸	اصولِ کافی	علامہ محمد بن یعقوب الکلینی
۹	بصائر الدرجات	علامہ ابوجعفر محمد بن الحسن الصفار
۱۰	بحار الانوار	علامہ محمد باقر المجلسی
۱۱	احتجاج الطبرسی	ابی منصور احمد بن علی الطبرسی
۱۲	شجرہ طوبیٰ	علامہ شیخ مہدی الحائری

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱۳	حدیقۃ الشیعہ	علامہ احمد بن محمد مقدس اردبیلی
۱۴	امالی صدوق	حضرت علامہ شیخ صدوق
۱۵	امالی مفید	علامہ محمد بن محمد المعروف بالشیخ مفید
۱۶	مدینۃ المعاجز	علامہ السید ہاشم البحرانی
۱۷	مختصر البصائر	علامہ شیخ حسن بن سلیمان حلی
۱۸	الاختصاص	علامہ شیخ مفید
۱۹	حق الیقین	علامہ السید عبداللہ شبر رح
۲۰	ارشاد القلوب	علامہ ابی محمد حسن بن محمد دیلمی رح
۲۱	الارشاد	علامہ شیخ مفید
۲۲	کفایت الموحدین	علامہ السید اسماعیل طبرسی نوری
۲۳	نفس الرحمن	علامہ مرزا حسین نوری
۲۴	کشف الیقین	علامہ حسن بن یوسف الحلی
۲۵	القطرہ	علامہ رضی الدین احمد المستنبط
۲۶	الیقین	علامہ علی بن موسیٰ
۲۷	مشارق انوار الیقین	علامہ رجب البرسی ابی القاسم
۲۸	روضۃ الواعظین	علامہ شیخ محمد بن الفتال نیشاپوری
۲۹	منتہی الآمال	علامہ شیخ عباس قمی
۳۰	دلائل الامامۃ	ابی جعفر بن محمد بن جریر بن رستم الطبری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۳۱	رجال نجاشی	علامہ احمد بن علی النجاشی
۳۲	رجال مامقانی	علامہ مامقانی
۳۳	المبسوط	محقق جلیل علامہ شیخ طوسی
۳۴	انوار النعمانیہ	علامہ نعمت اللہ الجزائری
۳۵	الغنائم	آیۃ اللہ مرزا ابوالقاسم القمی
۳۶	نجات العباد	آیۃ اللہ شیخ محمد حسن
۳۷	البرہان القاطع	علامہ السیّد علی بحر العلوم
۳۸	الوجیزہ	آیۃ اللہ السید محمّد
۳۹	الفقہ	آیۃ اللہ مرزا محمد تقی شیرازی
۴۰	الذخیرہ	آیۃ اللہ السیّد زین العابدین حسین بروجردی
۴۱	توضیح المسائل	آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم طباطبائی
۴۲	منتخب الرسائل	آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم طباطبائی
۴۳	اوراد المومنین	علامہ سید مصطفےٰ
۴۴	خلاصۃ الاقوال	علامہ حلیؒ (حسن بن یوسف)

سُنّی ماخذ

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۱	تفسیر کبیر	علامہ فخر الدین رازی
۲	تفسیر فتح القدیر	علامہ قاضی محمد بن علی شوکانی
۳	تفسیر خازن	علامہ علی بن محمد الخازن بغدادی
۴	تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل بن عمر دمشقی
۵	تفسیر القرطبی	علامہ محمد بن احمد انصاری القرطبی
۶	تفسیر درّ منثور	علامہ حافظ جلال الدین السیوطی
۷	تفسیر الجامع الاحکام القرآن	حافظ ابوبکر الجصاص
۸	تفسیر الاتقان	علامہ حافظ جلال الدین السیوطی
۹	تفسیر احکام القرآن	ابوبکر احمد بن علی
۱۰	تفسیر البحر المحیط	علامہ احمد بن یوسف اُندلسی
۱۱	تفسیر اسباب النزول	ابوالحسن علی بن احمد نیشاپوری
۱۲	تفسیر الطبری	علامہ محمد بن جریر بن یزید طبری
۱۳	تفسیر الکشاف	علامہ جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف
۱۴	تفسیر المنار	علامہ رشید رضا مصری
۱۵	تفسیر روح المعانی	شہاب الدین محمود آلوسی
۱۶	تفسیر غرائب القرآن	علامہ نظام الدین نیشاپوری
۱۷	تفسیر ضیاء القرآن	پیر جسٹس کرم شاہ بھیروی
۱۸	الصواعق المحرقہ	علامہ ابن حجر المکی
۱۹	الصحیح البخاری	علامہ محمد بن اسماعیل البخاری
۲۰	الصحیح المسلم	مُسلم بن حجاج
۲۱	منصب امامت	علامہ شاہ اسماعیل شہید
۲۲	المناقب خوارزمی	علامہ اخطب خوارزمی
۲۳	معارج القدس	امام ابو حامد الغزالی
۲۴	تذکرۃ الخواص	علامہ امام سبط ابن جوزی
۲۵	ینابیع المودۃ	علامہ شیخ سلیمان الحنفی القندوزی
۲۶	بحر المناقب	علامہ جمال الدین محمد بن احمد الحنفی الموصلی الشہیر
۲۷	مودۃ القربیٰ	سید علی ہمدانی الشافعی
۲۸	دلائل النبوت	علامہ حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ
۲۹	سیرۃ النبی	علامہ سید سلیمان ندوی
۳۰	الریاض النضرہ	شیخ الحدیث الحافظ احمد محب الدین الطبری
۳۱	سر العالمین	ابو حامد الغزالی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
۳۲	شواہد النبوت	علامہ عبدالرحمٰن جامی
۳۳	لسان المیزان	حافظ احمد بن حجر عسقلانی
۳۴	تاریخ الخمیس	علامہ حسین دیار بکری
۳۵	تاریخ ابن عساکر	علامہ ابن عساکر دمشقی
۳۶	نہایۃ ابن اثیر	ابن اثیر
۳۷	المنجد	لوئیس معلوف
۳۸	لغات القرآن نعمانی	محمد عبدالرشید نعمانی
۳۹	البحرین	حسن بن محمد صنعانی
۴۰	مفرداتِ قرآن	علامہ راغب
۴۱	میزان الاعتدال	امام ذہبی
۴۲	الاصابہ	شہاب الدین احمد بن علی العسقلانی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سببِ تالیف

قرآن وحدیث میں مسئلہ ولایت کو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ ایک مُسلمہ حقیقت ہے۔ مگر یہ مسئلہ جس قدر اہم ہے اور جس توجہ کا مستحق ہے وہ توجہ کبھی بھی اس کی طرف نہیں دی گئی۔ یا تو یہ خارجیّت وناصبیت کی بھینٹ چڑھتا رہا اور یا مصلحتوں کا شکار ہوتا رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ہر کوئی اس سے صرفِ نظر کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

ولایت اور اس کے حامل یعنی "ولی" کا جو مقام قرآن وحدیث میں بیان کیا گیا ہے آج کون ہے جو اس سے کما حقہٗ واقف ہو یا واقف ہو بھی تو اس کو برملا بیان کرنے کی جراٴت رکھتا ہو؟

نبوّت پر جتنا کچھ لکھا یا بیان کیا گیا، مذہبی دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ ہو جس پر اتنا کچھ کہا گیا ہو، مگر اس کے باوجود لوگ نبی کے مقام و منزلت سے جتنا آگاہ ہیں اس سے کون واقف نہیں؟ کیا کچھ خرافات اس باب میں نہیں پائی جاتیں؟ کہیں انبیاء کے آباء واجداد کو ایمان سے عاری، نبی کو حقائق سے بے خبر، کذب بیان، خطاکار اور کیا کچھ نہیں سمجھا جاتا اور وہ منصب جسے نبوّت کہتے ہیں اور جس پر ہر منبر اور مسجد میں شب و روز گفتگو ہوتی رہتی ہے جب اس منصب کے بارے میں مسلمانوں کی حالت یہ ہے

تو منصبِ ولایت جس پر شاذ و نادر کچھ کہا جاتا ہے اور جو کہا جاتا ہے وہ نہ ہونے کے برابر بھلا اس میں عوام کی معلومات کیا ہو سکتی ہیں؟ چونکہ لوگ سرے سے حقیقتِ ولایت اور مقامِ ولی سے آگاہ ہی نہیں۔ لہٰذا اگر کبھی کسی شیعہ نے کلمہ میں ولایت علی کی گواہی "علیٌّ وَلِیُّ اللہ" کہہ کر دے دی، تو چاروں طرف سے اس کے خلاف شدید ردّعمل ظاہر کیا جاتا ہے۔

یہ تو غیروں کا حال ہے۔ اور اپنوں کی کیفیت یہ ہے کہ وہ اس کلمہ کو دل وجان سے ماننے کے باوجود کبھی کھل کر سامنے نہ آسکے، اور انہوں نے چپ سادھ رکھنے کو ہی قرینِ مصلحت سمجھا۔ اور اگر کچھ کہا بھی تو حقیقت سے بہت ہی کم۔ اس کی مثال عروس البلاد لاہور ماڈل ٹاؤن کے مولوی محمد شفیع اسید ابرار محمد خطیب ٹاؤن شپ لاہور کی وہ رٹ درخواست نمبری ۱۵۹/۷۶- ۱۹۷۶ء ہے، جو انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں داخل کی، جس میں عدالت عالیہ سے یہ استدعا کی گئی کہ وہ جماعت نہم و دہم کے سلیبس سے اس کلمہ "علیٌّ ولی اللہ" کو خارج کرنے کا حکم دے جو شیعہ بچّوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

یہ مقدمہ پی۔ ایل۔ ڈی لاہور جلد نمبر XXVIII اگست ۱۹۷۶ء میں رپورٹ ہوا ہے۔ اس مقدمہ میں شیعہ وکلاء نے اس امر کا اظہار کیا کہ شیعہ اگر "علیٌّ ولی اللہ" پڑھتے ہیں تو یہ اس لیے نہیں کہ وہ کلمے کا حصّہ ہے، بلکہ اس سے محض امامت کا اقرار اور شیعیت سے وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے ہمارے موقف کی مکمّل تائید ہوتی ہے۔ کہ اس مسئلہ کو پیش کرتے وقت وہ حقیقت اور جراٴت نہیں دکھائی گئی جس جراٴت کا متقاضی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ مسئلہ تھا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ جس طریقہ سے اس اہم مسئلہ کو پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اہلِ تشیع کے حقیقی موقف کی عکاسی نہیں ہوتی۔

اس مقدمہ میں جن احباب نے شیعوں کی نمائندگی کی ہے ہمیں انکی نیت پر نہ کوئی شبہ ہے اور نہ کوئی شک۔ دراصل اس مسئلہ کو قرآنی رُوح اور احادیثِ نبوی کے مطابق سمجھا ہی نہیں گیا۔ ورنہ معذرت خواہانہ رویّہ اختیار کرنے کی کوئی وجہ ہی نہ تھی۔

مولانا غلام حسین نجفی نے "کلمۂ طیبہ" کے عنوان سے ایک چودہ صفحات کے پمفلٹ میں اور مولانا سید وزیر حسین الموسوی، پرنسپل مدرسہ دینیات جعفریہ نارنگ تحصیل چکوال نے پمفلٹ بعنوان "کلمۂ ایمان" میں کلمہ "علیؑ ولی اللہ" کے اثبات پر روشنی ڈالی ہے۔ اوّل تو ایسے مختصر پمفلٹوں میں اس اہم مسئلہ پر کیا کچھ کہا جا سکتا ہے اور پھر جو کچھ ان پمفلٹوں میں کہا گیا ہے وہ نہ صرف ناکافی ہے، بلکہ تحقیق و جستجو کے دلدادہ حضرات کی ہرگز تسکین نہیں ہوتی۔

اب تو یہ بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اکثر شیعہ حضرات کی طرف سے بھی اس ضمن میں آئے دن نئے نئے مسائل چھیڑے جا رہے ہیں۔ کبھی کہا جاتا کہ قرآن میں اگر اس کا ذکر ہے تو کہاں ہے اور کیا حضورؐ کے وقت میں شیعوں والا کلمہ کبھی پڑھا گیا؟ کبھی یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ کیا ائمہ طاہرین علیہم السلام کے زمانہ میں یہ کلمہ پڑھایا گیا، اور کیا صحابہ کرام میں سے کسی نے اس کلمہ کو اپنی زبان پر جاری کیا؟ اس طرح کے اور اس سے ملتے جلتے کئی سوالات

اٹھائے جاتے ہیں۔ مگر ان عام سوالات کے جوابات چونکہ کسی ایک کتاب میں دستیاب نہیں ہیں، جس سے عوام کے ذہن میں شکوک و شبہات کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں کون ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس نہیں کرے گا جس میں اس قسم کے سوالات کے جوابات ذرا تفصیل سے دیئے گئے ہوں۔

ہم نے اس کتاب میں اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور اس میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کا جواب قارئین ہی دے سکیں گے۔

اس کے علاوہ ہم نے اذان و اقامت اور نماز کے اہم رُکن "تشہد" میں شہادت ثالثہ کی ضرورت و اہمیت پر بھی گفتگو کی ہے ـــ تاکہ تحقیق و جستجو کے دلدادہ حضرات اور حقائق کے متلاشیوں پر اصل حقیقت کا نہ صرف انکشاف ہو جائے۔ بلکہ انہیں جاننے میں یہ مدد ملے کہ شہادتِ ولایت علیؑ کے سلسلہ میں علمائے کرام و فقہائے عظام کا نظریہ کیا رہا ہے۔

یہاں یہ بات کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کا تعلق صرف شیعہ حضرات سے ہی نہیں، بلکہ سُنی بھائیوں سے بھی ہے، بلکہ زیادہ تر سوالات اعتراضات کی شکل میں سُنی دوستوں ہی کی طرف سے ہوتے ہیں شیعہ احباب کا معاملہ تو استفسار کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس لیے اس کتاب میں ہم نے یہ اہتمام کیا ہے۔ کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جائے۔ ایک حصہ شیعہ حضرات کے لیئے اور دوسرا حصہ سُنی دوستوں کے لیئے۔ شیعوں والے حصہ میں بحث مکمل طور پر شیعہ نقطۂ نظر سے کی جائے گی اور ہمارا ماخذ بھی شیعہ لٹریچر ہوگا۔ جب کہ سُنیوں والے حصہ میں ہمارا تمام تر انحصار سُنی کتب پر ہوگا۔ تاکہ جو بھی اس مسئلہ کو نیک نیتی سے سمجھنا چاہتا ہو اس کے لیئے کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

آخر میں اپنے محترم قارئین سے یہ گذارش کرنا انتہائی ضروری ہے۔ کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ ایک غیر جانب دار کی حیثیت میں کریں اور اس میں دیئے گئے دلائل کو غور و فکر کا پورا موقع دیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر اس کے مطالعہ کی افادیت ختم ہو جائے گی۔ لہذا ضروری ہے کہ وسعتِ قلبی اور قبولِ حق پر آمادگی کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

منذر حسین قمر

ولایت

اور

شیعہ نقطۂ نظر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"ولایت" کا لغوی معنی

نہایہ ابنِ اثیر

" ھی بالفتح المحبة وبالکسر التولیة والسلطان"

ولایت بالفتح ("و" زبر کے ساتھ) محبّت اور بالکسر ("و" زیر کے ساتھ) تولیت اور سلطان کے معنی میں ہے۔

بحرین

" والولی ھو الذی لہ النصرة والمعونة والولی الذی یدبر الامر یقال فلان ولی المرأة اذا کان یدبر نکاحھا"

ولی کے معنی ناصر اور مددگار کے ہیں۔ اور ولی تدبیر امر کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں عورت کا ولی یعنی تدبیر نکاح کرنے والا ہے۔

المنجد

" وَلی یَلِی وِلَایَةً" وَوَلَایَةً ـــ الشی وعلیہ " حاکم مقرر ہونا، متصرف ہونا ـــ الرّجل وعلیہ مدد دینا، البلد ـــ شہر پر تسلط پانا"

" ولّی تولیة " فلانا الامر ـــ حاکم مقرر کرنا ـ انتظام سپرد کرنا" ـــ (المنجد ص۱۳۹۷ مطبوعہ کراچی)

تفسیر لوامع التنزیل

" اہلِ اشتقاق گفتہ اند کہ ولی از ولی یلی ولیًا و ولایۃ بکسرہ اوّل و بالفتح نیز میباشد آیا ولی و ولایت ہر دو اسمست یا ہر دو مصدر اند در آن دو قول اند صحیح تر آنست کہ ہر دو در اصل مصدر اند بعض ازاں انتقال یافتند پس ولی اسم متولی و متصرف امور باشد از ولایت بالکسر کہ مراد تصرف تمام و تدبیر امور در دنیا و دین" (جلد ۱۶ ص ۵۵)

اہلِ اشتقاق کا کہنا ہے کہ لفظ ولی "ولی یلی ولیا" سے ہے اور ولایت بالکسر و بالفتح دونوں اسم ہیں یا مصدر تو صحیح تر قول یہ ہے۔ دونوں درحقیقت مصدر ہیں۔

پھر کہا ہے۔

ولی بمعنی متولی و مدبر امور ہے۔ لوامع التنزیل ج ۱۶ ص ۵۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مراۃ الانوار

"اعلم ان الولایۃ بالفتح النصرۃ وبالکسر الامارۃ والسلطان"

لفظ ولایت "و" زبر کے ساتھ کا معنی نصرت وامداد اور "و" زیر کے ساتھ کا مطلب امارت واختیار ہے۔

اس کے آگے لکھتے ہیں۔ کہ ولی کا معنی محبّ، صدیق، نصیر، قریب وغیرہ ہے۔ لیکن بنیادی طور پر اس کا معنی ولایت امر ہے۔ متصرف و سرپرست۔

اس سے ذرا آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"فی الامالی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ولایۃ علی ولایۃ اللہ"

(مراۃ الانوار ص۳۳۸)

امالی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ ولایت علیؑ ولایت خدا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:۔

"وفی البصائر عن الصادق علیہ السلام قال نحن ولاۃ امر اللہ"

(مراۃ الانوار ص۳۳۸)

بصائر میں ہے کہ صادق آلِ محمدؐ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ خدا کے

ولی الامر ہم ہیں۔

ضیاء القرآن

ہمارے ہمعصر جسٹس پیر کرم شاہ لفظ "ولی" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قاموس میں ہے "الولی القرب والدنو۔ یعنی "ولی" کا معنی قرب اور نزدیکی ہے۔ "وَلِیٌّ" اس سے اسم ہے۔ اس کا معنی ہے قریب، محبّ، صدیق اور مددگار۔ وفی القاموس الولی القرب والدنو والولی اسم منہ بمعنی القریب والمحب والصدیق والنصیر۔"

(ضیاء القرآن ج ۲ ص۲۱۳)

لغات القرآن نعمانی

"ولایتہم" بقول اکثر مفسرین میراث، زمخشری نے لکھا ہے۔ وِلَایَۃ حکومت۔ اقتدار ملک اور وَلایت نصرت مدد۔

(جلد ششم ص۱۳۷)

"کارساز، محافظ۔ نگہبان۔ بچانے والا۔ مددگار"

(لغات القرآن ص۱۳۸)

"وَلِیّہٗ" اس کا سرپرست، نمائندہ۔ وکیل۔"

(ایضاً ص۱۳۹)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لفظ "ولی" اور اس کے مشتقات قرآن مجید میں تقریباً ۱۲۲ بار استعمال ہوئے ہیں — مگر ہر جگہ یہ ایک ہی معنوں میں استعمال نہیں ہوئے۔ بلکہ کہیں اس کا استعمال دوست کے معنی میں ہوا ہے۔

(کما فی القرآن)

ولی بمعنی دوست

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"

(پ۱۰ التوبہ آیت ۷۱)

اور مومنین و مومنات ایک دوسروں کے دوست ہیں وہ اچھے کاموں کی تلقین اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ج"

(پ۲۸ ـ الممتحنہ آیت ۱)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بنانا۔ کہ تم ان کی طرف پیغام دوستی (مودت) بھیجو۔ جبکہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ جو تمہارے پاس حق کی طرف سے آیا ہے۔ یہاں کفار سے جس دوستی کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس سے مراد

وہ راہ و رسم نہیں جو ایک معاشرے کو خوشگوار بنانے کے لیے ضروری ہے۔

"ولی" بمعنی ناصر و مددگار

"وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط"

(پ۲۵ الشوریٰ آیت ۴۶)

اور ان کے لیے کوئی ناصر و مددگار نہ ہوگا۔ جو ان کی مدد کر سکے۔

بمعنی وارث

"وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ" (پ۵ النسآء آیت ۳۳)

اور ہم نے ہر ایک کو وارث قرار دیا اس چیز میں جو والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔

"وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ه يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ق صلے"

(پ۱۶ مریم آیت ۵-۶)

(اور حضرت زکریاؑ نے کہا) یقیناً میں اپنے بعد اپنے وارثوں سے خائف ہوں۔ اور میری عورت بانجھ ہے۔ پس اپنی بارگاہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے مجھے ایک وارث (ولی) عطا فرما۔ جو میرا وارث اور آلِ یعقوبؑ کا وارث ہو۔

" قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ "

(پ۱۹ النمل آیت ۴۹)

اور انہوں نے کہا کہ تم آپس میں خدا کی قسم کھا کر (عہد) کرو کہ ہم ضرور اس (حضرت صالح پیغمبرؑ) اور اس کے اہل پر شب خون ماریں گے۔ پھر ہم ضرور اس کے وارث کو کہیں گے کہ ہم اس کی ہلاکت کے وقت حاضر نہ تھے۔ اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

" وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ط

(پ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۳۳)

اور جو شخص مظلوم قتل کیا جائے، تو یقیناً ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے (بدلہ کا) پس وہ قتل میں زیادتی نہ کرے۔

علامہ ابوالحسن الشریف اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

" وانه قائم ولی الحسین "

(تفسیر مراۃ الانوار ص۱۸۱)

حضرت قائم آلِ محمدؑ امام حسینؑ کے وارث (ولی) ہیں۔

ولی بمعنی سرپرست

" اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ "

(پ۱۵ الکہف آیت ۵۰)

پس کیا تم میرے سوا اس (شیطان) کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو۔

" يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا "

(پ۵ النسآء آیت ۷۵)

اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں — اور ہمارے لیے اپنی بارگاہ سے کوئی سرپرست مقرر فرما۔

ولی بمعنی متصرف

" اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ "

(پ۲۱ الاحزاب آیت ۶)

نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق تصرف رکھنے والا ہے "

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق تصرف حضرت علیؑ کے لیے

آیہ مجیدۂ مندرجہ بالا میں یہ بات بغیر کسی شک و شبہ کے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام جملہ مومنین پر ان کے نفوس سے زیادہ حق تصرف رکھتے ہیں۔ اور یہی معنی و مطلب ہے بیعت کا ـــ اب آپ حضورؐ کے خطبہ غدیر کے آخری الفاظ پر نگاہ ڈالیں تو یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا تھا۔

"اَیُّهَا النَّاسُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ وَّلِیُّکُمْ قَالُوا
نَحْنُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ
اَوْلٰی بِکُمْ مِنْکُمْ بِاَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اللّٰهُمَّ
اَشْهَدُ فاعاد ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ ثَلَاثًا کُلَّ ذَالِکَ
یَقُوْل مِثْلِ قَوْلَهٗ الْاَوَّل وَیَقُوْل اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ
ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلٰوتَ اللّٰهِ
وسلامہ علیہ فَرَفعہ حَتّٰی بدالِلنَّاسِ
بِیَاض البطیہ ثُمَّ قَالَ اَلَا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ
فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاهُ"

(تفسیر الصافی ج ۱ ص ۴۷۳)

اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا ولی کون ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ اللہ اور اس کا رسولؐ ہمارا ولی ہے۔ اس پر

حضورؐ نے فرمایا۔ کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تم سے تمہاری جانوں پر زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ ہاں! حضورؐ نے کہا۔ اے خدا! گواہ رہنا۔ اور یہ جملہ آپؐ نے تین بار دہرایا اور ساتھ لوگوں نے بھی یہ جملہ دہرایا، پھر آپؐ نے امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا۔ یہاں تک کہ آپ کے بغل کی سفیدی لوگوں نے دیکھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ آگاہ رہنا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا یہ علی (علیہ السلام) مولیٰ ہے۔

اس مفہوم کو مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید دیوبندی کے الفاظ میں اگر دیکھنا چاہیں تو ملاحظہ کریں۔ موصوف عظمتِ نبوت کے بیان کے بعد لکھتے ہیں۔

"ان میں ایک ثبوت ریاست ہے۔ یعنی جس طرح انبیأ اللہ کے لیے اپنی امت میں ایک قسم کی ریاست ثابت ہے۔ کہ ان کی اس ریاست کے ملاحظہ سے لوگوں کو رسول کی اُمت اور رسول کو اس اُمت کا رسول کہتے ہیں۔ اور بہت سے دنیوی امور میں بھی ان پر تصرف رسول کا اجراء ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: النّبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم۔ (احزاب) ایمان والوں کے لیے نبی ان کی جانوں سے بہتر ہے۔ اور آخر کے مقدمات میں بھی اس کی ولایت ثابت ہے۔ کما

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قال اللہ تعالیٰ:

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۔ (النساء)

پس کیا ہوگا جب ہر ایک امت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور آپ کو ان پر گواہ بنایا جائے گا۔

اسی طرح امام کو بھی دنیا و آخرت میں اس ریاست کی مانند مبعوث الیہم سے نسبت ثابت ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔"

کیا تم کو معلوم نہیں کہ مومنین کے لیے میں ان کی جانوں سے بہتر (اولی) ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں! پھر فرمایا، اے اللہ! میں جس کا دوست (مولی) ہوں۔ علیؑ بھی اس کا دوست (مولی) ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ۔ (بنی اسرائیل)

"جس دن ہم سب لوگوں کو بلائیں گے مع ان کے اماموں کے اور انہیں ساتھ کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ"

وہ حضرت علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کیے جائیں گے۔"

(منصب امامت ص[illegible] مطبوعہ لاہور)

اس اقتباس سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ مولانا موصوف حضرت علیؑ کی امامت اور ولایت دونوں کے قائل تھے، اب ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔

" امام رسول کے سعادت مند فرزند کی مانند ہے اور تمام اکابر امت و بزرگان ملت ملازموں اور خدمت گاروں اور جان نثار غلاموں کے مانند ہیں۔ پس جس طرح تمام اکابر سلطنت و ارکان مملکت کے لیے شہزادۂ والا قدر کی تعظیم ضروری اور اس سے توسل واجب ہے اور اس سے مقابلہ کرنا نمک حرامی کی علامت اور اس پر مفاخرت کا اظہار بدانجامی پر دلالت کرتا ہے ایسا ہی ہر صاحب کمال کے حضور میں تواضع اور تذلل سعادت دارین کا باعث ہے۔ اور اس کے حضور میں اپنے علم و کمال کو کچھ سمجھ بیٹھنا، دونوں جہان کی شقاوت ہے۔ اس کے ساتھ یگانگی رکھنا رسولؐ سے یگانگت ہے اور اس سے بیگانگی ہو تو خود رسولؐ سے بیگانگی ہے خصوصاً اس وقت جبکہ نیابت پیغمبر بھی اللہ رب العزت کی طرف سے اسے تفویض ہو چکی ہو۔" (منصب امامت ص[illegible])

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درجاتِ ولایت
اور
ولایتِ تکوینی

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے۔ کہ ولایت کا ایک ہی درجہ نہیں یعنی جو حامل ولایت ہوں وہ ایک ہی درجہ کی ولایت کے حامل نہیں ہوتے۔ بلکہ اس میں مراتب و درجات ہوتے ہیں۔

جس طرح موجودات میں انسان (مرد و عورت) کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔ اور انسانوں میں،

" وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ط " (پ۲ البقرۃ آیت ع۲۲۸)

"مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

" يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ لا وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ط " (پ۲۸ المجادلہ آیت ع۱۱)

اور (مردوں میں) اللہ نے ان لوگوں کو بلند مرتبہ کیا ہے، جو صاحبان علم ہیں۔

اور بلحاظ علم بھی سب برابر و یکساں نہیں۔ ارشاد باری ہے۔

" نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ط وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ " (پ۱۳ یوسف آیت ع۷۶)

ہم جسے چاہتے ہیں، اس کے درجات بڑھا دیتے ہیں۔ اور تمام اہل علم پر علیم کو فوقیت و برتری حاصل ہے۔

ایمان کا بھی ایک ہی درجہ نہیں بلکہ اس کے مختلف درجات ہیں اور صاحبان ایمان میں۔

" فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ "

(پ۵ النساء آیت ع۹۵)

اللہ نے مجاہدوں کو بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے۔

عام انسانوں کے فضائل کی آخری سرحد پر انبیاء نظر آتے ہیں۔ مگر وہ بھی باہم برابر و یکساں نہیں۔

ارشادِ خداوندی ہے۔

" لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ "

(پ۱۵ بنی اسرائیل آیت ع۵۵)

ہم نے بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ اور انبیاء سے بلند مرتبہ رسُول میں وہ بھی ایک درجہ کے نہیں"۔

" تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ "

(پ۳ البقرۃ آیت ع۲۵۳)

"ہم نے رسولوں میں سے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی ہے"۔

ان آیاتِ قرآنی سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ایمان و علم اور نبوت و رسالت کے درجات ہوتے ہیں۔ اور جس طرح ان کے مراتب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دو درجات ہیں اسی طرح ولایت کے بھی مدارج ہیں۔

اور ولایت کے جو معنی بھی متعین ہوں۔ جیسا کہ آیات قرآن سے ہم ثابت کر آئے ہیں۔ یہ حقیقت بہر حال تسلیم کرنا ہوگی۔ کہ ولایت ایک نہایت ہی ارفع و اعلیٰ منصب کا نام ہے — جو من جانب اللہ ہوتا ہے — اس کے مختلف مدارج ہوتے ہیں اور آخری مرتبۂ ولایت تکوینی ہے جس کا سیدھا سادھا مطلب یہ ہے کہ ولایت تکوینی کے حامل کو دُنیا و ما فیہا پر تصرف و تسلّط حاصل ہوتا ہے۔ خدا کی ولایت تکوینی بالذّات ہے، اور باقی جس کو بھی ولایت کا یہ درجہ حاصل ہے وہ عطیۂ خداوندی ہے۔ خدا اپنی ولایت تکوینی کا تذکرہ بایں الفاظ فرماتا ہے۔

"فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" (پ۲۵ الشوریٰ آیت ۹)

"پس اللہ ولی ہے اور وہی زندگی دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے"

حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج (پ۱۳ یوسف آیت ۱۰۱)

"اے پروردگار! تو نے ہی مجھے مُلک عطا کیا اور تو نے ہی مجھے

خوابوں کی تعبیر کا علم دیا — تو آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا ہے اور تو ہی دُنیا و آخرت میں میرا محافظ و سرپرست ہے۔"

اور اہل بیتؑ نبوی کے معصوم افراد کے لیے یہ ولایت ثابت ہے جس کا تذکرہ ہم آئندہ اوراق میں کرنے والے ہیں اور جب ہم اس ولایت تکوینی کا اقرار اہل بیتؑ اطہار کے لیے کرتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ ان کی ولایت کوئی جداگانہ چیز ہے۔ بلکہ اس سے ہمارا مطلب وہ ولایت ہوتا ہے۔ جو در اصل خدا کی ولایت ہے اور اس کا عطیہ ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیًّا قطّ الا بها" (اصول کافی ج ۲ صـ۲۱۹ بصائر الدرجات صـ۹۵)

"ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ اور وہ وہ ولایت ہے کہ جس کے بغیر خدا نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہیں کیا۔

یہ ولایت تکوینی جسے ولایت مطلقہ بھی کہتے ہیں۔ خدا کے بعد ذاتِ ختمی مرتبتؐ میں پائی جاتی ہے۔ ان کے بعد اس ولایت تکوینیہ و مطلقہ کے حامل امیر المومنین اور ائمہ معصومین علیہ السلام ہیں۔

*

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولایتِ تصرف
کی
مختصر تشریح

جس طرح رُوح بدن میں تصرف کرتی ہے۔ اسی طرح حامل ولایت جو کائنات میں مثل رُوح ہوتا ہے۔ جس طرح چاہے کائنات میں تصرف کرتا ہے۔ مگر ولی کا یہ تصرف بقدر ولایت ہوتا ہے۔

یہاں ایک۔ اور نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر نبی میں ولایت پائی جاتی ہے۔ جو اس کی نبوّت کے بقدر ہوتی ہے ـــــ اور معجزہ ایک نبی اور ولی کی ولایت تکوینی ہی کا مظہر ہوتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے معجزات جو ان کی ولایت تکوینیہ کے مظہر تھے اور جن کا تذکرہ تورات اور قرآن میں موجود ہے۔ عصاء کا اژدھا بننا اور پانی میں حسب منشاء راستوں کا وجود میں آنا یہ سب کچھ ان کی ولایت تصرف ہی کے مظہر تو تھے۔ ان کے مقابلہ میں ایک اس ذات کا ذکر ملتا ہے جس کے لیے قرآنی الفاظ یہ ہیں۔

" فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۔ (پ۱۵ الکہف آیت ۶۵)

پس حضرت موسیٰ کو میرے بندوں میں سے وہ بندہ ملا۔ جسے ہم

نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور جسے ہم نے علم (خاص) کی تعلیم دی تھی۔

اس حامل رحمت خداوندی اور صاحب علم لدّنی کو عام طور پر خضر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور یہی کچھ لوگوں میں مشہور ہے۔ ہمیں سردست اس سے کوئی بحث نہیں کہ یہ ذاتِ اقدس کون تھی؟ کیونکہ یہ ہمارے آج کے موضوع سے متعلق نہیں ہے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ جو لوگ اس عبدِ خاص کو جو حضرت مُوسیٰؑ سے ملے تھے۔ خضر نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ وہ خضر بہرحال نبی نہ تھے۔ مولانا شاہ اسمٰعیل شہید لکھتے ہیں۔

" اس مقام میں عبد سے مراد حضرت خضرؑ ہیں اور وہ صحیح قول کے مطابق منجملہ انبیاء سے نہ تھے۔" (منصب امامت ص۴۳)

اور عقل و دانش کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ وہ نبی نہ تھے۔ کیونکہ جو مکالمہ حضرت مُوسیٰ و حضرت خضرؑ کے درمیان ہوا ـــــ اور جن الفاظ کے ساتھ قرآن میں ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ اس امر کی واضح دلیل ہے۔ کیونکہ ایک نبی کا مرتبہ و مقام بیشک بہت ہی اعلیٰ و ارفع ہے مگر وہ بہرحال صاحب شریعتِ رسُول کی شریعت کا مبلغ ہوتا ہے۔ اور رسُول اس سے بہر طور افضل ہوتا ہے۔ جو یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی ہے۔ کہ خضر صاحب ولایت تھے۔ اور ان کی ولایت حضرت مُوسیٰ کی ولایت سے وسیع و بلند تر تھی۔ اس قدر بلند کہ ان کے اعجازی افعال کے اسرار کو بھی حضرت مُوسیٰ سمجھ نہ سکے۔ جب تک حضرت خضرؑ نے ان کی معرفت نہ کرا دی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید کے یہ الفاظ ہیں

" وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ " (پ۱۷ الانبیاء ع۶)

" اور سلیمان کے لیے (ہم نے) تندو تیز چلنے والی ہوا کو (تابع کر دیا) وہ اس کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلا کرتی تھی۔ جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔

آگے چل کر اس حقیقت کو ذرا مزید واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے اور وہ یوں کہ:۔

" قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ۝ وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۝ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ " (پ۲۳ ص آیت ۳۵ تا ۳۹)

"حضرت سلیمانؑ نے عرض کیا۔ کہ میرے پروردگار! مجھے زیر رحمت رکھ۔ اور میرے اختیار میں مجھے ایسی مملکت دے۔ جو میرے بعد کسی کے لیے روا نہ ہو ـــــ بالیقین تو بے حدو حساب عطا کرنے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے ہوا کو ان کے لیے مسخر کر دیا۔ کہ وہ ان کے حکم پر دھیمے دھیمے چلتی تھی اور ان کو

وہاں لے جاتی تھی جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے۔ اور اس کے علاوہ جتنے شیطان عمارت بنانے والے اور غوطہ زنی کرنے والے تھے۔ سب کو ان کے تابع کر دیا تھا۔ علاوہ ازیں زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیووں کو بھی ان کے زیر فرمان کر دیا تھا۔ (اور ہم نے کہا) اے سلیمان! یہ ہماری عطا ہے۔ پس یہ تم پر ہے (تمہیں اختیار ہے) کہ اسے لوگوں کو دو دیا اپنے پاس روک رکھو بغیر حساب۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات پر نظر ڈالیں۔ تو بات اس سے بھی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ الفاظ ہیں۔

" اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ " (پ۳ آل عمران آیت ع۴۹)

(حضرت عیسیٰؑ نے کہا) میں تمہارے لیے مٹی سے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں۔ تو وہ باذن خدا (سچ مچ کا) پرندہ بن جاتا ہے۔ اور میں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کر دیتا ہوں۔ اور میں باذن خدا مردوں کو بھی زندہ کرتا ہوں۔ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو تم کھاتے ہو اور جو گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔ اس کی بھی خبر دیتا ہوں اور اگر تم مؤمن ہو تو اس میں تمہارے لیے نشانی ہے۔

" اگر تم مومن ہو تو اس میں تمہارے لیے نشانی ہے" کے الفاظ غور طلب ہیں مطلب یہ ہے کہ میں تمہارے کہنے پر اس اعجازی قوت کا اظہار نہیں کر رہا۔ بلکہ رسول ہونے کا ثبوت یہ دیتا ہوں، کہ جن چیزوں پر تمہیں کوئی قدرت و اختیار نہیں اور جو قطعاً تمہارے تصرف میں نہیں۔ میں ان پر قدرت و اختیار بھی رکھتا ہوں اور یہ معاملات میرے تصرّف میں دیئے گئے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں زندہ ہونے والا معمول کی زندگی بسر کرتا رہا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی ایسے مُردے کو بھی زندہ کیا تھا جس نے معمول کی زندگی بسر کی ہو اور اس کے ہاں زندہ ہونے کے بعد اولاد بھی ہوئی ہو، تو آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ ان کا ایک دوست تھا جس سے آپ کا صیغۂ اخوت جاری ہوا تھا۔ یعنی وہ آپ کا بھائی بنا ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا گزر جب بھی اس کے گھر کے پاس سے ہوتا۔ تو آپؑ وہاں قیام کرتے تھے۔ ایک بار آپ ایک عرصہ تک اس کے ہاں جا نہ سکے۔ پھر جو اس کے مکان کے قریب سے گزرے۔ تو ارادہ کیا اسے سلام کرنے کا۔ اس کی ماں باہر نکلی اور اس نے بتایا

کہ وہ تو فوت ہو چکا ہے۔ فرمایا۔ کہ کیا تو اُسے زندہ دیکھنا چاہتی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا کل آؤں گا تو اُسے زندہ کردوں گا۔ اگلے روز حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تشریف لائے تو اس کی ماں سے کہا کہ تو میرے ساتھ اس کی قبر پر چل۔ پس حضرت اس کی قبر پر آ کر ٹھہر گئے اور دست بہ دُعا ہوئے۔ پس قبر شگافتہ ہوئی اور وہ اس میں سے زندہ ہو کر نکل آیا۔ جب ماں بیٹے نے ایک دوسرے کو دیکھا تو دونوں رونے لگے۔ حضرت عیسیٰؑ کو ان پر رحم آیا۔ اور اپنے دوست سے پوچھا کہ کیا تم اپنی ماں کے ساتھ دُنیا میں رہنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کہ ہاں آپؑ نے فرمایا۔ جا تو اپنی ماں کے پاس رہو۔ تم بیس برس تک زندہ رہو گے۔ کھاؤ پیؤ گے، تمہاری شادی ہوگی اور بچے بھی ہوں گے۔ چنانچہ اس نے شادی کی ــــ اور وہ بیس برس تک زندہ رہا اور اس کی اولاد بھی ہوئی۔

(تفسیر العیاشی ج ۱ ص۱۷۴ مطبوعہ ایران)

اور اس واقعہ کو

(۱) ــــ علامہ محسن الفیض الکاشانی نے اپنی تفسیر الصافی جلد اوّل صفحہ نمبر ۲۶۲ مطبوعہ ایران پر

(۲) ــــ علامہ السیّد ہاشم البحرانی نے تفسیر البرہان کی جلد اوّل ص۲۸۴ پر

(۳) ــــ اور مجدّد مذہب شیعہ محمد باقر المجلسی نے بحار الانوار کی جلد پنجم کے صفحہ نمبر ۲۲۴ پر۔

درج کیا ہے۔ جو اس کی سند کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔

اس کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا وہ واقعہ جو قرآن میں موجود

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ جس میں آپ نے بارگاہِ ربّ العزّت میں عرض کیا کہ:

" رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ "

(پ۳ البقرہ آیت ۲۶۰)

اے خدا! مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ فرمایا کیا تمھیں (اس کا) یقین نہیں؟ ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ یقین تو ہے۔ اطمینانِ قلب چاہتا ہوں۔

اس پر ارشاد ہوا۔

" فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

تم چار پرندے پکڑ لو۔ اور انہیں اپنی طرف سدھالو۔ (پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے) ان میں سے ایک ایک حصہ (لے کر) ہر ایک پہاڑ پر رکھ دو۔ پھر انہیں آواز دے کر اپنی طرف بلاؤ تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں اور جان لو کہ بے شک اللہ غالب صاحبِ حکمت ہے۔

آپ غور کریں کہ خدا کس انداز سے ایک نبیؑ و رسولؐ کے اقتدار و تصرف کو ظاہر کر رہا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو خدا کی بارگاہ میں خدا ہی کے بارے

میں عرض کیا تھا، کہ مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اس کا سیدھا سادھا طریقہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ابراہیمؑ کے بتائے ہوئے چند مردوں کو زندہ کر کے اپنی قدرت کا اظہار کر دیا جاتا۔ مگر ذاتِ باری نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہی کہہ دیا کہ پرندوں کو لے کر انہیں ذبح کر دو اور پھر ان کے گوشت کے اجزاء کو مختلف پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ کر آواز دو۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور مردہ پرندے آپ کی آواز پر زندہ ہو گئے تو گویا خدا نے حضرت ابراہیمؑ ہی کے ہاتھوں پرندوں کو زندہ کرا کر لوگوں کو بتا دیا کہ جس قدرت و اختیار کو لوگ خدا کے لیے بھی ماننے پر تیار نہیں وہ میرے نمائندوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ سب کچھ میرا ہی عطیہ ہے۔

معنی اذن

بعض لوگ "اذن" کی آڑ میں معجزہ کا فعل انبیاء ہونے کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انبیاءؑ کے معجزات کو "باذن اللہ" سے مقید کر کے دراصل یہ بتایا گیا ہے، کہ معجزہ فعل انبیاء نہیں بلکہ فعل خدا ہوتا ہے اور یہ بھی باور کرایا جاتا ہے کہ گویا ایک نبی معجزہ دکھانے سے قبل خدا سے اجازت لیتا ہے۔

یہ کتاب چونکہ حقیقتِ معجزہ پر نہیں لکھی جا رہی۔ اس لیے اس نکتہ کی زیادہ توضیح و تشریح تو نہیں کی جا سکتی۔ مگر اسے تشنہ بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ میں پرندہ خلق کرتا ہوں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"باذن اللہ" مردوں کو زندہ کرتا اور بیماروں کو شفا دیتا ہوں۔ باذن اللہ۔ اس "اذن" سے مراد کوئی لفظی اجازت نہیں جو حضرت عیسٰی خدا سے لیتے تھے بلکہ آپؑ کے الفاظ ہی حقیقتِ حال کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرمایا تھا۔

"اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ"

"میں خلق کرتا ہوں"۔

"وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ"

"میں اندھوں اور مبروصوں کو شفا دیتا ہوں"

"وَاُحْيِ الْمَوْتٰی"

"اور میں زندہ کرتا ہوں مُردوں کو"

مطلب یہ کہ یہ سب کچھ کرتا ہوں مگر باذن اللہ۔ یعنی اس کی دی ہوئی قوّت و طاقت کے ذریعہ سے۔

جیسا کہ امام رابع حضرت علی بن الحسینؑ (امام زین العابدین علیہ السلام) فرماتے ہیں۔

"لَاحَوْلَ لَنَا اِلَّا بِقُوَّتِكَ وَلَا قُوَّةَ لَنَا اِلَّا بِعَوْنِكَ فَاَیِّدْنَا بِتَوْفِیْقِكَ" (صحیفہ کاملہ ص ۱۳۹)

اے خدا! ہمیں طاقت و تصرف حاصل ہے تو تیری قوّت کی بدولت اور اختیار ہے تو تیری مدد کے سہارے سے۔ لہذا اپنی توفیق سے ہماری دستگیری فرما۔

اس مختصر گفتگو سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ "اذن" کا معنی وہ نہیں جو عام طور پر سمجھا اور سمجھایا جاتا ہے۔ بلکہ اذن سے مراد وہ طاقت و قدرت اور اُس کمال کا عطا کیا جانا ہے جو معجزہ دکھانے کے لیے ضروری ہوتا ہے اگر خدا نے کسی کو یہ طاقت ہی نہیں دی تو کس کی مجال ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھا سکے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَمَاكَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ"

(پ ۲۴ المؤمن آیت ۷۸)

کسی رسول کو یہ اختیار نہیں۔ کہ وہ اذن خدا کے بغیر کوئی نشانی (معجزہ) لائے۔

ناطق فیصلہ

اگرچہ ان دلائل کے بعد اثبات مُدّعا کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر بھی ہم چاہتے ہیں کہ آخر میں ایک ایسا ثبوت پیش کر دیا جائے جس کے بعد اس پر اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

"وَمَاكَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ"

(پ ۱۱ یونس آیت ۱۰۰)

کسی نفس (انسان) کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اذنِ خدا کے بغیر ایمان لے آئے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر "اذن" کسی لفظی اجازت نامہ کا نام ہے کہ جو ایک نبی معجزہ پیش کرنے سے پہلے خدا سے حاصل کرتا ہے، تو کیا آیتِ ماقبل "کسی نفس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ بغیر اذن خدا ایمان لا سکے" کا یہ مطلب ہے کہ ہر مُشرک و کافر جب ایمان لانا چاہتا ہے تو پہلے خدا سے اجازت لیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایمان صرف وہی لا سکتا ہے جس کے شاملِ حال توفیقِ خدا ہو۔

میرے خیال میں لفظ "اذن" کا معنی مفہوم قدرے واضح ہو چکا ہوگا جس کے بعد قارئین کے ذہن میں یہ بات آسانی سے آجائے گی۔ کہ اذن نام ہے اس طاقت وقدرت اور توفیقِ کمال کا جو معجزہ دکھانے کے لیے ضروری ہے اور جسے ولایت تصرف اور ولایت تکوینی بھی کہا جاتا ہے۔ اور ولایت تصرف یا ولایت تکوینی چونکہ ایک باطنی شے ہے۔ لہٰذا اس کی موجودگی کا علم صرف معجزہ سے ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں معجزہ مظہر ہوتا ہے۔ ولایت تصرف و ولایت تکوینی کا۔

انبیاء و مُرسلین نے جس قدر خرق عادت افعال پیش کیے وہ بقدر ان کی ولایت کے ہوتے تھے۔ یعنی ان کے معجزات کی نوعیت سے ان کی ولایت تصرف کی وسعتوں کا اندازہ ہوتا تھا۔ جیسے جیسے ان ذواتِ مقدسہ نے معجزات پیش کیے۔ ویسے ویسے ان کی ولایتِ تصرف اور ان کی وسعتوں کا ہمیں علم ہوا۔

تو انبیاء و مرسلین کی ولایت جاننے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے

اور وہ ہیں معجزات کسی کے معجزات دیکھے تو ہم نے جان لیا کہ یہ حاملِ ولایت ہے۔ لیکن اگر کسی کی ولایت کا اعلان خود خدا کر رہا ہو تو اس میں شک کرنا گویا اپنے ایمان میں شک کا اظہار کرنا ہے۔ امیرالمومنین فرماتے ہیں:

"من شك فی ولایتی فقد شك فی ایمانه و من اقر بولایتی فقد اقر بولایة الله ولایتی متصلة ولایة الله کهاتین"

(احتجاج طبرسی ج ۱ صـ ۳۴۰)

ترجمہ: جس نے میری ولایت میں شک کیا اس نے اپنے ایمان میں شک کیا اور جس نے میری ولایت کا اقرار کیا، اس نے خدا کی ولایت کو تسلیم کیا، کیونکہ میری ولایت خدا کی ولایت سے اس طرح متصل ہے، جیسے دو انگلیاں آپس میں متصل ہوتی ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے عظمت ولایت کو ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

"ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها۔" (اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۹)

ترجمہ: ہماری ولایت دراصل خدا کی ولایت ہے۔ خدا نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہیں کیا، مگر ہماری ولایت کے سبب سے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولایتِ انبیاءؑ
اور
ولایتِ علیؑ

یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ دامن انبیاءؑ ومرسلینؑ میں بھی ولایت پائی جاتی ہے۔ مگر یہ ولایت بقدر ان کی نبوّت و رسالت کے ہوتی ہے اور یہ کہ ان کے معجزات ان کی اسی ولایت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مگر حضورؐ اور حضرت علیؑ کی ولایت چونکہ ان تمام پر حاوی ہے۔ لہٰذا جو کمالات بھی انبیاءؑ ومرسلین علیہم السلام میں فرداً فرداً پائے جاتے تھے۔ وہ رسالت مآبؐ اور حضرت علیؑ میں من حیث المجموع موجود تھے، بلکہ ان سے بھی بہت زیادہ جس کا اظہار صادق آلِ محمدؐ نے بایں الفاظ فرمایا ہے۔

"ان اللہ لم یعط الانبیاء شیا الا وقد اعطی محمّد صَلَّی اللہ علیہ و آلہ وسلم جمیع ما اعطی الانبیاءؑ۔

(بصائر الدرجات ص۔ شجر طوبیٰ ص۲۵، تفسیر الصافی ج۲ ص۸۱۱)

خدا نے انبیاءؑ کو ایسی کوئی شے عطا نہیں کی، جو تمام کی تمام حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو عطا نہ فرمائی ہوں۔

امام حسن عسکری علیہ السّلام تو یہاں تک فرماتے ہیں۔

"قیل لامیر المؤمنین یا امیر المومنین ھل کان لمحمّد صلی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلّم آیۃ مثل مُوسیٰ فی رفعہ الجبل فوق رُؤوس الممتنعین عن قبول ما امروا بہ؟ فقال امیر المومنین علیہ السّلام ای والذی بعثہٗ بالحق نبیّا مامن آیۃ کانت لاحد من الانبیاء من لدن آدم الی ان انتھی الی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ الا وقد کان لمحمد مثلھا او افضل منھا۔ (احتجاج طبرسی ج ا ص۲۷) مطبوعہ نجف

کہ امیر المومنین علیہ السّلام سے عرض کیا گیا۔ کہ اے امیر المؤمنین! کیا حضورؐ کو بھی ایسا معجزہ و کمال دیا گیا تھا۔ جیسا کہ مُوسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔ مثل پہاڑ کے جو بلند کیا گیا تھا ان لوگوں کے سروں پر جو حضرت مُوسیٰ کے مخالف تھے۔ تو امیر المومنین نے جواب میں فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس نے حضورؐ کو مبعوث برسالت کیا ہے۔ آدمؑ سے لے کر حضورؐ تک کوئی ایسا معجزہ وکمال کسی نبی کو عطا نہیں کیا گیا جو سب کا سب حضورؐ کو عطا نہ کیا ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

خدا نے جو کچھ انبیاء کو عطا کیا وہ سب کا سب حضورؐ کو بھی عطا کیا، مگر جو حضورؐ کو عطا ہوا، وہ کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔"

(تفسیر الصافی ج۲ ص۸۱۱)

❋

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمانِ امام محمد باقر علیہ السّلام

"نَحْنُ حجّةُ الله ونحن باب الله ونحن لسان الله ونحن وجه الله ونحن عين الله فی خلقه ونحن ولاة امر الله فی عباده"

(اصول کافی ج ۱ ص ۱۹۹، تفسیر البرہان ج ۱ ص ۱۹۰)

ہم حجّتِ خدا، اللہ تک پہنچنے کا دروازہ اور اس کی زبان ہیں۔ اور ہم ہی اللہ کا چہرہ۔ اس کی مخلوق میں اللہ کی آنکھ اور اس کے بندوں میں اس کے امر کے ولی ہیں۔

فرمانِ امام جعفر صادق علیہ السّلام

"انّ الله خلقنا فاحسن خلقنا وصورنا فاحسن صورنا وجعلنا عينه فی عباده ولسانه الباطن فی خلقه ويده المبسوطة علیٰ عبادة بالرّافة والرّحمة ووجهه الّذی يُوتی فيه وبابه الّذی يدل عليه وخزانه فی سمائه وارضه بنا اثمرت الاشجار واينعت الثمار وجرت الانهار وبنا ينزل غيث السّماء وينبت عشب الارض وبعبادتنا عبد الله ولولا نحن

ما عبد الله" (کافی ج ۱ ص ۱۹۶ ایران)

خدا نے ہمیں بہترین مخلوق پیدا کیا۔ اور صورت دی تو بہترین صورت اور اپنے بندوں میں اپنی آنکھ اور مخلوق میں اپنی بولتی ہوئی زبان بنایا۔ اس نے اپنے بندوں پر ہمیں اپنا دست کشادہ اور رحمت و شفقت والا ہاتھ قرار دیا۔ ہمیں اپنا وہ چہرہ کہا جس سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔ اور وہ دروازہ قرار دیا جو اس کے وجود کی دلیل ہے۔ ہم زمینوں اور آسمانوں میں اس کے خزانے ہیں۔ ہماری وجہ سے درخت بار آور ہوتے اور ان کے پھل پکتے ہیں۔ دریاؤں کی روانی، بارانِ رحمت کا نزول اور زمین کی رنگینی بھی ہماری وجہ سے ہے۔ ہماری عبادت سے خدا کی عبادت ہوئی۔ اگر ہم نہ ہوئے تو خدا کی عبادت نہ ہوتی۔

یہ تمام حقائق حضرت علیؑ اور دیگر آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی ولایت مطلقہ کا واضح ثبوت ہیں ___ اور چونکہ یہ ذواتِ مقدسہ حامل ولایتِ مطلقہ ہیں ___ لہٰذا متصرف فی العالمین ہیں۔ جس کی چند ایک مثالیں پیش خدمت ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تصرفِ ولی کی مثالیں

مثال نمبر ۱

ہوا پر تصرف

یہ حدیث اکثر کتابوں میں مرقوم ہے۔ مگر جو کچھ اہلِ سُنّت نے اپنی کتبِ معتبرہ میں لکھا ہے اور ہم نے دیکھا ہے۔ اس کو نقل کر رہے ہیں۔ انس ابن مالک جو مشہور اصحابِ رسولؐ میں سے ہیں۔ روایت ہے کہ ایک قبیلہ نے بطور ہدیہ ایک غالیچہ رسُولِ خداؐ کی خدمت میں پیش کیا، رسُولِ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ انسؓ! اس کو زمین پر بچھا دو، اور فلاں فلاں دس آدمیوں کو بلا لاؤ۔ میں بُلا کر لے آیا حکم ہُوا کہ اس پر سب بیٹھ جاؤ۔ ہم سب اُس پر بیٹھ گئے۔ پھر علیؑ کو بلایا اور تا دیر راز و نیاز کی باتیں ہوئیں، پھر علیؑ بھی اس بساط پر آ گئے۔ اور ہوا کو حکم دیا کہ بساط کو اُٹھا کر تیزی سے چل، ہوا اپنے دوش پر لے چلی۔ کچھ دیر بعد علیؑ نے حکم دیا کہ زمین پر اتار دے، ہوا نے بساط کو زمین پر اُتار دیا، پھر آپ نے ہم سب سے پوچھا، جانتے ہو، یہ کونسی جگہ ہے۔ یہ مقام "کہف و رقیم" ہے، جہاں "اصحاب کہف" خوابیدہ ہیں پس اُٹھو اور ان کو سلام کرو، ہم سب نے سلام کیا، مگر کسی کا جواب نہ آیا پھر حضرت علیؑ نے سلام کیا :۔ السلام علیکم یا معاشر الصدیقین۔

مَیں نے سُنا کہ سب نے مل کر جواب دیا "علیک السلام" انس کہتے ہیں میں نے علیؑ مرتضیٰ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے سلام کا جواب انہوں نے نہیں دیا اور آپ کے سلام کا جواب آیا۔ پھر آپؑ "اصحاب کہف" کی طرف متوجہ ہُوئے اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اور میرے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا، کہ ہم صدیقین اور شہداء میں سے ہیں اور ہمیں حکم ہے کہ کسی سے بعد مُردن تکلم نہ کریں۔ مگر نبی سے یا وصیِ نبی سے۔ اس کے بعد آپؑ نے ہوا کو حکم دیا کہ بساط کو اٹھائے اور مدینہ پہنچا دے۔ جب مدینہ پہنچے تو ہم نے اور خود علی مرتضےٰ نے دیکھا کہ رسُولؐ کی آخری رکعت تھی اور آنحضرتؐ یہ سورہ (اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ الخ تلاوت فرما رہے ہیں۔ (حدیقۃ الشیعہ ص...)

مثال نمبر ۲

مدائن میں پہنچنا

در کتاب خرائج و جرائح این حکایت را باین طریق نقل کردہ کہ امیرالمومنین یک صبحی در مدینہ مسجد رسول خدا آمد فرمود کہ امشب رسُولِ خدا را بخواب دیدم و مرا وصیّت فرمود بتغسیل و تکفین و نماز بر سلمان فارسی و من الحال بمداین میروم کہ وصیّت آنحضرت عمل نمایم و جمعیکہ از مردمان حاضر بودند تا بیرونِ مدینہ مشایعت امیرالمومنین علیہ السلام کردند ایشان را وداع نمودہ راہی شد و چون ہنگام بنماز ظہر آمدند امیرالمومنینؑ را در مسجد دیدند فرمود کہ بر سلمان نماز کردم و او را دفن نمودہ آمدم اکثر حضار تصدیق قول آنحضرت نکردند و آن امر را محال شمردند تا آنکہ بعد از مدتی مکتوبی از مداین رسید کہ در فلان روز

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلمان برحمتِ الٰہی واصل شدہ اعرابی حاضر شد و مرتکب نماز و غسل او رشدہ و از ما غائب گشت و چون تاریخ مکتوب را ملاحظہ نمودند ہمان روز بود کہ حضرت امیر المومنینؑ غائب شدہ بود (حدیقۃ الشیعہ صفحہ ۲۰۴)

کتاب خرائج و جرائح میں یہ روایت زادان سے منقول ہے کہ میں نے سلمان فارسی کی نمازِ میت پڑھاتے ہوئے حضرت علیؑ کو دیکھا اُسی کتاب میں تحریر ہے کہ ایک صبح امیر المومنینؑ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج رات رسولِ خداؐ کو خواب میں دیکھا کہ مجھے حکم دیا، کہ تم مدائن جا کر سلمان فارسی کی تجہیز و تکفین اور نمازِ جنازہ پڑھاؤ۔ لہذا میں جا رہا ہوں، یہ کہہ کر آپؑ روانہ ہو گئے۔ وقت ظہر جب لوگ مسجد میں آئے تو آپ کو مسجد میں دیکھا کہ آپؑ فرما رہے ہیں کہ میں ابھی ابھی مدائن سے بعد تجہیز و تکفین و نماز جنازہ پڑھا کر آ رہا ہوں لوگوں کو یقین نہ آیا۔ بعد میں ایک خط مدائن سے آیا کہ فلاں روز سلمان فارسی نے انتقال کیا، اور ایک شخص نورانی صورت نمازِ جنازہ پڑھا کر چشم زدن میں غائب ہو گیا۔

پھر لوگوں نے جب خط میں تاریخ دیکھی تو وہ وہی تاریخ تھی جس روز امیرؑ المومنین نے اپنی مدائن کی روانگی کا تذکرہ کیا تھا۔

مثال نمبر ۳

موت و حیات پر تصرّف

علامہ مقدس اردبیلی کی کتاب میں یہ دلچسپ واقعہ بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

"در کتاب روضہ کہ از کتب معتبرۂ اہل حدیث است بسند صحیح از میثم تمار نقل کردہ کہ او گفت در جامع کوفہ در خدمت امیر المومنین علیہ السّلام بودم

و جمعی کثیر در دور آنحضرت بودند کہ از در مسجد مردی بلند مقطع در آمد و شمشیر حمائل کردہ بود و خدم و عبید درپی او بودند مردمان از ہر طرف گردن ہا بلند کردند و چشم ہا بر او دوختند و منتظر بودند کہ معلوم شود کہ این مرد کیست و بچہ کار آمدہ آن مرد بزبان فصیح گفت کدام است از شما کہ متولد شدہ است در حرم و مشہور است بکرم و خلیفۂ رسولست و زوج بتولست و غالب ہر غالب و فرزند ابی طالب علیہ السلام است و قاتل ابطال عربست و مفرج ہموم و کربست و عیبۂ علوم نبوتست و معدن علم و فنونست و حجۃ اللہ و وصی رسول اللہ است۔

و ہمچنیں تعداد صفات آنحضرتؐ چنانچہ باید و شاید نمود پس امیر المومنین علیہ السلام سر بر آوردہ و فرمود کہ چیست تو را یا ابا سعد بن فضل بن ربیع بن مدرکہ بن بخیۃ بن صلت بن حرث بن اشعث بن سمیع و لیجی ہر مطلبی کہ داری بگو و ہر چہ میخواہی بخواہ پس آن مرد گفت من رسیدہ کہ تو جانشین رسول خدائی و حلال مشکلائی و من رسولم از جانب قبیلہ عقمہ کہ شصت ہزار خانہ دارند و فرستادہ اند با آن جوانی را کہ کشتہ شدہ است و اختلاف در میان قوم بہم رسیدہ است در قاتل او و اینک آنجوان در تابوتست بر در این مسجد اگر تو او را زندہ کنی کہ کشندۂ خود را نشان دہد و فساد از این قوم بصلاح بدل شود من با این قوم ہمہ اسلام می آوریم و الا براہی کہ آمدہ ایم و بر کفر و دین خود ثابت خواہیم بود گمان ما این ست کہ این قوم تیغ بر یکدیگر نہند تا کار شان بیک جا رسد۔

میثم گوید پس آنحضرت امر فرمود بمن کہ یا میثم بر شتر این مرد سوار شود در کوچہ ہای کوفہ ندا کن کہ ہر کہ میخواہد نظر کند بآنچہ خدا بعلی بن ابی طالب کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برادر رسول است و وصی او عطا نموده باید که در ظاهر نجف حاضر شود پس من بر شتر او سوار شدم و در کوچهای کوفه ندا کردم و خلق تمامی آنجا حاضر شدند حضرت امیر المؤمنین با آن مرد خطاب نمود که تو نیز با همراهان خود و این تابوت نیز در آن محل حاضر آیید و آنحضرت با عمامه و جامهٔ رسول خدا حاضر شده فرمود که سر تابوت واگشودند جوانی مخطط خوش روی خوش موی در او بود حضرت امیر المومنین علیه السلام از آن مرد پرسید که از قتل این جوان چند روز گذشته گفت چهل و یک روز شده که شام در بسترش خوابیده بود و صبح او را کشته یافتند که سرش را از گوش تا گوش بریده بودند و پنجاه کس طالب خون او بیند و امید دارند که با عجاز شما زنده شود و قاتل خود را نشان دهد تا شک و شبهه از خاطرها بردد۔

پس حضرت امام علیه السّلام فرمود که قاتل او عم او است چرا که دختر او را خواسته بود و او را گذاشته عم او از این غصّه او را کشته است اعرابی گفت یا ولی الله تا مردم از این پسر آنچه فرمودید نشنوند فتنه از میان ... بر طرف نمیشود بعد از آن امیر المومنین علیه السلام برخواسته حمد و ثنای ... بجای آورده صلوات برسول خدا فرستاده گفت که بقره بنی اسرائیل نزد حق تعالیٰ عزیزتر از علی بن ابی طالب نبود که بعد از هفت روز پارهٔ او را بر مرده زدند بحکم خدا آن مرده زنده شد من پاره ای از اعضای خود را برین مرده میزنم بیقین که عضوی از من تر و واجب تعالیٰ عزیزتر از جمیع اعضای آن بقره است و بپیش آمده سر پای مبارک را بر آن جوان زده سر مود که یا مدرکه بن حنظله بن یحیی برخیز میثم گوید فی الحال دیدم که جوانی هم چو آفتاب برخواسته

گفت " لبيك لبيك يا حجة الله على الانام والمتفرد بالفضل والانعام، آنحضرت پرسید که من قتلك یا غلام یعنی ای پسر تو را که کشته است پسر در جواب گفت " قتلني عمي حارث بن غسان" یعنی مرا عم من حارث کشته است پس امیر المومنینؑ گفت بآن پسر که برو بمیان قوم خود و ایشان را خبر ده پسر گفت یا مولا مرا دیگر کاری بقوم و قبیله نیست میترسم که مرا بار دیگر بکشند و از خدمت شما محروم بمانم و نتوانم دیگر بپابوس مولای خود رسید یا مولی نمیروم پس آنحضرت رو بجانب آن مرد کرده فرمود که تو برو بجانب قوم خود و اخبار کن ایشان را با آنچه ویدی و شنیدی آن مرد نیز گفت " لا والله لا افارقك یعنی نمیروم بخدا قسم ای مولای من و بعد از این از شما جدائی نمیکنم بلکه در خدمت شما میباشم تا وقتی که اجل موعود برسد و از رحمت حق تعالیٰ دور باد کسی که حق بر او ظاهر شود و تابع و پیرو حق نشود و آن هر دو تن با خدم و عبیدی که همراه داشتند در خدمت امیر المومنین علیه السّلام بسر میبردند تا سفر صفین پیش آمد و در آن سفر بمرتبه شهادت فایز شدند" (حدیقة الشیعه ص ۲۹۳ ایران)

کتاب روضہ میں جو معتبر اور مستند ہے بہ سند صحیح میثم تمار سے نقل کیا ہے کہ ہم کثیر تعداد میں مسجد کوفہ میں خدمتِ امیر المومنین میں جمع تھے کہ دروازۂ مسجد سے ایک شخص بلند قامت باشمشیر معہ خدم وحشم اندر داخل ہوا۔ ہم سب حیران تھے کہ یہ شخص کون ہے اور کیوں آیا ہے۔ اس نے آتے ہی بہ الفاظ فصیح اور بلند آواز سے کہا تم میں وہ کون ہے جو حرم میں پیدا ہوا ہے، جو دو سخا میں مشہور ہے اور خلیفۂ رسول و زوج بتولؑ ہے۔ غالب علیٰ کل غالب علیؑ ابن ابی طالبؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ حاملِ علمِ نبوّت ہے اور معدنِ علمِ فتوّت ہے پس امیرالمومنینؑ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا، اے اباسعد بن فضل بن ربیع بن مدرکہ بن نجیبہ بن صلت بن حرث بن اشعث بن سمیع دبیجی۔ تجھے کیا ہو گیا ہے جو مطلب کہ تو رکھتا ہے بیان کیوں نہیں کرتا، اس شخص نے کہا میں نے سُنا ہے کہ آپ جانشینِ رسولؐ ہیں اور حلالِ مشکلات ہیں۔ میں قبیلہ عقیمہ کا جو ساٹھ ہزار خانہ ہائے آباد ہیں۔ ان لوگوں نے مجھے ایک جوان کی میّت دے کر بھیجا ہے جس کو قبیلہ کے کسی شخص نے قتل کر دیا ہے۔ قبیلہ میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے، قریب ہے کہ ہزاروں بے گناہوں کا خون بہہ جائے آپ اگر اس کو زندہ کر دیں اور یہ اپنے قاتل کا نام بتلا دے تو یہ فساد فرو ہو سکتا ہے۔ میثم تمّار کہتے ہیں کہ امیرالمومنین نے مجھے حکم دیا کہ میں کوفہ کے گلی کوچہ میں یہ منادی کرادوں کہ جس کسی کو علیؑ ابن ابی طالبؑ برادرِ رسولؐ خدا کی طاقتِ الہیّہ کا مظاہرہ دیکھنا ہو تو وہ آجائے۔ چنانچہ ایک بڑی مخلوق جمع ہو گئی۔ امیرالمومنین نے اس مرد اور اس کے ساتھیوں کو بلایا۔ جوان کی لاش سامنے رکھی گئی۔ آپؑ نے پُوچھا، اس کے قتل کو کتنا زمانہ گزرا؟ اُس مرد نے کہا، اکتالیس روز قبل، رات کو اپنے بستر پر بہ آرام سویا، صبح کو مقتول پایا گیا۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا، اس کا قاتل اس کا چچا ہے۔ کیونکہ اس کی لڑکی سے اس نے رشتہ کرنے کو انکار کر دیا تھا، اس شخص نے کہا، یا امیرالمومنین! جب تک آپ اس کو زندہ کر کے اس کی زبان سے قاتل کا نام نہ کہلوا دیں گے، فتنہ فرو نہیں ہو سکتا۔ امیرالمومنین نے پہلے حمد و ثنائے الٰہی فرمائی۔ رسولِ خدا پر درود و سلام بھیجا، پھر دُعا کے لیے دستِ مبارک بلند کیے اور کہا کہ

بنی اسرائیل کی گائے حق تعالیٰ کی نظر میں علیؑ سے زیادہ عزیز نہ تھی کہ سات روز کے بعد اس گائے کا ایک ٹکڑا مُردہ کے جسم پر مارا اور مُردہ زندہ ہو گیا۔ میں اپنے اعضاء کا ایک حصّہ اس کے جسم پر مارتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ میرا عضو بدن، خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس بقر (گائے) کے تمام اجزاء سے عزیز تر ہے (البقرۃ۔ بنی اسرائیل کا واقعہ قرآن مجید میں تفصیل سے ہے۔ دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔) پھر آپ نے آگے بڑھ کر ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا: یا مدرکہ بن حنظلہ بن یحیی "قم باذن اللہ" اللہ کے حکم سے اُٹھ بیٹھ! میثم تمّار کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ وہ جوان (مردہ) لبّیك لبّیك یا حجّۃ اللہ" کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا حضرتؑ نے اُس سے پوچھا، تجھ کو کس نے قتل کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے چچا حارث بن غسان نے۔ آپ نے فرمایا اچھا جا اور اپنی قوم کو جا کر خبر دے۔ اس نے کہا میں اب اپنی قوم میں واپس نہیں جانا چاہتا، باقی زندگی مولا آپ کے قدموں میں گزاروں گا۔ آپ نے اُس مرد سے کہا تو ہی جا کر قوم کو اپنے اس امر سے مطّلع کر دے۔ اُس شخص نے بھی یہی بات کہی کہ واللہ میں اب آپ کے قدموں سے جُدا نہیں ہونا چاہتا۔ چنانچہ دونوں نے خدمتِ امیرالمومنینؑ ہی میں زندگی گزار دی۔ اور جنگِ صفین میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔

مثال نمبر ۴

تبدیلی انواع پر تصرف

علامہ مقدس اردبیلی لکھتے ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

و از جملہ قرب و منزلت آنحضرت بدرگاہ الٰہی آنکہ اسماء عظام ربانی بیشتر از آنچہ ہمہ پیغمبران صلوات اللہ علیہم اجمعین تعلیم کردہ بودند با نحضرت بہ تنہائی تعلیم دادہ شدہ بود چہ ہر معجزۂ از ہر پیغمبری ببرکت اسمی ظہور کردہ و جمیع آنہا از آنحضرت بمجزات و مرات ظاہر شدہ و دعای آنحضرت رد نمی شد و ہر اسمی را بہر نیتی کہ بر زبان میراند فی الفور اثر آن بظہور میرسید و اگر زبان را بدفع اعدا حرکت نمیداد در آں رضای الٰہی منظور بود چنانچہ مشہور است کہ خارجی را با دیگری خصومت بود محاکمہ بنزد آنحضرت بردند حضرت امیر المومنینؑ حکمی کہ بابت کرد آں خارجی گفت ولا عدلت فی القضیۃ" یعنی در ایں قضیہ بعدالت حکم نکردی امیر المومنین علیہ السلام گفت" اخسا یا عدو اللہ" فی الحال خارجی بصورت سگی شدہ رختی کہ پوشیدہ بود بہ ہوا رفت و آں ملعون دم میجنبانید و جز میکرد و اشک از چشمش میرفت پس آنحضرت را بر در رحم آمدہ اب مبارک بجنبانید خارجی بصورت اوّل شد رختش" (حدیقۃ الشیعہ ص۴۲۵)

یعنی خداوندِ عالم نے اپنے "اسماءِ اعظم" ہر نبی کو تعلیم فرمائے اور سب سے زیادہ، سیدالانبیاءؐ، اور سیدالاوصیاءؑ (وصی محبوبؐ خدا) کو تعلیم فرمائے، جس کا اثر یہ تھا کہ جو دُعا بھی آپ ان کے توسّل سے مانگتے قبول ہو جاتی۔ جو زبان سے فرماتے فوراً ظہور پذیر ہو جاتا، چنانچہ ایک روز ایک خارجی اور ایک دوسرے شخص میں نزاع ہوا اور مقدمہ امیرالمومنینؑ کے سامنے پیش ہوا اور آپ نے فیصلہ خارجی کے خلاف دیا۔ وہ بگڑا اور کہا، آپ نے فیصلہ عدالت کے خلاف کیا۔ آپ کو یہ بات ناگوار گزری، برافروختہ ہو کر فرمایا "اخسا یا عدو اللہ" فی الفور وہ

خارجی کتا ہو گیا اور لباس ہوا میں اُڑ گئے۔ وہ روتا تھا اور دُم ہلاتا تھا۔ آپؑ کو اس پر رحم آیا اور پھر اس کو اصل شکل میں کر دیا۔ یعنی آدمی بنا دیا۔

مثال نمبر۵

تصویر کو شیر بنانا

کتاب عیون اخبار الرضا میں مذکور ہے کہ مامون الرشید نے جب امام علیؑ رضا کو ولی عہد بنا دیا تو کچھ عرصہ بعد قحط کے آثار رونما ہوئے سلسلہ ابر و باراں منقطع ہو گیا مامون الرشید پریشان ہوا کسی امامؑ کی خدمت میں طلب باراں کی دُعا کے لیے بھیجا آپ نے فرمایا کہ میرے جدّ رسولؐ خدا نے مجھ سے خواب میں فرمایا کہ طلب باراں کے لیے دُعا کو صحرا کا رُخ کرو، خدا تمہاری دُعا قبول فرمائے گا۔ چنانچہ آپ دُعا کے لیے صحرا میں تشریف لے گئے لوگ ہمراہ تھے۔ جب آپ نے دُعا فرمائی تو ابر اُٹھا لوگ خوش ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا یہ بادل یہاں نہیں فلاں مقام پر برسے گا۔ بادل پھر اُٹھا، پھر آپؑ نے فرمایا کہ یہ فلاں مقام پر برسے گا۔ یہاں تک کہ کئی بار بادل اُٹھے اور چلے گئے آخری بار جو بادل اُٹھا، تو آپؑ نے فرمایا، یہ بادل تمہارے واسطے ہے اب تم لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ، چنانچہ کچھ لوگ ابھی گھر پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ موسلادھار بارش شروع ہو گئی اور جل تھل ہو گیا۔ لوگوں نے آپؑ سے درخواست کی کہ اب شہر تباہ ہونے والا ہے۔ فرزندِ نبیؐ اس بارش کے تھم جانے کی دُعا فرمائیے، امام نے دُعا کی اور بارش رُک گئی۔ یہ واقعہ زبان زد خاص و عام ہوا۔ لوگوں کی عقیدت امام سے بڑھ گئی۔ حاسدین اور معاندین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے مامون رشید سے جاکر شکایت کی کہ بارش تو خدا کے حکم سے آئی تو نے امامؑ کو بھیج کر ان کو مقبولِ عام اور خود کو ناکام بنا دیا ۔ ہمیں حکم دے کہ ہم ان کو بلا کر ان سے مباحثہ کریں اور ان کی مجبوری دُنیا پر ظاہر کر دیں ۔ مامون رشید نے اجازت دے دی ۔ امام کو بلایا گیا اور مخالفین نے کہا کہ یہ بارش جس کو آپ اپنی دُعا کا نتیجہ بتاتے ہیں یہ تو خدا کے حکم سے اتفاقاً اپنے وقت مقررہ پر آئی ۔ آپ کا اس میں کوئی دخل نہیں تھا ۔ بلا وجہ امیر المومنین مامون الرشید نے یہ عزت آپ کو بخش دی ۔ امام نے فرمایا کہ مخلوق جس نعمت کی شکر گزار ہے وہ میں بھی اس نعمت کا شکر گزار رہوں رہا یہ کہ تیرے امیر المومنین نے یہ عزت مجھے بخشی ہے قطعی غلط ہے ۔ یہ مقام اور مرتبہ خداوند عالم کی جانب سے مجھے کرامت ہوا ہے ۔ انہوں نے کہا ، اچھا خدا کی جانب سے کرامت ہوا ہے تو تم بھی ابراہیم کی طرح کہ انہوں نے مردہ طائروں کو زندہ کیا تھا ۔ اس قالین کے دو شیروں کی تصاویر کو حکم دیں کہ یہ زندہ ہو کر ہمیں کھا جائیں ۔ امامؑ نے تحکمانہ انداز سے شیروں کی تصویر سے خطاب فرمایا : "دونکما فاجر" : یعنی اس فاجر کو کھا جاؤ ۔ امام کا یہ فرمانا تھا کہ خدا کے حکم سے وہ دونوں شیر زندہ شیر بن گئے ۔ اور اس دشمن خدا کو کھا گئے

(حدیقۃ الشیعہ ص۶۹۹)

اس واقعہ کو علامہ شیخ صدوق نے اپنی کتاب "امالی صدوق" کے صفحہ نمبر ۱۴۵ اور علامہ ابوالقاسم الحائری نے اپنی تفسیر "لوامع التنزیل" جلد ۱۶ صفحہ نمبر ۳۵۲ پر درج کیا ہے ۔

مثال نمبر ٦

زمین کی وسعتوں پر تصرف

میدانِ تبوک میں پہنچنا

یہ بات کم و بیش سب ہی جانتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں حضرت علیؑ شریک نہیں ہوئے تھے ۔ کیونکہ حضورؐ نے انہیں مدینہ میں اپنا قائم مقام بنا کر چھوڑا تھا ۔ اور غزوۂ تبوک میں واضح اکثریت کے باوجود مسلمانوں کو ہزیمت سے دوچار ہونا پڑا ۔ اور ان کے قدم میدانِ جنگ سے اکھڑ گئے ۔ حضورؐ کو پریشانی ہوئی ۔

فنزل جبرائیل وقال یانبی الله انّ الله یقرئك السّلامؑ
ویبشرك بالنصرة ویخبرك ان شئت انزلت
الملائكة یقاتلون وان شئت علیا فادعه
یاتیك فاختار النبی صلی الله علیه واٰله علیًا
فقال جبرائیل دووجهك نحو المدینة ونادیا
ابا الغیث ادركنی یا علی ادركنی، ادركنی یاعلی قال سلمان
الفارسی وكنت مع من تخلف مع علی علیه السّلامؑ
فخرج ذات یوم یرید الحدیقة فمضیت
معه فصعد النخلة ینزل كربًا فهو ینشروانا
الجمع اذ سمعته یقول لبیك لبیك ها

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انا جئتك ونزل والحزن ظاهر عليه ودمعه
ينحدر فقلت ما شانك يا ابا الحسن قال يا سلمان
حبيبك رسول الله صلى الله عليه واله قد انكسروا
وهو يدعوني ويستغيث بي ثم مضى فدخل منزل
فاطمة عليها السلام واخبرها وخرج قال يا سلمان
ضع قدمك موضع قدمي لا تخرم منه شيئا
قال سلمان فاتبعته حذو النعل بالنعل سبع
عشرة خطوة ثم عاينت الجيشين والجيوش
والعساكر فصرخ الامام صرخة لهب لها
الجيشان وتفرقوا ونزل جبرائيل الى رسول
الله صلى الله عليه واله وسلم فرد عليه السلام
واستبشر به ثم عطف الامام على الشجعان
فانهزم لجمع وولوا الدبر ورد الله الذين كفروا
بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المومنين القتال
بعلی امیر المومنین ؛

(مدینة المعاجز ص۵۵ مطبوعہ [illegible])

توحضرت جبرئیل نازل ہوئے۔ اور کہا، کہ اے خدا کے نبی! خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فتح و نصرت کی بشارت دیتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو خدا مقاتلہ کے لیے فرشتوں کو نازل کرے

دے اور چاہیں تو علی کو آواز دیں وہ فوراً آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ حضورؐ نے حضرت علیؑ کو پکارنا پسند کیا۔ جبرئیل نے کہا۔ کہ آپ مدینہ کی طرف منہ کرکے آواز دیں۔ کہ اے مشکل کشا! میری مدد کو پہنچو! اے علیؑ میری امداد کو آئیو۔ حضرت سلمان فارسی کہتے ہیں کہ میں اس وقت حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ایک باغ میں موجود تھا اور آپ کھجور کے درخت پر سے خشک شاخوں کو توڑ رہے تھے اور میں نیچے جمع کر رہا تھا کہ میں نے سنا، کہ امیر المومنینؑ نے لبیک لبیک یا رسول اللہ کہا اور روتے ہوئے نیچے اترے اور آثار حزن آپ کے چہرہ پر عیاں تھے، میں نے عرض کیا کہ مولا آپ کی پریشانی کا سبب کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا۔ کہ سلمان! حضورؐ کے لشکر کو شکست ہوگئی ہے اور آپ نے مدد کے لیے مجھے پکارا ہے، آپ دولت سرائے سیّدہ میں تشریف لے گئے۔ جنگ کی زرہ کو زیب تن فرمایا اور سیّدہ کو صورت حال سے آگاہ فرمایا۔ پھر آپ دروازے سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا، سلمانؑ! میرے قدموں کے نشان پر اپنا قدم رکھتے آنا اور پاؤں کو ادھر ادھر نہ ہونے دینا۔ حضرت سلمان کہتے ہیں کہ قسم بخدا ابھی میں نے سترہ(۱۷) قدم ہی شمار کیے تھے کہ دونوں صفوں کے درمیان آ گئے اور غیض و غضب کے ساتھ کفار پر حملہ آور ہوئے اور انہیں منتشر کر دیا۔ اسی وقت حضرت جبرئیل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نازل ہوئے۔ حضورؐ کو سلام عرض کیا اور یہ آیت پڑھی۔

" كفى الله المومنين القتال "بعلی امیرالمومنین"

(مدینۃ المعاجز ص۹۳ م تہران)

اللہ جنگ میں علیؑ کے ذریعے مومنین کے لیے کافی ہے۔

مثال نمبر

ارض وسماء پر تصرّف

مجلسی ثانی جامع المعقول والمنقول علامہ السیّد عبداللہ شبرؒ قدس سرّہ نے امیرالمومنین حضرت علیؑ علیہ السّلام کا ایک ارشاد نقل کیا ہے جس کے چند فقرات ہم افادۂ مومنین کے لیے درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں :۔

" انا عبد الله واخو رسول الله وانا امين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه ووجهه وصراطه و ميزانه وانا الحاشر الى الله وانا كلمة الله التى يجمع بها المفرق ويفرق بها المجتمع وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا وآية الكبرى وَانا صاحب الجنة والنار اسكن اهل الجنة الجنة واسكن اهل النار النار والى تزويج اهل الجنة والى عذاب اهل النار والى اياب

الخلق جميعا وانا الاياب حت الذى يوب اليه كلّ شى بعد القضاء والى حساب الخلق جميعا وانا صاحب الهنات وانا المؤذن على الاعراف وانا بارز الشمس وانا دابة الارض وانا قسيم النار وانا خازن الجنان وصاحب الاعراف وانا امير المومنين ويعسوب المتقين وآية السابقين ولسان الناطقين وخاتم الوصيين ووارث النبى وخليفة رب العلمين وصراطى المستقيم وقسطاسه والحجة على اهل السماوات والارضين وما فيها وما بينهما وانا الذى احتج الله به عليكم فى ابتداء خلقكم وانا الشاهد يوم الدين وانا الذى علمت علم المنايا والبلايا والقضايا وفصل الخطاب والانساب واستحفظت آيات النبيّن المستخفين وانا صاحب العصاء والميسم وانا الذى سخرت لى السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والرياح والجبال والبحار و النجوم والشمس والقمر وانا القرن الحديد وانا فاروق الامة وانا الهادى وانا الذى احصيت كلّ شئ عددًا بعلم الذى اودعته وليسره الذى

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسراہ الی محمد واسرہ النبی الیّ وانا الذی انجلینی ربی اسمہ وکلمتہ وحکمہ وعلمہ وفہمہ یا معشر الناس اسئلونی قبل ان تفقدونی۔

(حق الیقین ج ۲ ص۶ مطبوعہ ایران)

مَیں اللہ کا بندہ اور رسُول اللہ کا بھائی ہوں، خدا کا امین۔ اس کا خزانچی، اس کے بھیدوں کا مرکز ہوں۔ میں ہی اس کا چہرہ، صراطِ مستقیم اور میزان ہوں۔ خدا کی طرف مخلوقِ خدا کو اکٹھا کرنے والا ہُوں۔ کیونکہ میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے لوگ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ مَیں اللہ کے اسمائے حسنٰی، اس کی مثل الاعلیٰ (امثال عُلیا) اور آیاتِ کُبرٰی ہوں، جنت و دوزخ کا مالک ہوں اس لیے اہلِ جنت کو جنّت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں بھیجونگا۔ جنتیوں کی شادی میں کروں گا اور جہنمیوں کو عذاب سے دوچار بھی میں ہی کروں گا۔ مخلوقِ خدا کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ میں وہ ہُوں جس کے پاس بعد موت ہر شے کو پلٹنا ہے۔ میں ہی تمام خلق سے حساب لُوں گا۔ میں صاحب صفات ہوں اور مقامِ اعراف پر اذان بھی مَیں دوں گا۔ میں ہی سُورج کو نکالتا ہوں اور میں ہی دابۃ الارض ہوں (جس کا قرآن میں ذکر کیا گیا ہے) میں قسیم النّار، خازنِ جنّت اور صاحب اعراف ہوں۔ میں امیر المومنین یعسوب المتقین، آیت السابقین

اور بولنے والوں کی زبان ہُوں۔ میں ہی خاتم الوصیین، وارث النبیین ہوں، خلیفہ رب العالمین، صراطِ مستقیم اور زمینوں، آسمانوں کی ہر شے پر حجت خدا ہوں۔ تمہاری خلقت سے تم پر حجّت اور روزِ جزا کا شاہد ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس منایا و بلایا، قضایا، فصل الخطاب اور انساب کا علم ہے آیاتِ انبیاء کا محافظ، عصاء و میسم کا مالک ہوں۔ میں ہی وہ ہوں۔ کہ بادل، رعد و برق تاریکی و روشنی، ہوائیں، پہاڑ، بحر بیکراں نجوم اور شمس و قمر جس کے تابع کر دیئے گئے ہیں۔ مَیں لوہے کا قرن، فاروق الامت اور ہادی ہوں۔ میں وہ ہوں۔ جس نے ہر چیز کو گن گن کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس علم کے ساتھ جو مجھے ودیعت کیا گیا ہے اور اس راز کے ذریعہ جو خدا نے حضورؐ کو عطا فرمایا اور پھر حضورؐ نے اس راز سے مجھے آگاہ کیا۔ مَیں وہ ہُوں جسے خدا نے اپنا اسم، علم و حکمت اور فہم و دانش عطا فرمایا ہے۔ لہٰذا اے لوگو! قبل اس کے کہ میں تم میں نہ رہوں۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔

اسے عالم نبیل اور فاضل جلیل علامہ الشیخ حسن بن سلیمان حلی المتوفی ۸۰۲ھ نے اپنی کتاب "مختصر بصائر" کے صفحہ نمبر ۲۲ پر بھی نقل کیا ہے۔

٭

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مثال نمبر۸

بادلوں پر تصرف

سماعۃ بن مہران کہتے ہیں۔

"کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام فأرعدت السماء و ابرقت فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما انہ ماکان من ھذا الرعد ومن ھذا البرق فانہ من امر صاحبکم قلت: من صاحبنا قال: امیر المؤمنین علیہ السلام۔"

(الاختصاص شیخ مفید ص۳۲۷)

"میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا، کہ آسمان پر بجلی چمکی اور بادل گرجے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو۔ کہ بجلی کی یہ گرج و چمک کس کے حکم سے ہے۔ یہ تمہارے صاحب کے امر سے ہو رہا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کون صاحب؟ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام۔

شیخ مفید علیہ الرحمۃ اس پایہ کے عالم اور ثقہ ہیں، کہ ان کے علم و فضل اور ثقاہت پر کچھ کہنا عبث ہے۔

مثال نمبر۹

سیارگان پر تصرف

نظام شمسی کے تمام سیارے خواہ وہ زمین ہو یا چاند، زہرہ ہو یا مشتری زحل ہو یا عطارد نیپچون ہو یا یورانس ان سب کا سردار ستارہ سورج ہے۔ اور حقیقت میں اس سے حاصل ہونے والی انرجی (ENERGY) کو ان تمام سیاروں کی بقا میں بڑا عمل دخل ہے۔ اس مہیب اور طاقت کے مرکز کو ایک بار تو حضورؐ نے واپس پلٹایا اور دوسری بار مقام بابل پر صفین سے واپس آتے ہوئے مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے اسے واپس لوٹایا۔ جس کی تصدیق و توثیق شیخ مفید کی کتاب "الارشاد" صفحہ نمبر ۱۰۲، علامہ ابی محمد حسن بن محمد دیلمی کی کتاب "ارشاد القلوب" صفحہ نمبر ۲۲۰، اور علامہ ہاشم بحرانی کی کتاب "مدینۃ المعاجز" کے صفحہ نمبر ۳۰ سے ہوتی ہے۔ اور اس مہیب ستارہ کو پلٹا کر حضرت علیؑ نے سورج پر اپنے تصرف کا پتہ دیا۔

مثال نمبر۱۰

فرشتوں پر تصرف

علامہ سید اسماعیل طبرسی نوری عظمت محمدؐ و آل محمدؐ پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" نسبت خلق بجناب اسرافیل و نسبت رزق بجناب میکائیل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ونسبتِ اماتہ بجناب عزرائیلؑ (ع)، وسائر ملائکہ از موکلین آب وباد وامثال آں پس میگوئیم کہ شانِ محمدؐ وآلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اجل وارفع از آں است۔"

(کفایت الموحدین ج ا صفحہ ۲۴۹ ط ایران)

خلق کو حضرت اسرافیل کی طرف، رزق کو میکائیل کی طرف اور موت کو جناب عزرائیل علیہم السّلام کی طرف نسبت دی گئی ہے اور اسی طرح تمام ملائکہ جو پانی اور ہوا اور دیگر چیزوں پر موکل ہیں (یہ امور ان کی عظمت کی دلیل ہیں) مگر میں یہ کہتا ہوں کہ شانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ان سے بہت بلند اور اعلیٰ وارفع ہے۔

پھر فرماتے ہیں :-

" ہمہ ملائکہ وسائر خلائق خدام وعتبہ بوسں درگاہ آں بزرگوار اند وخدائے تعالےٰ آں بزرگوار ا ن را ولی بر کافۂ کائنات نمودہ از ملائکہ وانبیاءؑ وارضین وسموات وآنچہ در آنہا است کہ از برائے ایشاں است تصرف در آنہا بامر واذن حضرت آفریدگار وہیچ ملکے عملے نمی نمایند وحرکت نمی نمائند وتصرفی نمی کنند مگر باذن ایشاں" (کفایت الموحدین ج ا صفحہ ۲۴۹ ط ایران)

تمام ملائکہ اور جملہ مخلوق ان بزرگواروں کی درگاہ کے عتبہ بوس ہیں اور خدائے بزرگ وبرتر نے ان ذوات مقدسہ کو تمام کائنات کا ولی بنایا ہے۔ (اور چونکہ یہ ولی کائنات ہیں) اس لیے ملائکہ

وانبیاءؑ اور زمینوں آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے۔ یہ سب انہی کے صدقہ میں اور انہی کے لیے ہے ـــــ اور انھیں باذنِ خدا ان پر تصرف حاصل ہے (اس حد تک کہ کوئی فرشتہ نہ کوئی فعل بجالاتا ہے اور نہ کوئی فرشتہ کوئی حرکت کرتا ہے اور نہ کوئی تصرّف کرتا ہے مگر ان ذواتِ مقدسہ کی اجازت واذن سے یعنی تمام ملائکہ ان کے اذن کے تحت افعال بجالاتے اور کائنات میں تصرف کرتے ہیں۔

علاّمہ مرزا حسین نوریؒ لکھتے ہیں۔

" الملك لا يتحرك الا باذنهٖ عليه السّلام"

(نفس الرحمٰن ص۴۸)

کوئی فرشتہ امام کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔

آیئے! آپ کو کفایت الموحدین کی ایک اور پُر مغز ومعرفت پر مبنی عبارت سے روشناس کرائیں۔ چنانچہ عمدۃ الاصولین علامہ سیّد اسمٰعیل طبرسی نوری لکھتے ہیں۔

" شکی نیست کہ ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین از برائے ایشاں است ولایت مطلقہ کہ حق تعالیٰ قرار داد از برائے ایشاں وآں را جاری وساری ساخت در کافۂ کائنات وقرار داد در نزد ایشاں ہفتاد دو اسم اعظم الٰہی اینکہ تصرف نمایند در کافۂ کائنات بامر واذن خدائے خصوصاً در مقام اعجاز کہ قادر ند بامر الٰہی منقلب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمایند ارض را السماء وسماء را بارض ودنیا را بآخرت وآخرت را بدنیا۔"
(کفایت الموحدین ج ۱ ص ۲۳۹ ط ایران)

"اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ ائمہ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس خدا کا عطیہ ولایت مطلقہ ہے، جو اس نے تمام کائنات میں جاری وساری فرمائی ہے۔ ان ذوات مقدسہ کو اسم اعظم کے بہتّر (۷۲) حروف عطا کیے ہیں، تا کہ ان کے ذریعہ سے وہ تمام کائنات میں باذنِ خدا تصرف کر سکیں۔ اور مقام اعجاز میں تو انہیں اتنی قدرت حاصل ہے کہ وہ حکمِ خدا سے زمین کو آسمان اور آسمان کو زمین، دُنیا کو آخرت اور آخرت کو دُنیا بنا سکتے ہیں۔

قرآن اور ولایت علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن
اور
ولایتِ علیؑ

اب آیئے! قرآن مجید کی آیتِ بلغ کی طرف جس میں ارشاد باری ہے،

"یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط"

(پ۶ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

اے رسولؐ پہنچا دو (تبلیغ کر دو) وہ جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اور اگر تم نے یہ نہ کیا تو (سمجھ لینا) تم نے تبلیغ رسالت نہیں کی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اس آیت پر مفصّل گفتگو تو اُس اگلے باب میں کی جائے گی۔ جو اہلِ سُنّت حضرات کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ یہاں کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ ہر شیعہ اس آیت کے شانِ نزُول سے واقف ہے اور اس کے پس منظر سے بھی۔

یہاں جس نکتہ پر ہم بطورِ خاص زور دینا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اس

آیت کا نزول ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ بمقام غدیر خم ہوا۔ یعنی حضورؐ کے انتقال سے دو ماہ دس دن قبل۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ واقعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی کے آخری ایام کے واقعات میں سے ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ اس وقت کا واقعہ ہے۔ جب حضورؐ تمام دین پہنچا چکے ہُوئے تھے توحید و رسالت، قرآن اور جُملہ احکامِ شریعت۔ کیونکہ یہ آیت حضورؐ کی تبلیغ کے تیئیس سالوں میں سے آخری سال کے آخری ایّام میں نازل ہوئی ہے اور تبلیغ کے تمام فرائض انجام پا چکے تھے۔ ایسے میں آیت کا نزول خصوصاً ان لفظوں کے ساتھ

"کہ اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہیں پہنچائی"

صاف طور پر بتلاتا ہے۔ کہ اعلان و تبلیغ ولایتِ علیؑ کے بغیر توحید و رسالت اور دین و شریعت کا پہنچانا کوئی معنی ہی نہیں رکھتا۔

چنانچہ تفسیر الصّافی میں ہے۔

"کانك لم تبلیغ شیئاً من رسالات" (الصافی جلد ۱ صفحہ ۴۵۶)

"اگر آپ نے ولایتِ علیؑ کی تبلیغ نہیں کی تو گویا آپ نے رسالت کی کسی شے کی تبلیغ نہیں کی۔"

جس طرح اقرارِ رسالت کے بغیر اقرارِ توحید اور نیک اعمال کی بجا آوری قطعاً نفع بخش نہیں ہے۔ اسی طرح مفہومِ آیت کی رُوح سے اعلانِ ولایت علیؑ کے بغیر دین کا پہنچانا کارآمد و نافع نہیں ہے۔

اس حقیقت کا اظہار مولائے کائنات امیرالمومنینؑ نے بایں الفاظ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمایا ہے۔

" ومن لم یقر بولایتی لم ینفعه الاقرار بنبوۃ محمّد الا انهما مقرونان "

(مقدمہ مشکوٰۃ الانوار صلا)

"جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے حضورؐ کی نبوّت کا اقرار کوئی فائدہ و نفع نہیں دے گا۔ آگاہ رہو کہ یہ دونوں شہادتیں یعنی (شہادتِ نبوّت اور شہادتِ ولایت) لازم و ملزوم ہیں۔"

اور جب امام الانبیاء اور سیّد المرسلین کی وہ تمام مساعی جو آپؐ نے دین کے پہنچانے میں کیں اس وقت تک عنداللہ مشکور قرار نہیں پاتیں، جب تک آپ ولایت علی کا اعلان نہ کردیں تو ہم کلمہ پڑھنے والوں کا اقرار توحید و رسالت یا اعمالِ صالح کی بجا آوری اس وقت تک مقامِ قبولیت کو حاصل کیسے کر سکتے ہیں۔ جب تک توحید و رسالت کے ساتھ اقرار ولایتِ علیؑ نہ کریں۔ اسی مقصد کو ہم کلمہ طیبہ میں شہادتِ ثالثہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

تکمیلِ دین

جب حضورؐ میدانِ غدیرِ خم میں ولایت علیؑ کا اعلان کر چکے تو جبرئیلؑ امین نے یہ آیت پہنچائی۔

" اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط (پ المآئدہ آیت ۳)

" آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور اپنی نعمتوں کو پورا کیا اور میں تمہارے دین سے خوش ہو گیا۔"

تمام مفسّرین عظام متفق ہیں۔ کہ یہ آیت بمقام غدیرِ خم بعد اعلانِ ولایت علیؑ نازل ہوئی۔

(ملاحظہ ہو (تفسیر العیاشی ج ۱ ص ۲۹۲ تفسیر الصافی ج ۱ ص ۴۵۷ تفسیر فرات ص ۳۶، امالی صدوق ص ۲)

صحائف انبیاء میں ولایتِ علیؑ

حضرت محمّد بن فضیل امام موسیٰ الکاظم علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا۔

" ولایۃ علی علیہ السّلام مکتوبۃ فی جمیع صحف الانبیاءؑ"

(الاختصاص ص ۵۱ للعلامۃ الشیخ المفید بصائر الدرجات ص ۹۲)

"اللہ نے ولایت علی کو تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں لکھ دیا ہوا ہے۔"

انبیاءؑ و مرسلینؑ کی بعثت ولایتِ علیؑ پر

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔ کہ جب شبِ معراج مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔

" اوحی اللہ عزّوجلّ ان سئل من قد ارسلنا قبلك من

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسلنا۔ علیٰ ماقد بعثوا فقلت لھم علیٰ ما بعثتم فقالوا علیٰ نبوّتک وولایة علی بن ابی طالب۔"

(تفسیر مرآة الانوار ص۲۸، حق الیقین، علامہ شبر، ج۱ ص۱۵۱،
کفایت الموحدین ج۲ ص۲۹۳، حدیقة الشیعہ ص۱۰۴)

توخدا نے مجھے وحی کی۔ کہ میں انبیاء و مرسلین سے پوچھوں کہ تھیں کس شرط پر نبوّت و رسالت دی گئی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں آپ کی نبوّت اور علی کی ولایت پر نبوّت و رسالت دی گئی ہے۔

اور امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں۔

" ان اللہ اخذ میثاق النبیین علی ولایة علی علیہ السّلام و اخذ عھد النبیین علیٰ ولایة علیؑ۔"

(تفسیر مراة الانوار ص۲۶، بصائر الدرجات ص۹۳)

"اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے میثاق اور عہدِ ولایتِ علیؑ پر لیا تھا"

ثقة الجلیل و محدّث نبیل علامہ الشیخ ابو جعفر محمد بن الحسن الصفار المتوفی ۲۹۰ھ جو امام حسن عسکری علیہ السّلام کے اجلّہ اصحاب میں سے تھے، اور جن کے ثقہ ہونے پر کسی عالم کو بھی کلام نہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب "بصائر الدرجات" میں نو عدد روایات اس مضمون کی مختلف طریق سے درج کی ہیں ان میں چھ روایات صادق آلِ محمدؐ سے اور تین روایات امام محمد باقر علیہ السّلام

سے ہیں۔

فرماتے ہیں:

"ولایتنا ولایة اللہ التی لم یبعث نبیا قط الّا بھا۔" (بصائر الدرجات الجزالثانی ص۹۵)

"ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ خدا نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہیں فرمایا مگر ہماری ولایت (کی شرط) کے ساتھ۔

ثقة الاسلام علامہ یعقوب کلینی نے بھی اس روایت کو اصول کافی جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۱۹ پر درج کیا ہے۔

جُمعہ کی وجہ تسمیہ

باقر العلوم حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے جابر الجعفی سے فرمایا۔

" اے جابر! کیا تمھیں معلوم ہے کہ جمعہ کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا ہے؟ جابرؓ نے عرض کیا۔ میری جان آپ پر فدا ہو، فرمایئے جمعہ کا نام کیوں رکھا گیا؟ امام نے فرمایا۔ سُنو! جُمعہ کا نام خدا نے جُمعہ اس لیے رکھا، کہ اس روز اللہ تعالیٰ نے اوّلین و آخرین اور جو کچھ اس نے خلق فرمایا۔ خواہ وہ جن ہوں یا انسان۔ اور تمام آسمانوں اور زمینوں، سمندروں اور جنت و جہنم غرضیکہ کل مخلوقات کو جمع کیا اور ان سے اپنی ربوبیت، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوّة اور علی علیہ السّلام کی ولایت کا میثاق لیا۔"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(الاختصاص ص۱۲۹ مطبوعہ قم ، مراۃ الانوار ص۲۶)

اوفوا بعہدی سے مراد

سماعۃ بن مہران روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے صادق آلِ محمدؐ سے قولِ باری" اوفوا بعہدی اوف بعہدکم" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔

" اوفوا بولایۃ علیؑ فرضًا من اللہ اوف لکم الجنۃ۔" (تفسیر العیاشی ج ا ص۴۲ مطبوعہ ایران)

اس سے مراد ہے کہ تم اپنے کیے ہوئے وعدہ کو ایفا کرو ولایت علیؑ کے ذریعہ یعنی تم ولایتِ علیؑ کو جو خدا کی طرف سے تم پر فرض قرار دی گئی ہے، مانو تو میں تمھیں جنّت میں پہنچانے کا وعدہ پورا کردوں گا۔

اس روایت کو "بحارالانوار ج ۹ ص۱۰۱، تفسیر البرہان ج ا ص۹۱ اور تفسیر فرات ص۸ اصول کافی ج ۲ ص۳۰ پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

ایمان اور کوئی عمل بغیر ولایت علیؑ مقبول نہیں

امام الانبیاءؐ، حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

" النظر الی علی بن ابی طالب علیہ السلام عبادۃ و ذکرہ ، عبادۃ ولا یقبل ایمان عبدا الا بولایتہ۔" (امالی صدوق ص۱۳۰)

"علی کے چہرہ پر نظر ڈالنا عبادت اور اس کا ذکر بھی عبادت ہے۔ خدا کسی بندے کا ایمان بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کریگا۔"

اور جب ولایتِ علیؑ کے اقرار کے بغیر کسی کا بھی ایمان قبول نہیں تو اسی ولایت کے بغیر کسی کا عمل قبول کیونکر ہو سکتا ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی ہے۔ کہ خدا نے فرمایا۔

" لا اقبل عمل عامل منہم الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمد رسولی۔"

(امالی شیخ صدوق ص۲۲۳)

کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا، جب تک وہ میرے رسول احمد مجتبیٰ کی نبوّت کے ساتھ ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے۔

اس حدیثِ قدسی میں صاف طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ خدا کسی عامل کے عمل کو اس وقت تک شرفِ قبولیت نہیں بخشتا، جب تک وہ عامل حضورؐ کی نبوت و رسالت کے اقرار کے ساتھ اقرارِ ولایتِ علیؑ نہ کرے یہاں کسی عمل کی تخصیص نہیں کی گئی۔ بلکہ یہ عمل عام ہے۔ جس سے نماز یقیناً خارج نہیں یعنی نماز بھی اس عمل میں شامل ہے۔ بالفاظ دیگر خدا کسی بندے کی نماز کو قبول نہیں کرتا، جب تک نمازی حضور کی نبوّت کے ساتھ ولایتِ علی علیہ السلام کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقرار نہ کرے۔

اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔

"والّذی نفس محمد بیدہٖ لو انّ احدھم وافی بعمل سبعین نبیّا یوم القیٰمۃ ما قبل اللہ منہ حتی یوا فی بولایتی وولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام۔ (تفسیر البرھان ج ۱ ص ۲۷۹)

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص قیامت کے دن سترّ نبیوں کے عملوں (کا ثواب) کے ساتھ آئے تو خدا اس کے عملوں کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اگر وہ میرے ساتھ علی کی ولایت کو نہ مانتا ہو۔"

الفقیہ المحقق، وحید العصر علامہ الشیخ مفیدؒ المتوفی ۴۱۳ھ نے بھی اس حدیثِ مبارکہ کو اپنی کتاب "امالی مفید" کے صفحہ نمبر ۷۵ پر (مطبوعہ نجف اشرف) نقل کیا ہے۔

اس کے علاوہ کچھ اور قرآنی شواہد بھی ملاحظہ ہوں۔

❋

ولایتِ علیؑ
کا
قرآنی ثبوت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پہلی آیت

وَ اِذَا اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝

(پ ۹ الاعراف آیت نمبر ۱۷۲)

"اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو لیا اور انہیں ان کی اپنی ذات پر گواہ قرار دیا (اور ان سے پوچھا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں! ہم گواہی دیتے ہیں (یہ اقرار اس لیے لیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔"

اس کی تفسیر و تشریح حضرت باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السّلام کی مقدس زبان سے سنیئے۔

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ میں ولایتِ علیؑ

عَنْ جابر، عن ابی جعفر علیہ السّلام، قال قلت لهٗ لم سمی امیر المؤمنین علیه السّلام امیر المومنین؟ قال سماہ اللّٰہ و هٰكذا انزلهٗ فی

كتابه و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذرّيتهم و اشهدهم علىٰ انفسهم اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ وَاَنَّ محمّدا رسولی و ان عليًّا امير المومنين عليه السّلام"

(تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۴۷)

حضرتِ جابر کی روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السّلام سے پوچھا۔ کہ امیر المومنینؑ کو کب امیر المومنین کہا گیا؟ تو امامؑ نے فرمایا۔ کہ خدا نے آپؑ کو امیر المومنین اس وقت کہا، جیساکہ اس آیت میں ہے "کہ اے حبیبؐ یاد کرو اس وقت کو جب تیرے ربّ نے بنی آدم سے ان کے ظہور پر یہ عہد لیا تھا، اور انہیں ان کے نفوس پر گواہ ٹھہراتے ہوئے یہ کہا تھا۔ کہ میں تمہارا ربّ ہوں، محمدؐ میرا رسول ہے اور علیؑ امیر المومنین ہے۔

دوسری آیت

"مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝"

(پ ۲۰ النمل آیت نمبر ۸۹)

"جو ایک نیکی لایا، پس اس کے لیے اس کا بہتر عوض ہے۔ اور وہ اس دن کے خوف سے امن میں ہوں گے۔"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اَلْحَسَنَة سے مراد ولایتِ علیؑ

امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السّلام نے آیت "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا" کی تفسیر میں فرمایا۔

"اَلْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ" (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۲ ط ایران)

"حسنات سے مراد معرفتِ ولایت اور محبتِ اہل بیتؑ ہے"

اور تفسیر قمیؒ کے حوالہ سے علامہ کاشانی لکھتے ہیں۔

"الحسنة واللہ ولایة امیرالمؤمنین" (تفسیر الصافی ج ۲ ص ۲۵ م طہران)

"خدا کی قسم! حسنہ سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ ہے۔"

مندرجہ ذیل کتب بھی اس تفسیر سے مملو ہیں۔

(۱) — تفسیر فرات ص ۱۱۵ م ایران۔
(۲) — تفسیر البرہان ج ۳ ص ۲۱۳۔
(۳) — حدیقۃ الشیعہ ص ۱۲۳۔
(۴) — تفسیر لوامع التنزیل ج ۱۶ ص ۹۷۔
(۵) — کفایت الموحدین ج ۲ ص ۶۶۱۔

❋

تیسری آیت

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝" (پ۳ آلِ عمران نمبر ۸۱)

اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ اللہ نے سب نبیوں سے عہد لیا تھا کہ میں تمھیں کتاب و حکمت میں سے دوں گا، پھر ایک رسول آئیگا جو مصدّق ہوگا ان چیزوں کا جو تمھارے ساتھ ہوں گی تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا، فرمایا، کیا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا بوجھ اٹھایا۔ (تو) ان سب نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا کہ تم گواہ رہنا (اس اقرار پر) اور میں بھی تمھارے ساتھ گواہ ہوں۔"

میثاق النّبیین سے مراد ولایت علیؑ

"حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن یحییٰ بن ابی ذکریا بن عمرو الزیات قال سمعت من ابی و

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محمد بن سماعة یرویه عن فیض بن ابی شیبة عن محمد بن مسلم قال سمعت اباجعفر علیه السلام یقول انّ الله تبارک و تعالیٰ اخذ میثاق النبیین علی ولایة علیؑ۔

(بصائر الدرجات الجزء الثانی ص۹۳)

(اسناد روایت متن میں) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے انبیاءؑ علیہم السلام سے ولایت علیؑ کا میثاق (پیمان) لیا تھا۔

چوتھی آیت

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(پ۴ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)

اور تم سب اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑے رہو۔ اور متفرق نہ ہونا۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ سے مراد ولایت علیؑ

ایک اعرابی حضورؐ کی خدمت آکر کہنے لگا۔

"انّی سمعت الله یقول فی کتابه" واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرّقوا" فهذا الحبل الذی امرنا بالاعتصام به ماهو فضرب النبی (ص) یده علی کتف علی "ع" وقال ولایة علی "ع"

(تفسیر فرات ص۱۵ مطبوعہ نجف)

کہ قرآن مجید میں خدا نے جو یہ فرمایا ہے "کہ تم سب حبل اللہ کو پکڑے رکھنا اور تفرقہ پیدا نہ کرنا" اس سے مراد کیا ہے اور حبل اللہ کون ہے؟ تو حضورؐ نے علیؑ کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ کہ وہ ولایت علیؑ ہے۔

مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی یہ روایت ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(۱) ___ حق الیقین ج ۱ ص ۱۴۹ از علامہ شبّر کاظمی

(۲) ___ الصواعق المحرقہ ص ۱۵۱۔

(۳) ___ تفسیر کبیر ج ، ص۱۷۳ مطبوعہ مصر۔

پانچویں آیت

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝

(پ ۳۰ النباء آیت ۱-۲)

وہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں اس عظیم خبر کے بارے میں۔

نباء عظیم سے مراد ولایت علیؑ

وَعَنِ الحافظ فی قوله تعالیٰ "عمّا یتساءلون عن النباء العظیم" باسناده الی السدی عن رسول اللهؐ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان ولایة علی یتساءلون عنها فی قبورهم فلا یبقی
میّت فی شرق ولا غرب ولا فی بر ولا فی بحر الاّ
ومنکر ونکیر سیألانه عن ولایة امیرالمومنین

(حق الیقین علامہ شبرج ۱ ص۱۶۴)

یعنی آیت "عمّ یتساءلون عن النباء العظیم" کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد ولایت علیؑ ہے، جس کی بابت قبر میں پوچھا جائے گا اور مشرق و مغرب اور خشکی و پانی میں کوئی نہیں مرتا مگر یہ کہ منکر و نکیر ہر مرنے والے سے حضرت علیؑ کی ولایت کا سوال کرتے ہیں۔

اور علامہ سید عبداللہ شبرؒ قدس سرہ اصولِ کافی کی روایت کو درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

"انه لا یسال فی القبر الا من محض الایمان محضاً"

(حق الیقین ج ۲ ص۴۷)

"کہ قبر میں صرف ان چیزوں کی بابت پوچھا جائے گا، جن کا تعلق ایمان سے ہو گا۔"

چھٹی آیت

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ج (پ البقرہ آیت نمبر ۲۴۹)

"پس جب طالوت لشکر کے ہمراہ چلا۔ تو اس نے کہا، یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔"

اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں۔

نہر سے مراد ولایت علیؑ

(فرات) قال حدثنی جعفر بن احمد قال حدثنا جعفر بن عبد الله قال حدثنا محمد بن عمر المازنی قال حدثنا یحیی بن راشد عن کامل عن ابی صالح عن ابن عباس قال ان لعلیّ بن ابی طالب "ع" فی کتاب الله اسماً لا یعرفه الناس قد وما هو قال سماه الله نهراً قال "ان الله مبتلیکم بنهر کما ابتلی بنی اسرائیل اذ خرجوا من الذین بقتال جالوت فابتلاهم بنهر وابتلاکم بولایة علی "ع" فالعارف فیها ناج والمقصر فیها مذنب و التارك لها هالك۔ (تفسیر فرات ص۲ مطبوعہ ایران)

قرآن مجید میں حضرت علیؑ کا ایک ایسا نام ہے، جسے لوگ نہیں جانتے تو ان سے پوچھا گیا کہ وہ نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ نام نہر ہے اور جس طرح اللہ نے بنی اسرائیل کو جب وہ بوجہ قتال دین سے خارج ہو گئے تو انہیں نہر کے ذریعہ سے آزمایا۔ اس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

طرح تمہاری آزمائش ولایتِ علیؑ کے ذریعہ کرے گا۔ پس جو ولایت علیؑ کی معرفت رکھتا ہوگا وہ نجات پائے گا اور جو مقصّر ہوگا وہ گناہگار ہوگا اور جو منکرِ ولایتِ علیؑ ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔

ساتویں آیت

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا"

(پ۲۴ حٰمٓ السجدہ آیت نمبر۳۰)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ اس پر قائم رہے۔

استقامت سے مراد ولایت علیؑ

ابان بن تغلب کہتے ہیں۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے

" عن قول اللہ تعالیٰ: انّ الّذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا قال استقاموا علی ولایة علیؑ بن ابی طالب" (ع) (تفسیر فرات ص۴۳)

آیت قرآنی " انّ الّذین قالوا ربّنا ثم استقاموا" کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا۔ ثم استقاموا (پھر وہ اس پر قائم رہے) کا مطلب ولایتِ علی پر قائم رہنا ہے۔

*

آٹھویں آیت

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ٥

(پ۲۳ الصافات نمبر۲۴)

اور انہیں ٹھہراؤ۔ یقیناً ان سے سوال کیا جانا ہے۔

"اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْن" سے مراد ولایت علیؑ کا سوال

علامہ ابوالحسن الشریف کتاب "عیون اخبار الرضا" کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قولہ تعالیٰ! وقفواھم انھم مسئلون انھم یسئلون عن ولایة علی علیہ السلام۔

(تفسیر مرآة الانوار ص۱۸۴)

کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ آیت " وقفوھم انھم مسئلون" میں کیے جانے والے سوال سے مراد یہ ہے کہ ان سے ولایت علی کا سوال کیا جائے گا۔

مندرجہ ذیل کتب میں بھی اسی حدیث کی تصدیق مزید کی جاسکتی ہے۔

(۱) تفسیر الصافی جلد ۲ ص۴۲۱

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲) کشف الیقین علامہ حلّی صفحہ ۸۲۔

(۳) تفسیر فرات صفحہ ۱۳۱۔

(۴) تفسیر البرہان جلد ۴ صفحہ نمبر ۱۲۶۔

(۵) حق الیقین للعلامہ شبّرؒ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۴۹

نویں آیت

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(پ ۲۵ الزخرف آیت ۴۳)

اور جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے۔ اس سے تمسک رکھو۔ یقیناً تو صراطِ مستقیم پر ہے۔

اس سلسلہ میں امام محمد باقر علیہ السّلام کا ارشادِ گرامی ملاحظہ ہو۔

تمسک ولایت علیؑ

علامہ ابی الحسن تفسیر قمّی کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ امام محمّد باقر علیہ السّلام نے فرمایا۔

" فاستمسك بالذی اوحی الیك قال یعنی فی علی علیه السّلام و فی قوله تعالیٰ: فاوحیٰ الیٰ عبده ما اوحیٰ قال سئل النبی صلّی اللہ علیه واٰله وسلم، عن

ذلك الوحی؟ فقال اوحی الیّ ان علیا سید المؤمنین و امام المتقین"

(تفسیر مراۃ الانوار صفحہ ۳۳۵ طبع ایران)

فاستمسك بالذی اوحی الیك (اے رسولؐ! جو وحی تمہاری طرف کی گئی ہے اس سے تمسک رکھو) حضرت علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اور آیت: پس ہم نے وحی کی اپنے بندہ (رسولؐ) پر جو وحی کی، کی بابت جب حضورؐ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا، کہ مجھ پر وحی کی گئی کہ علی سید المومنین اور امام المتقین ہیں۔

دسویں آیت

" فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝"

(پ ۲۱ الروم آیت ۳۰)

یہی اللہ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر انسانوں کو خلق کیا گیا ہے۔ خدا کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ یہی دین قیّم ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

حضرت امام علی الرضا علیہ السّلام اس کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

★

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"فطر النّاس" سے مراد ولایتِ علیؑ

" قال حدّثنا الهیثم بن عبدالله الزمانی قال حدثنا علی بن مُوسیٰ الرّضا، عن ابیه، عن جدّه محمّد بن علی علیهم السّلام فی قول "فطرة الله التی فطر النّاس علیها" قال هی لا اله الا الله محمّد رسول الله صلّی الله علیه واٰله وسلّم علی امیر المُؤمنین ولی الله التی ههنا التوحید"

(تفسیر البرہان جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۶۲)

امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار اور انہوں نے اپنے جدّ محمد بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے "فطرة الله التی فطر النّاس" کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ فطرت سے مراد کلمہ توحید، کلمہ رسالت اور کلمہ ولایت ہے۔"

محدّث جلیل، عالم نبیل علامہ اَبُوجعفر محمد بن الحسن المتوفی ۲۹۰ھ جو امام حسن عسکری علیہ السلام کے صحابی ہیں اپنی کتاب "بصائر الدّرجات" میں صادق آلِ محمدؐ کی یہ حدیث لکھتے ہیں۔

حدّثنا احمد بن مُوسیٰ عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن حسان عبدالرّحمٰن بن کثیر عن ابی عبدالله علیه السلام فی قوله عزّوجل فطرة الله

التی فطر النّاس علیها قال فقال علی التوحید ومحمّد رسول الله صلی الله علیه واٰله وعلی امیر المؤمنین علیه السّلام"

(بصائر الدرجات الجزء الثانی صفحہ ۹۸)

عبدالرحمٰن بن بشیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے آیتِ مجیدہ "اللہ کی بنائی ہوئی فطرت جس پر انسانوں کو پیدا کیا گیا ہے" کے ذیل میں فرمایا۔ کہ فطرت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو خلق کیا گیا ہے۔ توحید (رسالت) محمد رسولؐ اللہ اور (امامت وولایت) علیؑ امیرالمومنین پر۔

علامہ ابی القاسم علی بن مُوسیٰ المتوفی ۶۶۴ھ نے اس روایت کو بایں الفاظ اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔

" فطرة الله التی فطر النّاس علیها قال هی التوحید وانّ محمّداً رسول الله وان علیاً ولی الله امیر المؤمنین"

(الیقین صفحہ نمبر ۳۶ مطبوعہ نجف اشرف)

" فطرة الله التی فطر النّاس علیها سے مراد خدا کی توحید، حضورؐ کی رسالت اور حضرت علیؑ کی ولایت ہے۔"

مندرجہ ذیل کتب میں بھی اس روایت کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

لہ پ الروم آیت نمبر ۳۰۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(١) تفسیر فرات صفحہ ١٢٠۔

(٢) مراۃ الانوار صفحہ ٢٣۔

گیارہویں آیت

"اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی ه" (پ١٦ طٰہٰ آیت نمبر ٨٢)

میں اس کے لیے بڑا بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا۔ اور اعمال صالح بجالایا۔ پھر ہدایت یافتہ بھی رہا۔

باقرالعلوم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہدایت" سے مراد ولایت علیؑ

"وَ اِنِّیْ لغفّارٌ لمن تاب عن الشرك وامن بما يجب الايمان به وعمل صالحًا ثم اهتدٰی الی ولاية اهل البيت عليهم السلام القمی عن الباقر عليه السلام فی هذه الاٰية قال الا ترٰی كيف اشترط ولم تنفعه التوبة والايمان والعمل الصالح حتٰی اهتدٰی"

(تفسیر الصافی جلد ثانی جزاول صفحہ نمبر ٢)

آیت "اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ" سے مراد یہ ہے کہ جس کسی نے شرک سے توبہ کی۔ اور ایمان لایا، جیسا کہ ایمان ہونا چاہیئے اور عمل صالح بجالایا۔ تو پھر ہم اسے ہدایت کرتے ہیں۔ ولایت اہل بیت علیہم السلام کی طرف۔ تفسیر قمی میں امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیہ مجیدہ کے ذیل میں فرمایا، کہ کیا تمہیں معلوم نہیں، کہ توبہ، ایمان اور عمل صالح کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ جب تک ہدایت نہ ہو (اور وہ ہدایت ہے ولایت اہل بیتؑ)

ان کتابوں میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

(١) اصول کافی جلد ١ صفحہ ٢٩٢ م ایران

(٢) تفسیر فرات صفحہ ٩١، ٩٣ م نجف اشرف

بارہویں آیت

"وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ه"

(پ٢٥ الزخرف آیت ٤٥)

اور (اے رسولؐ) تو پوچھ ہمارے ان رسولوں سے جنھیں ہم نے تجھ سے پہلے بھیجا۔ کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے علاوہ کچھ اور معبود بنائے تھے۔ کہ ان کی عبادت کی جائے؟

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اس آیۂ مجیدہ کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ اسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نظر کریں۔

"وسئل" سے مراد ولایت علیؑ کا سوال

فی کتاب المختصر روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انّہ قال فی حدیث الاسراء فاذا ملک اتانی فقال یا محمد سأل من ارسلنا قبلک من رسلنا علیٰ ما بعثوا فقلت معاشر الرسل والنبیین علیٰ ما بعثھم قبلی فقالوا علیٰ ولایتک وولایۃ علی بن ابی طالب"

(القطرۃ من بحار صفحہ ۳۲)

کتاب المختصر البصائر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا، کہ شب معراج فرشتہ (جبرئیل) نے مجھ سے کہا۔ اے محمدؐ! ان رسولوں کو جو تم سے پہلے بھیجے گئے تھے، پوچھ کہ وہ کس شرط پر مبعوث کیے گئے تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے انبیاء و مرسلین! انھیں مجھ سے پہلے کس بات پر مبعوث کیا گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تیری ولایت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت پر۔

یہی حدیث مندرجہ ذیل کتب میں بھی درج کی گئی ہیں۔

(۱) حق الیقین صفحہ ۱۵۱، جلد اوّل۔

(۲) کفایت الموحدین جلد ۲ صفحہ ۲۹۳۔

(۳) تفسیر مرآۃ الانوار صفحہ ۲۸۔

(۴) حدیقۃ الشیعہ صفحہ ۱۰۴۔

(۵) کشف الیقین صفحہ ۴

(۶) تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۲۱۔

تیرہویں آیت

"اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ"

(پ۱ البقرۃ آیت نمبر ۴۰)

"اور تم میرے عہد (مجھ سے کیے گئے عہد) کو پورا کرو تو میں بھی اپنا عہد پورا کر دوں"۔

اس کے ذیل میں جو کچھ عام طور پر کہا جاتا ہے وہ تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر تبصرہ کیا جائے۔ لہٰذا آیئے زبان معصوم سے اس کی وضاحت سنیں۔

"اُوْفُوْا بِعَهْدِیْ" سے مراد ولایت علیؑ

سماعۃ بن مہران سے روایت ہے۔ کہ میں نے صادق آل محمدؐ سے آیت "اوفوا بعہدی اوف بعہدکم" کے بارے میں پوچھا۔

تو انہوں نے فرمایا:

"اوفوا بولایۃ علی فرضاً من اللہ اوف لکم الجنۃ" (تفسیر العیاشی جلد ۱ صفحہ ۴۲، تفسیر الصافی ج ۱ صفحہ ۳۰)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ اس سے مراد ہے کہ تم ولایت علیؑ کا عہد پورا کرو جو خدا کی طرف سے فرض ہے، تو میں (خدا) اپنا عہد جو تم سے جنت کے لیے کیا ہے پورا کروں گا"

اور ثقۃ الاسلام علامہ یعقوب کلینی نے اس حدیثِ مبارکہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

"عن ابی عبد اللہ فی قول اللہ جلّ وعزّ "واوفوا بعهدی" قال: بولایةِ امیرالمؤمنین علیه السّلام "اُوفِ بِعَهْدِكُمْ" اوفِ لكم بالجنّة"

(اصولِ کافی ج ۲ صفحہ ۳۰۷)

امام جعفر صادق علیہ السّلام آیت "اوفوا بعهدی" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ ولایت علیؑ کے بارے میں اپنے عہد کو پورا کرو تاکہ میں اپنے اس عہد کو پورا کروں جو میں نے تم سے کیا ہے جنّت کے بارے میں۔

یہی بات حضرت علامہ ہاشم بحرانی نے اپنی عظیم تفسیر "البرہان" کی جلد اوّل صفحہ نمبر ۹ پر درج کی ہے۔

چودھویں آیت

"وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِی هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا

كُفُوْرًا" (پ۱۵ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۹)

اور ہم نے اس قرآن میں سب لوگوں کے لیے ہر مثال پھیر پھیر کر بیان کر دی ہے، پھر بھی اکثر لوگوں نے سوائے کفر کے ہر چیز کا انکار کر دیا۔

ابی حمزہ امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا:

"فَاَبٰی اَكْثَرُ النَّاسِ وِلَایَةَ عَلِیٍّ اِلَّا كُفُوْرًا"

(تفسیر العیاشی جلد ۲ صفحہ ۳۱۷)

اکثر لوگوں نے ولایت علی کا انکار کر دیا، سوائے کفر کے۔

یہی روایت ان کُتبِ جلیلہ میں بھی موجود ہے۔

(۱) تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۴۴۵
(۲) تفسیر الصافی جلد ۱ صفحہ ۹۸۶
(۳) بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۱۰۲۔

پندرھویں آیت

"نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ہ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ہ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ہ"

(پ۱۹ الشعراء آیت ۱۹۳ تا ۱۹۵)

روح الامین اسے لے کر نازل ہوا تمہارے قلب پر

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو (اور یہ پیغام) واضح عربی زبان میں ہے۔"

"نزل" سے مراد ولایتِ علیؑ

امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا۔

"ہِیَ الْوَلَایَۃُ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ"

(اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ طہران)

"کہ اس نازل کی گئی چیز سے مراد ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے"

سولہویں آیت

"یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا" (پ ۲۹ الدھر آیت نمبر)

"وہ نذر کو پورا کرتے ہیں۔ اور اس دن سے ڈرتے ہیں، جس کی سختی پھیل جانے والی ہے"

"یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ" سے مراد ولایت علیؑ

"یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ الَّذِیْ اُخِذَ علیھم من ولایتنا"

(اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)

امام ابی الحسن علیہ السلام سے اس آیت "یوفون بالنذر" کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔ اس سے مراد ہماری ولایت ہے۔

سترہویں آیت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (پ۲ البقرہ آیت نمبر ۲۰۸)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

"السِّلْم" سے مراد ولایتِ علیؑ

امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیہ مجیدہ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہماری ولایت ہے۔ (اصولِ کافی ج ۲ صفحہ ۲۰۵)

اٹھارہویں آیت

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ

(پ ۲۵ الشوریٰ آیت نمبر ۱۳)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"مشرکوں پر وہ امر نہایت گراں گزرا جسکی طرف تم انہیں بلاتے ہو۔"

"کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ" سے مراد ولایتِ علیؑ

امام محمد باقر علیہ السّلام اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

"کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ" بولایۃ علیٍّ "ما تدعوھم إِلَیْہِ" یا محمد من ولایۃِ علیٍّ۔

(اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

کہ مشرکین پر امرِ ولایتِ علیؑ دشوار ہوا جس کی طرف تم نے انہیں بلایا ہے۔

انیسویں آیت

"فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ"

(پ ۲۹ المدثر آیت نمبر ۴۹)

پھر انہیں کیا ہوگیا ہے وہ تذکرہ سے روگردانی کرنے والے ہیں۔

تذکرہ سے مراد ولایتِ علیؑ

امام معصوم علیہ السّلام نے اس کی تشریح میں فرمایا:

"عن الولایۃ معرضین" کہ وہ ولایتِ علیؑ سے روگردانی کرنے والے ہیں۔

(اصولِ کافی جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

اہمیتِ ولایتِ علی علیہ السّلام

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہمیّتِ ولایتِ علیؑ

واقعۂ حضرت یونسؑ

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے جدِ امجد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے آبائے کرام کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:

"ان اللّٰہ تبارک وتعالیٰ عرض ولایۃ علیؑ بن ابی طالب علیٰ اھل السمٰوات والارض فقبلوھا ما خلا یونس بن متی فعاقبہ اللّٰہ وحبسہ فی بطن الحوت لانکار ولایۃ امیر المومنین حتّٰی قبلھا قال ابو یعقوب فنادی فی الظلمات ان لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین، لانکاری ولایۃ علیؑ ابن ابی طالب۔" (تفسیر فرات ص۹۴ م نجف اشرف)

کہ خدا نے ولایتِ علیؑ کو جب زمین و آسمانوں کے رہنے والوں پر پیش کیا۔ تو سب نے اس ولایتِ علیؑ کو قبول کیا، سوائے یونسؑ نبی کے۔ اس پر خدا نے ان پر عتاب کیا اور مچھلی کے بطن میں ان کو محبوس کر دیا۔ اور اس وقت تک محبوس رکھا جب تک انہوں نے ولایتِ علیؑ کو قبول کیا۔ اور کہا "کوئی معبود نہیں سوائے تیرے

کہ تیری ذات پاک ہے۔ میں ظالموں میں سے ہوں بوجہ انکار ولایتِ علیؑ کے۔

اس روایت کو مندرجہ ذیل کتب میں بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۱) بصائر الدرجات صفحہ ۹۶۔
(۲) تفسیر مراۃ الانوار صفحہ ۲۵، ۷۵۔
(۳) تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۱۹۹۔
(۴) مدینۃ المعاجز صفحہ ۲۰۱۔

امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"ان اللّٰہ عرض ولایتی علیٰ اھل السمٰوات وعلیٰ اھل الارض اقربھا من اقر، انکرھا من انکر انکرھا یونس فحبسہ اللّٰہ فی بطن الحوت حتی اقربھا۔" (بصائر الدرجات الجزء الثانی صفحہ ۹۵)

خدا نے میری ولایت کو زمینوں اور آسمانوں کے رہنے والوں پر پیش کیا، جس نے اقرار کیا سو کیا اور جس نے انکار کیا سو کیا۔ حضرت یونسؑ نے بھی انکار (توقف) کیا ولایت علیؑ کے قبول کرنے میں پس خدا نے ان کو مچھلی کے شکم میں محبوس کر دیا، اس وقت تک جب تک انہوں نے اقرارِ ولایتِ علیؑ نہ کیا۔

٭

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایمان بغیر ولایت قبول نہیں

حضورؐ نے فرمایا:

"لا یقبل ایمان عبدٍ الّا بولایته"

(امالی صدوق صفحہ ۱۳۰ مطبوعہ طہران)

"کسی بندے کا ایمان بغیر ولایتِ علیؑ قبول نہیں کیا جائے گا۔"

ولایتِ علیؑ ولایتِ خدا ہے

"فقال لی، یا اصبغ من شك فی ولایتی فقد شك فی ایمانه، ومن اقر بولایتی فقد اقر بولایة الله عزوجل، ولایتی متصلة بولایة الله کهاتین۔ وجمع بین اصبعیه۔ یا اصبغ من اقر بولایتی۔ فقد فاز، ومن انکر ولایتی فقد خاب وخسر، وهوی فی النار ومن دخل فی النار لبث فیها احقاباً" (احتجاج طبرسی جلد اول صفحہ ۳۴۰)

(اصبغ نے جب امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولیٰ مجھے میرے دل کی تقویت کے لیے اپنے معارف سے آگاہ فرمایئے) تو امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اصبغ! جس نے میری ولایت میں شک کیا اس نے اپنے ایمان کو مشکوک کیا۔ اور جس نے میری

ولایت کا اقرار کیا اس نے خدا کی ولایت کا اقرار کیا۔ کیونکہ میری ولایت خدا کی ولایت سے اس طرح متصل ہے جیسا دو انگلیاں۔ اے اصبغ! جس نے میری ولایت کا اقرار کیا وہ کامیاب ہُوا۔ اور جس نے انکار کیا وہ گمراہ ہوا اور خسارے میں رہا اور جہنم رسید ہُوا۔

کوئی عمل بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ خدا نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

"وحجتی فی السمٰوٰت والارضین علیٰ جمیع من فیهن من خلقی لا اقبل عمل عامل منهم إلّا بالاقرار ولایته مع نبوّة احمد رسولی"

(امالی صدوق صفحہ ۲۲۲)

زمینوں اور آسمانوں میں بسنے والی تمام مخلوق پر میری ایک حجت ہے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ میرے حبیبؐ کی نبوّت کے ساتھ اس کی (علیؑ کی) ولایت کا اقرار نہ کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضورؐ مامور ہیں ولایتِ علیؑ پہنچانے پر

ابی حمزہ الثمالی امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔

"ان اللہ جلّ جلالہ بعث جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ان یشہد بعلیؑ ابن ابی طالبؑ علیہ السّلام بالولایۃ فی حیاتہ"

(امالی مفید صفحہ ۱۸، مطبوعہ نجف اشرف)

خدا نے جبرئیل کو حضورؐ کی طرف بھیجا کہ وہ اپنی زندگی میں ولایتِ علیؑ کی شہادت دیں۔

اس روایت کو مشہور شیعہ عالم ابی القاسم علی بن موسیٰ المتوفی ۶۶۴ھ نے بھی اپنی کتاب "الیقین" کے صفحہ ۱۵۲ اور علامہ سیّد ہاشم البحرانی نے مدینۃ المعاجز کے صفحہ ۸ پر درج کیا ہے۔

ولایتِ علیؑ کے بغیر توحید قبول نہیں

شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے ایک کنیز خدا کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے امیرالمومنین کی مخصوص الفاظ میں تعریف بیان کی تو ان سے پوچھا گیا۔

"یا امۃ اللہ ومن ہذا الذی تصفیتہ بہذہ الصفۃ؟ قالت، ذالک امیرالمومنین علی ابن

ابی طالبؑ الذی لا یجوز التوحید الا بہ و بولایتہ"

(الاختصاص مطبوعہ قم ص۱۸)

اے کنیز خدا! جن کے تو نے یہ اوصاف بیان کیے ہیں وہ کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا، کہ اس سے مراد امیرالمومنین ہیں، کہ جن کے بغیر اور جن کی ولایت کے بغیر توحید بھی قبول نہیں۔

یہ حقائق ولایت امیرالمومنین علیہ السّلام کی اہمیّت کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کلمۂ ولایتِ علیؑ کی ہمہ گیری

لوحِ محفوظ پر کلمہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا کہ خدا نے لوحِ محفوظ کو خلق کیا۔

"ثُمَّ ان اللہ تعالیٰ خلق القلم و قال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب لَا اِلٰہ الّا اللہ محمّد رّسُول اللہ علی ولی اللہ"

(مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۵۱، کفایۃ الموحدین ج ۲ ص ...)

پھر خدا نے قلم کو خلق کر کے فرمایا کہ لکھو تو قلم نے کہا کیا لکھوں؟ تو کہا کہ لکھ لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ"

عرش پر مرقوم کلمہ

خلقت کے بعد حضرتِ آدمؑ کو جب سر اٹھانے کا حکم دیا گیا۔

"فرفع رأسہ فاذا مکتوب علی العرش لا اِلٰہ الا اللہ محمّد نبی الرّحمۃ و علی مقیم الحجۃ"

(ارشاد القلوب ج ۲ ص ...)

تو انہوں نے جونہی سر اٹھایا تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا "لا الٰہ الا اللہ محمّد نبی الرّحمۃ و علیؑ مقیم الحجۃ"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ملائکہ کو جو کلمہ سکھایا گیا

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا روایت کرتی ہیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔

"لما عرج بي الى السماء صرت الى صدرة المنتهى فكان قاب قوسين او ادنى فابصرته بقلبي ولم اره بعيني فسمعت اذانا مثنى مثنى واقامة وترا وترا فسمعت منادیا ینادی یا ملائكتي و سكان سمواتي وارضي وحملة عرشي اشهدوا اني لا اله الا وحدي لا شريك لي قالوا اشهدنا واقررنا قال اشهدوا يا ملائكتي وسكان سمواتي وارضي وحملة عرشي بان محمداً (ص) عبدي ورسولي قالوا اشهدنا واقررنا قال اشهدوا يا ملائكتي و سكان سمواتي وارضي وحملة عرشي بان عليا وليي و ولي رسولي وولي المؤمنين بعد رسولي قالوا اشهدنا واقررنا"

(تفسیر فرات صفحہ ۱۳ مطبوعہ نجف اشرف)

کہ شب معراج جب میں قاب قوسین کی منزل پر بلند ہوا تو میں نے اپنے خدا کو آنکھوں سے نہیں بلکہ اپنے دل سے دیکھا تو میں نے ایک منادی کو یہ ندا کرتے دیکھا کہ اے ملائکہ ارض و سما اور اے عرش کے اٹھانے والو گواہی دو کہ میں معبود وحدہٗ لاشریک ہوں تو سب نے اس امر کی گواہی بھی دی اور اقرار بھی کیا۔ پھر فرمایا کہ

اے ارض و سما اور عرش کے ساکن فرشتو! گواہی دو کہ محمدؐ میرے بندے اور رسول ہیں تو سب ملائکہ نے اس کی گواہی بھی دی اور اقرار بھی کیا، پھر فرمایا اے میرے فرشتو! اور اے ساکنانِ ارض و سما اور عرش کے اٹھانے والے گواہی دو کہ علیؑ میرا، میرے رسولؐ کا اور بعد رسولؐ مومنین کا ولی ہے ان سب نے گواہی دی اور اقرار بھی کیا۔

بوقت خلقت عرش دو فرشتوں کی شہادت ولایت

عبد اللہ ابن سنان امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا۔

"لما خلق الله العرش خلق ملكين فاكتنفاه فقال اشهدا ان لا اله الا انا فشهدا ثم قال اشهدا ان محمدا رسول الله (ص) فشهدا ثم قال اشهدا ان عليا امير المؤمنين فشهدا"

(الیقین صفحہ ۵۵ نجف اشرف)

کہ خدا نے جب عرش کو پیدا کیا تو اس وقت دو فرشتوں کو بھی خلق فرمایا۔ اور ان سے کہا کہ تم دونوں گواہی دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ چنانچہ انہوں نے گواہی دی۔ پھر فرمایا کہ دونوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی بھی دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر فرمایا کہ تم دونوں گواہی دو کہ علیؑ امیر المومنین ہیں تو ان دونوں نے اس امر کی گواہی دی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خلقت ارض وسماء کے وقت پڑھا گیا کلمہ

سنان بن ظریف امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔

"انہ لما خلق اللہ السموٰت والارض امر منادیا فنادی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ثلثا اشہد ان محمد رسول اللہ ثلثا اشہد ان علیا امیرالمومنین حقا ثلثا۔"

(امالی صدوق صفحہ ۴۰۴)

جب خدا نے ارض وسماء کو خلق فرمایا۔ تو منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا۔

"اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" تین بار۔

"اشہد ان محمداً رسول اللہ" تین بار۔

"اشہد ان علیا امیرالمومنین حقا" تین بار

اس روایت کو اپنی کتابوں میں لکھنے والے علماء درج ذیل ہیں۔

(۱) قدوۃ المحدثین مفسر قرآن علامہ السید ہاشم البحرانی مدینۃ المعاجز صفحہ ۵۰

(۲) ثقۃ الاسلام علامہ یعقوب کلینی "اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۰۔

محمود نامی فرشتہ کے شانوں پر کلمہ

مشہور فلسفی وعارف علامہ رجب البرسی امالی کی روایت کو اپنی کتاب

میں بایں الفاظ نقل کرتے ہیں۔

"عن ابی جعفر (ع) قال نزل الی رسول اللہ (ص) ملک اسمہ محمود ولہ اربعۃ وعشرون الف وجہ فقال: بعثنی الیک رب العزۃ لتزوج النور بالنور، فقال: من بمن؟ فقال علیا بفاطمۃ قال فلما ولی الملک اذا بین کتفیہ مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔

(مشارق انوار الیقین صفحہ ۔ د مطبوعہ لبنان)

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضورؐ کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس کا نام محمود تھا۔ اس کے چوبیس ہزار چہرے تھے۔ اس نے کہا کہ خدا نے مجھے آپؐ کی طرف اس لیے بھیجا ہے تاکہ نور کی تزویج نور سے کر دی جائے۔ حضورؐ نے پوچھا، کس کی کس سے؟ تو اس نے عرض کیا۔ کہ حضرت علی کی شادی بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے۔ حضورؐ نے اس کی شانوں پر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ" لکھا ہوا دیکھا۔

زین المحدثین علامہ شیخ محمد بن الفتال نیشاپوری المتوفی ۵۰۸ھ نے بھی اس واقعہ کو اپنی کتاب "روضۃ الواعظین" مطبوعہ نجف اشرف کے صفحہ نمبر ۱۴۶ پر درج کیا ہے۔

☆

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت جبرئیلؑ کے پر پر مرقوم کلمہ

حضورؐ نے فرمایا

" اتانی جبرئیل وقد نشر جناحیه فاذا فیها مکتوب لا الٰه الّا الله محمد النبیّ ومکتوب علی الاخر لا الٰه الّا الله علی الوصی "

(مدینۃ المعاجز ص۱۵۸ مطبوعہ ایران)

حضرت جبرئیل میرے پاس آئے تو انہوں نے اپنے پر پھیلائے تو میں نے ان کے پر پر یہ لکھا ہُوا دیکھا " لا الٰه الا الله محمد النبیّ اور دوسرے پر پر یہ عبارت درج تھی " لَا الٰه الا الله علیؑ الوصی "

بابِ جنّت پر کلمہ

جلیل القدر صحابی رسولؐ حضرت جابرؓ حضورؐ مقبول سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔

" مکتوب علیٰ باب الجنة لا الٰه الّا الله محمد رسول الله علی اخو رسول الله قبل ان یخلق الله السمٰوٰت والارض بالفی عام "

(امالی صدوق صفحہ نمبر ۷۵)

"باب جنّت پر دنیا کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے لکھا گیا تھا۔ لا الٰه الا الله محمد رسول الله علی اخو رسول الله "

اسی روایت کو علامہ حلی المتوفی ۷۲۶ھ نے اپنی کتاب "کشف الیقین" کے صفحہ نمبر ۵ پر اور علامہ ہاشم البحرانی نے "مدینۃ المعاجز" کے صفحہ نمبر ۱۴۹ پر بھی درج کیا ہے۔

ابواب جنّت پر مرقوم کلمہ

علامہ شیخ محمد مہدی الحائری لکھتے ہیں:-

"حضورؐ نے فرمایا۔ کہ جب میں شب معراج آسمانوں پر بلند ہُوا تو میں نے جنّت کے آٹھوں دروازے دیکھے اور ہر دروازے پر " لَا الٰه الا الله محمد رسول الله علیؑ ولی الله " لکھا ہُوا دیکھا۔

(شجرہ طوبیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ نجف اشرف)

عرش و کرسی وغیرہ پر کلمہ

امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں۔

" خدا نے جب عرش کو خلق فرمایا تو اس پر لا الٰه الا الله محمد رسول الله علی امیر المؤمنین لکھا اور جب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرسی کو پیدا کیا تو اس پر بھی یہی عبارت لکھی اور پھر لوح کو خلق فرمایا تو اس پر بھی اسی عبارت کو رقم کیا، جب اسرافیل و جبرئیلؑ کو خلق کیا تو ان کے پروں پر بھی یہی کلمہ لکھا اور جب آسمانوں اور زمینوں کو خلق کیا تو آسمانوں کے کناروں اور زمینوں کے طبقات پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیرالمومنین" لکھا۔ جب پہاڑوں کو وجود میں لایا تو ان کی چوٹیوں پر اور شمس و قمر پر بھی یہ کلمہ لکھا۔

" لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیرالمؤمنین"

(احتجاج طبرسی جلد اول صفحہ ۱۲۳ النجف اشرف)

عالم ذر میں بنی آدم کا کلمہ

امام معصوم حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے یہ آیتِ قرآنی "و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم" کے ذیل میں فرمایا ہے۔

" اخرج اللہ من ظھور آدم ذریتہ الی یوم القیمۃ کالذر فعرفھم نفسہ ولولا ذلک لم یعرف احد ربہ قال الست بربکم قالوا بلی وان ھذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی

امیرالمؤمنین علیہ السلام"

(بصائر الدرجات الجزء الثانی صفحہ ۹۲، الیقین صفحہ ۵۵ طبع نجف اشرف، مدینۃ المعاجز صفحہ ۸۰، اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)۔

کہ خدا نے حضرت آدم کی پشت سے ان کی قیامت تک پیدا ہونے والی اولاد کو نکالا۔ اور اپنی ذات کی معرفت کرائی۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کسی کو خدا کی معرفت نہ ہوتی۔ اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب نے کہا۔ بیشک تو ہمارا رب ہے۔ اور یہ کہ محمدؐ میرے رسول اور علیؑ امیرالمومنین ہیں۔

حضرت آدم کی انگشتری پر منقوش کلمہ

حضرت آدم علیہ السلام کی انگشتری پر جو نقش تھا وہ یہ تھا۔

" وکان نقش خاتمہ محمد رسول اللہ علی امیر المؤمنین" (تفسیر مرأۃ الانوار صفحہ ۳۱)

یعنی حضرت آدمؑ کی انگشتری پر محمد رسول اللہ علی امیرالمومنینؑ لکھا تھا۔

سام بن نوح کا کلمہ

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے جب لوگوں کے کہنے اور حضورؐ کے زمان کے مطابق سام بن نوحؑ کو زندہ کیا تو لوگوں نے دیکھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"کہ زمین شگافتہ شد و تابوتی ظاہر شد و ازمیان تابوت پیری نورانی باریش سفید تا بناف کشیدہ برخواست و خاک از سر و روی خود تکانید بر علی علیہ السلام سلام کرد و گفت" اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ سید المرسلین وانک یا علیؑ وصی محمد سید المرسلین۔

(حدیقۃ الشیعہ صـ۲۱۵)

کہ زمین پھٹی اور اس میں سے ایک تابوت ظاہر ہوا جس میں سے ایک مرد بزرگ چہرہ نورانی جسکی سفید ریش ناف تک طویل تھی۔ اپنے سر پر سے خاک جھاڑتا ہوا نکلا۔ اس نے حضرت علی علیہ السلام کو سلام کیا اور کہنے لگا۔

"اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ سید المرسلین۔ اور اے علیؑ! میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ سید المرسلین حضرت محمدؐ کے وصی ہیں۔

صحائفِ انبیاء میں درج کلمہ

شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ محمد بن الفضیل کی روایت لکھتے ہیں۔

"سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول: ولایۃ علی علیہ السلام مکتوبۃ فی جمیع صحف الانبیاء"

(الاختصاص صفحہ ۲۰)

محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ ولایت علیؑ تمام انبیاء کے صحائف میں لکھی ہوئی ہے:

محدث جلیل علامہ ابوجعفر محمد بن الحسن الصفار المتوفی ۲۹۰ھ باسناد صحیح لکھتے ہیں۔ کہ مولیٰؑ نے فرمایا۔

"ولایۃ علیؑ مکتوب فی جمیع صحف الانبیاء ولن یبعث اللہ نبیاء الا بنوۃ محمدؐ وولایۃ وصیہ علی علیہ السلام" (بصائر الدرجات صفحہ ۳۲)

ولایت علیؑ تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے۔ اور خدا نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر حضورؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی ولایت کے ساتھ۔

انبیاء کا کلمہ

باقر العلوم آلِ محمدؐ امام محمد باقر علیہ السلام ایک آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"ان رسول اللہ (ص) قال لما اسری بی الی السماء فصرت فی السماء الرابعۃ جمع اللہ لی النبیین والصدیقین والملائکۃ فاذن جبرئیل واقام الصلوۃ ثم تقدم رسول اللہ (ص) فصلی بھم فلما انصرف قال بم تشھدون قالوا نشھد ان لا الہ الا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اللہ وانک رسول اللہ وان علیا امیر المؤمنین۔"

(تفسیر فرات صفحہ ۶۱)

حضورؐ نے فرمایا۔ کہ جب مجھے شبِ معراج فلک چہارم پرے جایا گیا تو خدا نے انبیاءؑ، صدیقین اور فرشتوں کو اکٹھا کیا۔ جبرئیل نے اذان کہی اور نماز قائم کی۔ حضورؐ نے امامت کرائی۔ جب سب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ تم کس چیز کی شہادت دیتے ہو؟ تو سب نے عرض کیا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ اور آپ خدا کے رسولؐ ہیں۔ اور علیؑ امیر المومنینؑ ہیں۔

خاتم حضرت سلیمان بن داؤد پر نقش

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے صحابہ سے فرمایا۔

"اتحبون ان اریکم خاتم سلیمان بن داؤد؟ قلنا نعم فادخل یدہ الی جیبہ فاخرج خاتما من ذھب فضۃ من یاقوتۃ حمراء علیہ مکتوب محمد وعلیؑ۔" (تفسیر البرہان ج ۳ صفحہ ۲۰۹)

کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں حضرت سلیمان بن داؤدؑ کی انگشتری دکھاؤں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ دکھائیے، تو آپ نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا۔ اور ایک انگوٹھی جیب سے نکالی جو سونے، چاندی کی بنی ہوئی تھی اور یاقوت سرخ سے مزین تھی۔ اور اس پر

لکھا ہوا تھا۔ محمدؐ وعلیؑ۔

زمانہ رسولؐ میں کلمہ

کیا حیاتِ پیغمبرؐ میں شہادتِ ولایت دی جاتی تھی

عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ کے دورِ حیاتِ ظاہری میں جو کلمہ پڑھا جاتا تھا۔ اس کے الفاظ کیا تھے؟ یہ سوال نہایت مناسب اور برمحل ہے۔ اس لیے کہ جب کلمہ کی بات ہو گی تو اس سوال کا ذہن میں پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔ بلکہ ہم تو کہیں گے۔ کہ کاش عقیدہ وعمل کے ہر گوشے پر گفتگو کرتے ہوئے ذہنِ مسلم میں ایسا ہی سوال ابھرتا ہے۔ تاکہ ہر بدعت کا قلع قمع ہو سکے۔

اب ہم اصل سوال کی طرف آتے ہیں۔ تو یہ بات ذہن میں رہنی چاہیئے کہ اس سوال کا جواب حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس ظاہری زندگی کو محیط ہے جسے زبانِ عوام میں آپ کی پیغمبرانہ زندگی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

نزولِ وحی کے بعد حضورؐ کی مکی زندگی کے تیرہ سالوں میں جو کلمہ پڑھایا گیا تھا۔ وہ صرف کلمہ توحید تک ہی محدود تھا۔ یعنی "لا الٰہ الا اللہ" مگر جب مدنی زندگی کا آغاز ہوا تو کلمۂ توحید کے ساتھ شہادتِ رسالت کو لازمی قرار دیا گیا اور اس کے لازمی قرار دیئے جانے کے بعد اب اسے کسی کی صوابدید پر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ وہ کلمۂ توحید کو تو لازم قرار دے مگر شہادت رسالت کو اپنی مرضی و منشا"

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر منحصر قرار دے دے۔ کیونکہ جب اس کا واضح اعلان کر کے اسے توحید کی بنیاد قرار دے دیا گیا تو پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اس پر مختلف خدشوں کا اظہار کرتا پھرے۔ یا فقہی اصطلاحوں کی آڑ میں اپنی علمی قابلیت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرے۔ علمی جوہر دکھانے کے اور بھی بہت سے ذرائع اور میدان ہیں۔ انہیں استعمال کیجیے، ایسا ذریعہ تو اختیار نہ کیا جائے۔ کہ آپ تو اپنی علمی قابلیت دکھاتے پھریں مگر موالیانِ اہل بیتؑ کو ان پُرپیچ راہوں کی بھول بھلیوں میں چھوڑ دیں۔ جہاں ان کا ایمان بالولایت متزلزل اور متذبذب ہو جائے اور وہ شک وشبہ کی اس منزل پر جا پہنچیں جہاں عمل اکارت اور مساعی بے نتیجہ ہو جائیں۔ یاد رکھیے! جس طرح توحید کی طرف جانے والا ہر راستہ اقرارِ نبوت سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح توحید و نبوت کو کوئی راستہ جا ہی نہیں سکتا۔ جب تک اس کی ابتداء اقرارِ ولایتِ علی سے نہ ہوتی ہو۔

- ○ کیا نزولِ آیۂ بلّغ پر حضورؐ نے ولایتِ علیؑ کا اعلان نہیں کیا تھا؟
- ○ کیا اس کا اقرار ایک لاکھ بیس ہزار صحابہؓ سے نہیں کرایا تھا؟
- ○ کیا آیت نے واضح طور پر نہیں بتایا کہ اقرارِ توحید، رسالت اور احکام و اعمال بلکہ تمام دین کا انحصار ولایتِ علیؑ پر ہے؟
- ○ کیا اعلانِ ولایت پر آیت "الیوم اکملت لکم دینکم" کہ تمہارے لیے آج تمہارا دین مکمل کیا گیا ہے کا نزول اس امر کی دلیل نہیں کہ بغیر اقرار ولایتِ علیؑ دین کی تکمیل نہیں ہوئی؟
- ○ کیا یہ اس امر کی کھلی ہوئی دلیل نہیں۔ کہ جس کی ولایت کے بغیر دین

مکمل نہیں ہوتا۔ اس کی ولایت کے بغیر دین کا کوئی عمل بشمول نماز بھی مکمل نہیں ہو سکتا؟

لہٰذا تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ جب حضورؐ نے بحکمِ خدا اعلان ولایتِ علیؑ کر دیا۔ تو اس کے بعد اقرار توحید و رسالت کو کافی جاننا حقیقت کا منہ چڑانے کے مترادف ہوگا اور وہ عنداللہ مقبول و ماجور قرار نہیں پا سکتا۔ جب تک اقرار توحید و رسالت کے ساتھ شہادتِ ولایتِ علی نہ دی جائے۔ اس حقیقت کا اظہار علمائے اعلام کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ شیخ صدوقؒ اپنی کتاب میں ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔

کہ حسن بن یحییٰ الدہان کا کہنا ہے کہ میں ایک روز بغداد میں قاضی بغداد سماعہ کے ہاں بیٹھا تھا۔ کہ قاضی مذکور کے پاس بغداد کا ایک بزرگ شخص داخل ہوا۔ اور اس نے قاضی کے لیے دعائیہ فقرات کہے۔ اور پھر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں پچھلے سالوں میں سے ایک سال حج کو گیا اور کوفہ سے گزرا۔ تو میں ادائیگی نماز کے لیے ایک ایسی مسجد میں داخل ہوا جسے میں جانتا تھا۔ وہاں پر نماز ادا کرنے لگا کہ میں نے ایک بڑی عورت کو دیکھا جس کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے۔

"یا مشهوراً فی السمٰوٰت یا مشهوراً فی الارضین یا مشهوراً فی الآخرة یا مشهوراً فی الدنیا جهدت الجبابرة والملوك على اطفاء نورك واخماد ذكرك فابى الله لذكرك الا علواً ولنورك الا ضياءً وتماما ولو كره المشركين قال فقلت يا امة الله ومن هذا الذی تصفينه بهذه الصفة قالت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذلک امیر ... فقلت لھا ای امیر المومنین ھو قالت علی ابن ابی طالب الذی لا یجوز التوحید الّا بہ و بولایتہ قال فالتفعت الیھا فلم ارا احدًا "

(امالی صدوق ص۴۰۴ مطبوعہ ایران)

اے وہ جو زمینوں اور آسمانوں میں مشہور ہے۔ اے وہ کہ دنیا و آخرت میں مشہور ہے۔ بادشاہوں اور جابروں نے کوشش کر دیکھی کہ تیرے نور کو بجھا دیں اور تیرے نام کو چھپا دیں مگر خدا نے اتنا ہی تیرے نور کو اجاگر اور تیرے نام کو بلند کیا۔ چاہے یہ امر مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے اس پر میں نے اس خاتون سے پوچھا کہ اے کنیز خدا! یہ کون ذات ہے جس کا ذکر تو ان الفاظ اور صفات کے ساتھ کر رہی ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ ذات امیرالمومنین ہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ کہ کون امیرالمومنین؟ (کیونکہ لوگوں نے دوسروں کو بھی امیرالمومنین کہنا شروع کر دیا تھا۔ اس لیے یہ وضاحت کرانا چاہتے تھے کہ کون امیرالمومنین؟) تو اس خاتون نے جواب دیا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ۔ کہ جس کی ولایت کے بغیر توحید بھی قبول نہیں۔ پھر میں نے اس کی طرف نظر کی تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ کیونکہ وہ غائب ہو چکی تھی۔

اس روایت کی توثیق و تائید کسی اور ذریعہ سے نہ بھی ہوتی تو اس کی صحت و سند کے لیے سند المحققین علامہ شیخ صدوقؒ کی ذات ہی کافی تھی۔ پھر بھی ہم اس

کی توثیق مزید کے لیے قارئین کی توجہ اعلم الاعلام علامہ شیخ مفیدؒ کی طرف دلانا چاہتے ہیں جنہوں نے اس واقعہ کو اپنی کتاب "الاختصاص" کے صفحہ نمبر ۱۹ پر درج کیا ہے۔ جو اس واقعہ کے مستند ہونے کی بین دلیل ہے۔

روایت بھی مستند اور روایت کا متن بھی ایسا۔ کہ جس میں مذکور ہے۔ کہ ولایت علیؑ کے بغیر توحید بھی قبول نہیں، تو پھر اس کے بارے میں تصور کیونکر کیا جا سکتا ہے کہ کوئی دور اس کی تبلیغ یا اس کے اقرار کے بغیر بھی ہوگا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی طریقہ اور کوئی انداز ایسا نہیں چھوڑا جسے ولایت علیؑ کی تبلیغ کے لیے استعمال نہ کیا ہو۔ یا اس کی اہمیت کا احساس نہ دلایا ہو۔ عرش و فرش پر اس کی موجودگی کا پتہ دیا۔ حجر و شجر پر اس کے نقوش دکھلائے۔ بچہ بچہ کی زبان سے اس کا اظہار کرایا۔ اس سلسلہ کی ایک روایت آپ بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔ یقیناً محظوظ ہوں گے۔

خاتم رسولؐ پر کلمہ

عمدۃ الفقہاء والاصولین علامہ السید اسماعیل طبرسی نوری لکھتے ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک انگشتری عقیق کی حضرت علی علیہ السلام کو دے کر فرمایا کہ اس پر نقاش سے ایک سطر اس کلمہ کی نقش کراؤ جسے میں دوست رکھتا ہوں یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ" مولا علیؑ نے وہ انگشتری نقاش کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اس پر دو سطروں میں سے ایک سطر پر "لا الہ الا اللہ" اور دوسری سطر پر محمد رسول اللہ نقش کر دو۔ جب انگوٹھی تیار ہو گئی اور حضورؐ کی خدمت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں پہنچی تو آپ نے دیکھا کہ اس پر تین سطریں نقش ہیں۔ پہلی سطر میں " لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ" دوسری سطر میں "محمد رسول اللّٰہ" اور تیسری سطر میں " علی ولی اللّٰہ"۔ آپؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ میں نے ایک سطر لکھے جانے کا کہا تھا۔ آپؐ نے تین سطریں نقش کرا دیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا۔ کہ آپؐ نے اس کلمہ کو لکھے جانے کا حکم دیا، جسے آپ محبوب رکھتے ہیں۔ میں نے وہ کلمہ بھی نقش کرا دیا جو مجھے محبوب ہے۔ یعنی میں نے وہ ہی سطریں نقش کرائی ہیں۔ اس پر جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے۔ اور کہا۔ کہ خدا بعد تحفۂ درود وسلام فرماتا ہے۔

" کہ تو امر نمودی بآنچہ دوست داشتی آں را و علی امر کرد بآنچہ دوست داشت ومنم کتابت نمودم آنچہ را کہ دوست داشتم کہ علی ولی اللہ است"۔ (کفایۃ الموحدین ج ۲ ص ۳۴۴ مطبوعہ ایران)

کہ تم نے اس کلمہ کے نقش کرنے کا حکم دیا جو تجھے محبوب ہے۔ اور علیؑ نے اس کے ساتھ وہ بھی نقش کرا دیا، جو اسے محبوب ہے اور میں نے اس پر وہ کلمہ بھی لکھ دیا جو مجھے محبوب ہے۔ یعنی علیؑ ولی اللہ"۔

حضورؐ کے سامنے پڑھا جانے والا کلمہ

قدوۃ المحدثین علامہ السید ہاشم البحرانی حضرت انس سے مروی ایک روایت لکھتے ہیں کہ ایک روز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔

فمرت بصبی امه فقال له یا صبی من انا؟ فقال انت رسول الله خاتم النبیین وانا اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله وعلیٌ ولی الله"

(مدینۃ المعاجز صفحہ ۱۵۴)

کہ ایک عورت اپنے بچے کو لیے ہوئے وہاں سے گزری حضورؐ نے بچے سے پوچھا۔ اے بچے! بتا میں کون ہوں؟ اس بچے نے جواب دیا کہ آپ خدا کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے۔ اور محمد اللہ کے رسول اور علیؑ ولی اللہ ہیں"۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک ننھا بچہ جو ابھی ماں کی گود میں ہے۔ آخر اس کی زبان پر وہ کلمہ کیسے آیا جو عام طور پر شیعوں کے ہاں مروج ہے۔ یعنی شہادت توحید و رسالت کے ساتھ شہادت "علیؑ ولی اللہ" اگر کلمہ کے وہ الفاظ جو ایک بچے نے ادا کیے زمانۂ رسولؐ میں جاری ساری نہ تھے تو گود کے ایک بچے نے یہ الفاظ کیسے ادا کر ڈالے؟ اور اگر بچے نے "علیؑ ولی اللہ" کے الفاظ ادا کر ہی دیئے تو کیا رسالت مآب کا یہ فرض منصبی نہ تھا کہ وہ بچے کو فوراً ٹوک دیتے اور بچے کو نہیں تو کم از کم ان اصحاب کو جن کے سامنے بچے نے یہ الفاظ کہے حضورؐ نے فرما دیا ہوتا۔ کہ بچے نے شہادت جن الفاظ کے ساتھ دی وہ درست نہیں۔ ایک بچے کا اور وہ بھی مقام اعجاز پر وہ کلمہ پڑھنا جو اہل تشیع کے ہاں مروج ہے اور حضور کا ان الفاظ کے خلاف کوئی بیان نہ دینا اس امر کی دلیل

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے۔ کہ حضورؐ کے زمانہ میں کلمہ انہی الفاظ کے ساتھ مروج تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ مبارکہ کو ان الفاظ کے ساتھ سن کر نہ تو صحابہ کرامؓ کو کوئی تعجب ہوا اور نہ حضورؐ کو۔

اور اگر آپ ذرا گہرائی میں اتر کر سوچیں تو یہ نکتہ سامنے آتا ہے۔ کہ حضورؐ نے اس بچے کو یہ موقع فراہم ہی اس لیے کیا تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کلمہ علی ولی اللہ حضورؐ کی طرف سے نہیں۔ بلکہ من جانب اللہ ہے۔ اس لیے بچے بچے کی زبان پر جاری ہے۔ اور یہ کہ شہادت "علیؑ ولی اللہ" فطرت کے عین مطابق ہے۔

حضرت علیؑ نے جو کلمہ پڑھا

امیر المومنین جب کعبہ میں متولد ہوئے، تو بی بی فاطمہ بنت اسد فرماتی ہیں۔

"کہ دیدم بر زمین سجدہ کردہ و بفصاحت بیان و طلاقت زبان گفت

"اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ واشھد انی ولی اللہ ووصی رسول اللہ"

(حدیقۃ الشیعہ صفحہ ۳۷۵)

کہ میں نے دیکھا۔ کہ حضرت علیؑ پیدا ہوتے ہی زمین پر سجدہ ریز ہوئے اور نہایت فصاحت و بلاغت سے فرمایا۔

"اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ واشھد انی ولی اللہ ووصی رسول اللہ"

حضرت سیدۃ النساء عالمین کا کلمہ

سیدۃ النساء عالمین حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اپنی ولادت کے فوراً بعد جو کلمہ پڑھا۔ اس کے الفاظ یہ تھے۔

"اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان ابی رسول اللہ سید الانبیاء و ان بعلی سید الاوصیاء"

(منتہی الآمال جلد صفحہ ۱۳۱)

یہ روایت مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

(۱) شجرہ طوبی صفحہ ۲۴۰، علامہ شیخ محمد مہدی الحائری، مطبوعہ نجف اشرف۔

(۲) مشارق الانوار الیقین صفحہ ۵۵، علامہ شیخ رجب البرسی مطبوعہ بیروت لبنان۔

(۳) روضۃ الواعظین صفحہ ۱۴۴، علامہ شیخ محمد بن الفتال نیشاپوری المتوفی ۵۰۸ھ

امام رضا علیہ السلام کے وقت پڑھا گیا کلمہ

اصول کافی میں ہے۔

"جاء رجلٌ الی ابی الحسن الرضا علیہ السلام من وراء نھر بلخ فقال: انی اسألک عن مسألۃٍ فان اجبتنی فیھا بما عندی قلت با مامتک فقال ابو الحسن علیہ السلام: سل عما شئت فقال: اخبرنی عن ربک متی کان؟ وکیف کان؟ وعلی ای شیءٍ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

كان اعتماده؟ فقال ابوالحسن عليه السّلام: ان الله تبارك وتعالى اين الاين بلا اين وكيف الكيف بلا كيف وكان اعتماده على قدرته فقام اليه الرّجل فقبل راسه وقال: اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله وان عليا وصي رسول الله ؛

(اصولِ کافی جلد ا صفحہ ۱۱۸)

ایک آدمی عقب نہر بلخ سے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ اگر آپ نے اس کا جواب دے دیا تو میں آپؑ کی امامت کا قائل ہو جاؤں گا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چاہو۔ پوچھو۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے بتائیں کہ آپ کا رب کب سے ہے اور کیسا ہے اور کس شے پر ہے؟ امام نے فرمایا کہ خدا نے ہر صاحب مکان کے لیے مکان پیدا کیا اور خود لامکان ہے۔ وہ کیفیتوں کا پیدا کرنے والا ہے اور خود صاحب کیفیت نہیں ہے اور اس کا اعتماد اپنی قدرت پر ہے۔ یہ سن کر وہ شخص اُٹھا اور امام علیہ السلام کے سر کو بوسہ دیا اور کہا:۔

" اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَصِيُّ رَسُوْلِ اللهِ۔

✿

امام زمانہ کا کلمہ

ابی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری حضرت حکیمہ خاتون سے روایت لکھتے ہیں کہ جب امام زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام متولد ہوئے تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سر کو سجدہ میں رکھ کر یوں فرمایا۔

" لا اِلٰه اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله وعليٌّ حُجَّةُ اللهِ۔

(دلائل الامامۃ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ نجف اشرف)

منتہی الآمال میں ہے۔

کہ آپ نے فرمایا:۔

" اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ جَدِّيْ رَسُوْلُ اللهِ وَاَنَّ اَبِيْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْصِيُّ رَسُوْلِ اللهِ"

(منتہی الآمال جلد ۲ صفحہ ۴۲۲ مطبوعہ ایران)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے جدِ امجد اللہ کے رسول ہیں اور میرے باپ امیر المومنین اور وصی رسول خدا ہیں۔

یہی بات علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب "کفایت الموحدین" صفحہ ،،، پر لکھتے ہیں۔

جناب علامہ رجب البرسی نے اس کی اپنی کتاب "مشارق انوار الیقین"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کے صفحہ نمبر ۱۰۱ پر درج کیا ہے۔

نصرانی کا کلمہ

علامہ دیلمی نے اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھا ہے۔
کہ علی بن یحییٰ بن سین الطحاں المقدادی سے روایت ہے کہ ان
سے ان کے باپ نے اور انہیں ان کے والد نے بتایا۔ وہ قبہ
امیر المومنینؑ کے ملازمین میں سے تھے۔ کہ ایک دن ایک شخص ملیح
الصورت اور نقی الاثواب ان کے پاس آیا اور انہیں دو دینار
دیئے اور کہا کہ قبہ شریف کا دروازہ بند کر دو تاکہ میں تنہائی میں
عبادتِ خدا کروں میں نے دینار اس سے لے لیے اور دروازہ
بند کر دیا اور سو گیا۔ کہ میں نے خواب میں امیر المومنین علیہ السلام
کو دیکھا۔ فرماتے ہیں۔ اٹھو اور اس کو میرے پاس سے باہر نکال
دو۔ کیونکہ وہ نصرانی ہے۔ پس میں اٹھا اور اسے گردن سے پکڑ
کر کہا، کہ اپنے دینار لو اور یہاں سے نکل جاؤ۔ کیونکہ تم نصرانی
ہو اس نے کہا میں تو نصرانی نہیں ہوں میں نے کہا۔ مجھے
مولی امیر المومنینؑ نے خواب میں فرمایا ہے کہ تو نصرانی ہے۔
اور تجھے یہاں سے نکال دوں۔ اس پر نصرانی نے کہا کہ ہاتھ بڑھاؤ
اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ
"ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ وان علیاً

امیر المؤمنین خلیفۃ اللہ"

(ارشاد القلوب ج ۲ صفحہ ۲۳۰)

اسی طرح راہب المشرم بن رعیب بن الشیقنام کی شہادتِ ولایت

"اشہد ان لا الٰہ اِلّا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ
وان محمداً عبدہٗ ورسولہ وان علیاً ولی
اللہ ولا امام بعد نبی اللہ"

(روضۃ الواعظین صفحہ نمبر ۹۶)

پر آج بھی موجود ہے جسے باآسانی دیکھا جا سکتا ہے۔

حضرت علیؑ کے سامنے مسلمان ہونے والے راہب کا کلمہ

شیخ مفیدؒ لکھتے ہیں کہ ایک راہب نے حضرت علیؑ کے ہاتھوں اسلام
قبول کیا تو اس نے حضرت علیؑ کے سامنے جو کلمہ پڑھا وہ یہ تھا۔

"اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و
اشہد ان محمّد عبدہ ورسولہ و اشہد انک
وصی رسول اللہ"

(الارشاد صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ لبنان)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"مَیں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ اور محمدؐ اس کا عبد اور رسولؐ ہے۔ اور گواہی دیتا ہُوں کہ آپ وصی رسُول اللہ ہیں۔

دوبارہ زندہ ہونے والوں کا کلمہ

محدّث جلیل علامہ محمد مہدی الحائری نے جامع الاخبار کی روایت کو نقل کیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔

"یا علی! شیعتک یخرجون من قبورھم وھم یقولون لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ علی بن ابی طالب حُجّۃ اللہ۔"

(شجرطوبیٰ جلد اوّل صفحہ ۸ مطبوعہ نجف اشرف)

اے علیؑ! تیرے شیعہ اپنی قبروں سے یہ کہتے ہُوئے نکلیں گے۔ "لا الٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ علیؑ حجّۃ اللہ۔"

دُنیا کی ہر شے پر علیؑ علیؑ لکھا ہے

مولائے کائنات حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں۔

"(ھم) حجج اللہ علی الاوّلین والاخرین واسمھم مکتوب علی الاحجار وعلی اوراق الاشجار وعلی اجنحۃ الاطیار وعلی ابواب الجنّۃ والنّار وعلی

العرش والافلاک علی اجنحۃ الاملاک وعلی حجب الجلال وسرادقات العزّ والجمال وباسمھم تسبیح الاطیار وتستغفر لشیعتھم الحیتان فی لجج البحار وان اللہ لم یخلق احدا الا واخذ علیہ الاقرار بالواحدانیۃ والولایۃ للذریۃ الزکیۃ ولبرائۃ من اعدائھم وان العرش لم یستقر حتی کتب علیہ بالنّور "لا الٰہ الّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُول اللہ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہ۔"

(بحار الانوار ج ۷ صفحہ ۲۲۲ تفسیر البرہان ج ۳ صفحہ ۲۱)

(آلِ محمدؐ) حجّتِ خدا ہیں اوّلین وآخرین پر۔ انہی کے اسمائے گرامی ہر ہر حجر پر ہر برگِ شجر پر، ہر طائر کے پَر پَر اور جنّت کے در پر، عرش و افلاک پر کرسی و خاک پر، حجابِ جلال اور سرِ عزّ وجلال پر لکھے ہُوئے ہیں۔ سمندروں میں مچھلیاں ان کے شیعوں کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اللہ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جس سے اپنی وحدانیت، ذرّیتِ طیبہ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے برارت کا اقرار نہ لیا ہو۔ عرشِ الٰہی کو قرار نہ ہُوا جب تک اس پر "لا الٰہ الّا اللہ محمّد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ" نہ لکھا گیا۔

*

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب تک ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ توحید و رسالت کی شہادت جہاں بھی مرقوم ہے یا جب بھی اس کی شہادت دی گئی تو شہادتِ ولایت علیؑ کو وہاں رقم بھی کیا گیا اور اس کی شہادت بھی دی گئی جو اس کے لازمی جزو ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ من جانب اللہ اور من جانب رسولؐ جو اہتمام شہادت ولایت علی کے سلسلہ میں کیا گیا ہے وہ شاید ہی کسی اور سلسلہ میں کیا گیا ہو سچ بات تو یہ ہے کہ توحید و رسالت کے بعد سب سے زیادہ زور ہی ولایت علی پر دیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر تو توحید و رسالت کا مدار ہی ولایت حضرت علیؑ کو قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے انکار کو توحید و رسالت کا انکار گردانا گیا۔

اس سارے سلسلۂ گفتگو کا مرکزی تعلق چونکہ کلمہ سے ہے، جسے ہم نے مختلف شواہد قطعیہ سے حل کیا ہے اور اگر اس پر مزید کچھ بھی نہ کہا جاتا تو یہ شواہد ہی کافی تھے۔ پھر بھی ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ایسا گوشہ رہ جائے جس سے کسی تشنگی کے باقی رہ جانے کا احتمال و امکان ہو۔ لہٰذا ہم مطلق لفظ "کلمہ" پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا مناسب سمجھتے ہیں۔

کلمہ کا معنی

لفظ "کلمۃ" کی جمع الکلم ہے (لغات نعمانی جلد دوم صفحہ ۱۷۰، مفرداتِ صفحہ ۴۵۸)۔ "کلمات" بھی کلمہ ہی کی جمع ہے۔ لفظ "کلمہ" قرآن مجید میں ۲۶ بار "الکلم" ۴ بار اور "کلمات" ۰ بار استعمال ہوئے ہیں

لفظ دوسری ضمیروں کے ساتھ ۸ بار قرآن میں استعمال کیا گیا ہے جن میں سے بعض کو ہم اسی باب میں بیان کرنے والے ہیں۔

"کلمہ" کا معنی ہے "كُلُّ مَا يَنْطِقُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُفْرَدًا كَانَ اَوْ مُرَكَّبًا۔ ہر وہ لفظ جو انسان بولے خواہ وہ مفرد ہو یا مرکب اسے کلمہ کہتے ہیں۔

بہر حال کلمہ کے کچھ بھی معنی ہوں اس وقت ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہمیں تو یہ کہنا ہے کہ اصطلاح میں کلمہ نام ہے اس مخصوص عبارت کا جس کے ذریعہ مسلمان اقرار توحید و رسالت کرتا ہے۔ اور یہ کلمہ جسے کلمہ طیبہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں دو جملے ہوتے ہیں۔ پہلے جملہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کو کلمہ توحید اور دوسرے جملہ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کو کلمہ نبوت کہا جاتا ہے اور اس پر اس حد تک تو تمام مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد ہے۔ صرف شیعہ حضرات اس میں ایک جملہ کا اضافہ کرتے ہیں اور وہ جملہ ہے "عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ" جسے کلمہ ولایت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کلمہ طیبہ درحقیقت دو کلموں کا مجموعہ ہے کلمہ توحید و کلمہ رسالت۔

اس سلسلہ میں آیئے ایک بار پھر قرآن مجید پر ایک نظر ڈالیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ
يَرْفَعُهُ" (پ۲۲ فاطر آیت)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو کوئی عزت چاہتا ہے (تو اسے معلوم ہونا چاہیے) کہ تمام عزت اللہ ہی کیلئے ہے۔ اسی کے حضور پاکیزہ کلمے چڑھتے اور نیک عمل بلند ہوتے ہیں۔

اس آیت میں واضح طور پر ہے کہ خدا کے حضور طیب کلمے بلند ہوتے ہیں "کَلِمُ" کلمہ کی جمع ہے۔ جب کہ کلمہ طیبہ مروّجہ میں صرف دو ہی کلمے ہوتے ہیں۔ کلمۂ توحید اور کلمۂ رسالت۔ اور پڑھے لکھے حضرات پر یہ بات مخفی نہیں کہ عربی میں دوسری زبانوں کے برعکس دو پر تثنیہ اور تین اور تین سے زائد پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے۔ یعنی عربی میں جمع کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے۔ تو اب آیت میں "اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ" (طیب کلمے) اسی صورت درست ہو سکتے ہیں۔ جب کلمہ طیبہ میں دو کلموں (کلمہ توحید و کلمہ رسالت) کی بجائے تین کلمے ہوں۔ یعنی توحید و رسالت کے ساتھ کلمہ ولایت ـــــ اسی لیے عرش کی پیشانی ہو یا بابِ جنّت، جہاں بھی کلمہ توحید و رسالت نظر آیا وہاں ساتھ ہی کلمۂ ولایت بھی پایا گیا ـــ اور اس آیت زیرِ بحث میں بھی غیر مبہم طریقہ سے "الکلم الطیب" سے پاکیزہ کلمے فرمایا گیا ہے جس کا معنی و مفہوم جب صادق آلِ محمدؐ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

"الکلم الطیب قول المؤمن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ"

(تفسیر الصافی جلد ۲ صفحہ ۲۹۳)

"اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ" سے مراد مومن کا وہ قول ہے، جس میں وہ

کہتا ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ـــ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ـــ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ"۔"

اس روایت کو آپ ان کتابوں میں بھی دیکھ سکتے ہیں"

① علامہ ابو الحسن الشریف کی تفسیر "مرأۃ الانوار" صفحہ ۱۹۶۔

② علامہ السید ہاشم البحرانی کی تفسیر "البرہان" جلد ۳ صفحہ ۸۰۔

امام معصوم کے اس فرمانِ ذلیشان کے بعد اگر کوئی شیعہ اسے تسلیم نہیں کرتا یا اس میں کسی چون و چراں کو روا رکھتا ہے تو گویا وہ امام کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرتا ہے۔ ایسے شخص سے تو ہمیں کوئی سروکار ہے اور نہ کوئی مطلب، ہماری تمام تر گفتگو اور دلائل موالیان اہلبیتؑ کے لیے ہیں۔ جو اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ امام کے اس ارشاد کے بعد کوئی ابہام اس امر میں باقی نہیں رہ جاتا۔ کہ "الکلم الطیب" سے مراد "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ" ہے اور ظاہر ہے کہ اسی کلمہ کی تائید و اثبات میں یہ کتاب لکھی جا رہی ہے۔ اور امام معصوم کے اس ناطق فیصلہ سے یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہو جانا چاہیئے۔

اذان و اقامت میں شہادتِ ولایت

ہمارے ہاں اذان و اقامت میں عام طور پر شہادت ولایت امیر المومنینؑ تو دی جاتی ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس کے شرعی و فقہی مقام سے آگاہ ہیں لہٰذا اس پر اگر مختصر سی گفتگو کر دی جائے تو میرے خیال میں یہ نہ صرف بہتر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوگا، بلکہ عوام کے معلوماتی ذخیرہ میں اضافہ ایمان میں بالیدگی اور حقائق سے آگاہی کا باعث ہوگی۔

چند سال پہلے تک عام لوگ بس یہی جانتے تھے کہ اذان و اقامت میں شہادتِ ولایت اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ شہادت نبوت و رسالت، ان کو اس سے غرض نہ تھی کہ بین الفقہاء اس مسئلہ پر بحث و مباحثہ کی نوعیت کیا ہے۔ مگر یہ حقیقت بہر حال ثابت ہے کہ علماء و فقہاء کے درمیان اس مسئلہ پر اجتہادی آراء وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہیں۔ علماء کی اکثریت اس نکتہ پر مجتمع رہی ہے کہ اذان و اقامت میں ولایتِ امیرالمومنین کی شہادت جزوِ اذان تو نہیں۔ البتہ جزوِ ایمان ضرور ہے۔ یعنی اذان میں شہادتِ ولایت استحباب کے زمرہ میں آتی ہے۔ علمائے کرام اور فقہائے عظام کا نقطۂ نظر ان کی عبارات سے ملاحظہ کرتے چلیں۔

محقق جلیل علامہ شیخ طوسی

اَمّا قول اشهد انّ عليّا اميرالمؤمنين و آل محمد خير البرية على ما ورد فى شواذ الاخبار فليس يعمول عليها فى الاذان ولو فعله الانسان لم يأثم به"

(کتاب المبسوط مبحث اذان)

جیسا کہ شاذ روایات میں آیا ہے۔ کہ اذان میں اشهد ان عليا امیرالمؤمنین و آل محمد خیر البریة کہنا جائے

پس ان روایات پر عمل (بہ قصد جزئیت) نہیں ہونا چاہئیے لیکن اگر کوئی شخص اذان میں یہ شہادت دے تو وہ گناہگار نہیں ہوگا۔

علامہ محمد باقر المجلسی

" لا يبعد كون الشهادة بالولاية من الاجزاء المستحبة فى الاذان لشهادة الشيخ الطوسى والعلامة والشهيد بورود الاخبار بها نهاية الامر لم يعلموا بها لدعواهم شذوذها ومما يؤيد هذه الاخبار ما رواه الطبرسى فى الاحتجاج عن القاسم بن معاوية عن الصادق عؑ اذا قال المؤذن والمقيم لا بقصد الجزئية بل بقصد البركة لم يكن آثماً"

(بحار الانوار جلد ۱۸، صفحہ ۱۶۲)

شہادت ولایت کا اذان کے اجزائے مستحبہ میں سے ہونا بعید نہیں ہے۔ کیونکہ اس بارے میں احادیث کے منقول ہونے پر شیخ طوسیؒ اور علامہ حلیؒ اور حضرت شہید کے بیانات شاہد ہیں۔ اگرچہ ان کو شاذ قرار دینے کی وجہ سے ان پر عمل نہیں کیا گیا۔ ان احادیث کی تائید امام [illegible]صادق علیہ السلام کی ا[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدیث سے ہوتی ہے۔ جو احتجاج طبرسی میں موجود ہے۔ پس اگر مؤذّن اذان میں کلمۂ شہادتِ ولایت بلا قصدِ جزئیت برکت کی نیّت سے کہے تو وہ گناہگار نہیں۔

علامہ نعمت اللہ الجزائری

اس حدیث محولہ بالا کی تشریح میں علامہ نعمت اللہ الجزائری لکھتے ہیں

"یستفاد من قولہ علیہ السلام عموماً استحباب المقارنة بین اسمہما ولا یبعد القول من ھذا الحدیث باستحباب علیؑ ولی اللہ او امیر المومنین او نحو ذلک فی الاذان"

(الانوار النعمانیہ صفحہ ۵۹)

قول امام علیہ السلام سے ثابت ہے کہ عموماً حضورؐ اور امیر المومنینؑ علیہما السلام کے اسماء کو یکجا بیان کرنا مستحب ہے اور اس حدیث کی رُو سے یہ کہنا بعید نہیں کہ اذان میں علیؑ ولی اللہ یا آپ کے امیر المومنینؑ ہونے کی شہادت دینا مستحب ہے۔

علامہ مرزا ابو القاسم قمی المتوفی ۱۲۳۱ھ

علامہ موصوف لکھتے ہیں کہ اذان میں بلا قصد جزئیت علیؑ ولی اللہ کہنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس کی تائید اس حدیثِ مطلقہ سے ہوتی ہے۔

"متی ذکرتم محمدًا فاذکروا آلہ ومتی قلتم محمد رسول اللہ فقولوا علی ولی اللہ"

(الغنائم صفحہ ۱۷۰)

کہ جب تم حضورؐ کا ذکر کرو تو آپؐ کی آل کا بھی ذکر کرو اور جب تم محمد رسول اللہ کہو۔ تو ساتھ ہی علیؑ ولی اللہ بھی کہو۔

علامہ شیخ محمد حسن

علامہ شیخ محمد حسن صاحب الجواہر المتوفی ۱۲۶۶ھ اپنے عملیہ میں رقم طراز ہیں۔

"یستحب الصلاۃ علی محمد وآلہ عند ذکر اسمہ واکمال الشہادتین لعلی بالولایۃ للہ وامرۃ المومنین فی الاذان"

(نجات العباد)

حضورؐ کے نام پر محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھنا اور شہادت توحید و رسالت کو مکمل کرو شہادت علی ولی اللہ سے کہ یہ مستحب ہے۔

علامہ السید علی بحر العلوم المتوفی ۱۲۹۸ھ

اس سلسلہ میں علامہ موصوف کی عبارت کا صرف ترجمہ حاضرِ خدمت ہے

"اور درود کو دیکھتے ہوئے مستحب ہے۔ کہ جب بھی شہادتِ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توحید اور شہادتِ رسالت کا ذکر کیا جائے تو ساتھ ہی شہادت ولایت بھی دی جائے۔ اگرچہ استحباب پر نص خاص وارد نہیں تاہم عموم اس کے لیے کافی ہے۔ اور اس میں اذان و اقامت بھی ہے۔ پس ان میں شہادتین کے بعد شہادتِ ولایت علیؑ مستحب ہے مگر بلا قصد جزئیت"

(البرہان القاطع جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

علامہ سیّد محمّد المتوفی ۱۳۶۶ھ

علامہ سیّد محمّد بحر العلوم اس سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"یستحب فیهما اکمال الشهادتین بالولایة لعلی وان کانت خارجة عن فصولهما"

(وجیزة صفحہ ۸۹)

مستحب ہے کہ اذان و اقامت میں شہادتین کو شہادتِ ولایت علیؑ سے مکمل کیا جائے۔ اگرچہ یہ فصول اذان سے خارج ہے

آیۃ اللہ مرزا محمد تقی شیرازی

علامہ آیۃ اللہ مرزا محمد تقی شیرازی کا نظریہ بھی ملاحظہ کریں۔ موصوف لکھتے ہیں۔

"و یستحب الصلوٰة علی محمد وآله عند ذکر

اسمه الشریف و اکمال الشهادتین بالشهادة لعلی بالولایة وامرة المؤمنین فی الاذان وغیره"

(الفقہ صفحہ ۸۷)

حضورؐ کے اسمِ مبارک پر آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر درود پڑھنا۔ اور اذان وغیرہ میں شہادتِ توحید اور شہادتِ رسالت کو شہادتِ ولایتِ علیؑ سے مکمل کرنا مستحب ہے۔

حضرت آیۃ اللہ سیّد زین العابدین

آیۃ اللہ علامہ سیّد زین العابدین اپنے عملیہ میں لکھتے ہیں کہ ان سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا اذان و اقامت میں بعد شہادتین علیؑ ولی اللہ کی شہادت دینا جائز ہے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا۔

"نعم یلزم ان یقال لا بقصد الجزئیة بل بقصد الاستحباب"

(الذخیرہ صفحہ ۲۲۷)

ہاں! بعد شہادتین شہادت علی ولی اللہ ضروری ہے۔ مگر یہ شہادت جزئیت کے قصد سے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے ہو۔

آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے سیّد حسین بروجردیؒ

"اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللهِ - یہ اذان و اقامت کا جزو نہیں۔ لیکن بہتر ہے کہ بقصد قربت کی نسبت سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسول اللہ کے بعد اسے کہا جائے"۔

(توضیح المسائل صفحہ ۱۴۶)

آیۃ اللہ آقائے سید محسن الحکیم طباطبائی

"مستحب است کہ بعد از شہادت دوم بگوید اشہد ان علیًا امیر المؤمنین"۔

(منتخب الرسائل صفحہ ۴۸ م نجف اشرف)

"بعد شہادت دوم اشہد انّ علیًا ولی اللہ کہنا مستحب ہے"

علاوہ ازیں مراجع الشیعہ آقائے سید ابوالقاسم خوئی جناب سید محمد کاظم شریعتمدار اور جناب سید علی الشہرودی النجفی کی بھی یہی رائے ہے۔

اس تمام گفتگو سے یہ حقیقت بہر حال ثابت ہو جاتی ہے کہ عند الفقہاء اذان واقامت میں بعد شہادتین شہادتِ ولایت علیؑ جائز و درست بلکہ مستحب ہے، معاملہ صرف نیّت کا ہے۔ کہ اس تیسری شہادت (اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا ولیّ اللہ) کو اذان وامامت کا جزو سمجھا جائے یا نہیں۔ فقہاء کا کہنا ہے کہ تیسری شہادت کو بلا قصدِ جزئیت ادا کرے۔ یعنی یہ شہادت ضرور دی جانی چاہیئے مگر اسے جزوِ اذان نہیں سمجھنا چاہیئے یہاں یہ امر بھی واضح رہنا چاہیئے کہ محقق طوسی علیہ الرحمہ اور شہید اوّل کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ ان کے نزدیک تیسری شہادت مطلقًا بھی پڑھی جا سکتی ہے یعنی قصد کے بغیر بھی۔

اس سلسلہ میں صاحب اوراد المومنین، علامہ سید مُصطفےٰ کی تحقیق بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"(در اذان) گفتن اشہد ان امیر المومنین حقا۔ اگرچہ جزو اذان نیست۔ مگر بنظر تبرک وتیمن گفتہ می شود چرا کہ جزو ایمان ما است ودر حدیث است ہر جا کہ ذکر رسالت ونبوّت جناب خاتم الانبیاء کنید ذکر ولایت علیؑ نیز بکنید وجمعی از اصحاب نقل کردہ آند کہ در اخبار شاذہ وارد شدہ است کہ جزو اذان است پس اگر وقت گفتن ایں کلمہ درمیان اذان ایں قصد کنند کہ اگر از شارع جزئیت او باشد فبہا والا تبرکًا وتیمنًا باشد بہتر است۔

(اوراد المؤمنین جلد اوّل صفحہ ۲۵۰ مطبوعہ کانپور بھارت)

اذان میں "اشہد ان علیًا ولی اللہ" کہنا اگرچہ جزو اذان نہیں ہے۔ مگر تبرک وتیمن کے طور پر کہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جزو ایمان ہے اور حدیث میں ہے۔ کہ ہر جگہ کہ جہاں ذکر نبوت ورسالت جناب ختمی المرتبت کہا جائے وہاں ذکر ولایت علی بھی کیا جائے۔ اور بعض اصحاب نے نقل کیا ہے کہ اخبار شاذ میں شہادتِ ولایت علی کا جزو اذان ہونا وارد ہوا ہے۔ پس اذان میں ولایت علیؑ کی شہادت دیتے وقت اگر نیت کر لی جائے۔ کہ اگر شارع حضوؐر کے نزدیک جزو اذان ہے، تو بہتر ورنہ بطور تبرک وتیمن ایسا کر رہا ہوں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلب یہ ہے کہ علماء وفقہاء کے نزدیک جہاں شہادتِ ولایت علیؑ جزوِ اذان نہیں وہاں روایات شاذ میں اس کا جزو اذان ہونا بھی مرقوم ہے دونوں نظریئے پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔ یہاں یہ بات بھی جان لینی چاہیئے۔ کہ روایت شاذ کو موضوع یا باطل نہیں کہا جاتا۔

ایک اہم نکتہ

اس جگہ میں قارئین کرام کی توجہ ایک نہایت اہم نکتہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ عُلماء وفقہاء نے اذان میں شہادتِ ولایت علیؑ کو جن روایات کی بناء پر مستحب قرار دیا ہے۔ وہ روایات شاذ ہی بتائی جاتی ہیں۔

چنانچہ محقق طوسی، علامہ حلی، اور علامہ شہید اوّل کا یہی نظریہ ہے اور علامہ باقر المجلسی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ جسے آپ اس باب کے ابتداء میں خود ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ تو جن احادیث شاذ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب تم ذکر شہادتین کرو تو وہاں ذکرِ شہادتِ ولایت علیؑ بھی کرو" اور اس کی تعمیل بھی ہو رہی ہے تو ایسی ہی احادیث شاذ میں شہادتِ ولایت علی کا جزوِ اذان ہونا بھی مرقوم ہے۔ تو اس کے انکار میں یہ شدت کیوں؟

لہٰذا اذان میں جہاں بربنائے روایات شاذ شہادتِ ولایت علی کا ذکر مستحب ہے۔ وہاں ذہن میں یہ بات بھی رہنی چاہیئے کہ روایات شاذ میں شہادتِ ثالثہ کا جزوِ اذان ہونا بھی مرقوم ہے۔ اور یہ بعید بھی نہیں ہے۔

*

امیر المؤمنینؑ خود اذان ہیں

اس باب کو چونکہ اب بند کرنا ہے۔ لہٰذا چاہتا ہوں کہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچادوں۔ قرآن مجید میں ہے۔

"وَأَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ"

(پ۱۰ التوبہ آیت ۳)

اور یہ اللہ اور اس کے رسُول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے اعلان (اذان) ہے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہُوئے امام رابع حضرت علی ابن الحسین السجّادؑ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"الاذان امیر المؤمنین علیہ السلام"

(تفسیر العیاشی جلد ۲ صفحہ ۷۶، م طہران)

اذان امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

اس روایت کو ان مفسرین عظام اور علمائے کرام نے بھی نقل کیا ہے۔

(۱) حضرت علامہ محسن الفیض الکاشانی نے تفسیر الصافی جلد ۱ صفحہ ۶۸۲ پر۔

(۲) حضرت علامہ محمد باقر المجلسی نے بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۵۰ پر۔

(۳) حضرت علامہ سید ہاشم البحرانی نے تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ پر۔

مزید برآں صادق آل محمدؐ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

هو اسم في كتاب الله لا يعلم ذلك احد غيري"

(تفسیر العیاشی جلد ۲ صفحہ ۷۶)

"قرآن مجید میں ایک ایسا نام ہے، جس کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

اور فرماتے ہیں وہ نام اذان ہے جو حضرت علیؑ کا ہے۔

(ملاحظہ ہو تفسیر الصافی جلد ۱ صفحہ ۶۶۲ تفسیر البرہان جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

یہ نکتہ قارئین کرام کے لیے چھوڑتا ہوں۔ کہ وہ خود غور کریں کہ جس کا نام خالق نے اپنی کتاب مقدس میں اذان رکھا ہو۔ اور جو خود اذان ہو۔ اس کا نام (شہادتِ ولایتِ علیؑ) جزوِ اذان نہ ہو، کہاں کا انصاف ہے۔ بحث کے اس نکتہ پر باب اس باب کو بند کیا جاتا ہے۔ تاکہ ہم اپنے سفر کو اگلی منزل کے لیے جاری رکھ سکیں۔

تشہد میں شہادتِ ولایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تشہد میں شہادتِ ولایت

اب ہم موضوع کی نازک ترین منزل تک آ پہنچے ہیں۔ ایسی منزل کہ جس کی طرف آنے والا ہر راستہ دشوار گزار، ہر موڑ پُر پیچ اور ہر وادی سنگلاخ ہے۔ یہاں تک آنے کے لیے ہمیں جن خطرناک گھاٹیوں اور جن کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا ہے۔ اس کا اندازہ کسی حد تک قارئین کو ہو گیا ہوگا۔

آپ خود غور کریں۔ کہ جب راستے کے ہر قدم پر رہبروں کے لباس میں رہزن بیٹھے ہوں — اور جب گم کردہ ہدایت ہی فریضۂ ہدایت پر مامور ہو گئے ہوں۔ جو ہدایت کو ضلالت، نور کو ظلمت، سچ کو جھوٹ، حق کو باطل اور صحیح کو غلط ثابت کرنے کا بیڑہ اُٹھائے ہوئے ہوں اور جھوٹے رعب و دبدبہ کی وہ فضا طاری ہو۔ کہ زبانیں گنگ اور قلم بے بس ہو چکے ہوں۔ تو ایسے میں ہدایت کی روشنی دکھانا کس قدر کٹھن کام ہوتا ہے۔ اور جب حق و سچ کہنے اور لکھنے پر کفر و شرک کے فتاوٰی کا بھی سامنا ہو۔ تو یہ فریضہ اور بھی کٹھن محسوس ہونے لگتا ہے۔ مگر ہم نے بھی تہیہ کر لیا ہے۔ کہ فضائیں کیسی ہی تاریک اور اندھیرے کتنے ہی گھمبیر کیوں نہ ہوں، ہم متلاشیانِ حق کے لیے حسبِ استعداد شمعِ مودتِ اہلِ بیتؑ اور قندیلِ ہدایت کی روشنی میں اپنا کام جاری رکھیں گے۔

نماز کیا ہے؟

جس مسئلہ کی طرف اب ہم توجہ دے رہے ہیں۔ وہ ہے تشہد میں شہادت (ذکر) ولایت علی۔ اور تشہد چونکہ نماز کا ایک اہم رُکن ہے لہٰذا یہ بتانا ضروری ہے کہ نماز کیا ہے؟

تو جاننا چاہیئے کہ نماز فروعِ دین کی فرعِ اوّل ہے، جس کے ذریعہ سے ایک نمازی خدا کی عظمت کا اقرار اور اپنے تذلل کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔ اس میں مقررہ حد کے اندر رہتے ہوئے مخصوص و متعین الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کرنا لازمی اور مخصوص حرکات و سکنات کی انجام دہی ضروری ہوتی ہے۔

فقہاء کے نزدیک اس میں سوائے قرآن ذکر اور دُعا کے کسی اور چیز کو داخل نہیں کرنا چاہیئے۔

تشہد

نماز کا آخری رکن تشہد ہے، جس میں درود و سلام کے علاوہ عام طور پر شہادتِ توحید اور نبوّت دی جاتی ہے۔ شہادتین کے الفاظ یہ ہیں۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

مگر جب قرآن مجید کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ واضح حکم ملتا ہے۔

"وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

Contact :jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝

(پ ۲۹ المعارج آیت۔ ۳۳۔ ۳۵)

اور جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی جنتوں میں عزت پانے والے ہوں گے۔

یہ تین آیتیں ہیں۔ پہلی آیت یعنی آیت نمبر ۳۳ میں استعمال ہونے والے دو لفظ "بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ" توجہ طلب ہیں "شَهٰدٰتِهِمْ" کا معنی ہے ان کی گواہیاں۔ شہاداتِ مضاف هِمْ ضمیر جمع مذکر غائب

(ملاحظہ ہو لغاتِ نعمانی جلد ۳ صفحہ ۲۹۵)

اور "قَآئِمُوْنَ" اسم فاعل جمع مذکر۔ اس کا مطلب ہے۔ جیسے رہنے والے۔ قائم رہنے والے۔ (ملاحظہ ہو لغاتِ نعمانی جلد پنجم صفحہ ۷۱)

اس کا معنی یہ ہوا کہ جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں۔

کیونکہ "بِشَهٰدٰتِهِمْ" جمع کا صیغہ ہے۔ جو عربی زبان میں تین سے کم پر استعمال نہیں ہو سکتا۔ تو گویا خدا ان لوگوں کی خوبی بیان فرما رہا ہے جو تین شہادتوں پر قائم رہتے ہوئے اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

دو قسم کے نمازی

خداوند کریم نے قرآن مجید میں دو قسم کے نمازیوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک

قسم نمازیوں کی وہ ہے جن کے بارے میں فرماتا ہے۔

"فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝" (پ ۳۰ الماعون نمبر ۴-۵)

پس جہنم (خرابی) ہے نمازیوں کے لیے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

"ویل" کا لفظ قرآن مجید میں ستائیس (۲۷) مقام پر استعمال ہوا ہے چند ایک مقامات ملاحظہ ہوں۔

سورۃ ابراہیم میں ہے۔

"وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝"

(پ ۱۳۔ ابراہیم نمبر ۲)

"اور کافروں کے لیے سخت عذاب کی وجہ سے خرابی ہے" (ترجمہ کاظمی)

سورۃ "ص" میں ہے۔

"فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝"

(پ ۲۳ ص آیت نمبر ۲۷)

پس ان لوگوں کے لیے جو کافر ہو گئے آگ سے "ویل" ہے۔ (ترجمہ کاظمی)

سورۃ "حٰمٓ السجدہ" میں ہے۔

"وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝" (پ ۲۴ حم السجدہ آیت نمبر ۶)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"اور ویل" ہے مشرکوں کے لیے"۔

سورہ زخرف میں ہے۔

"فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا۔"

(پ ۲۵ الزخرف آیت نمبر ۶۵)

"پس ویل ہے ان لوگوں کے لیے جو ظلم کے مرتکب ہوئے۔"

ملاحظہ کیا آپ نے؟ کہ جو لفظ "ویل" ظالموں، کافروں اور مشرکوں کے لیے استعمال ہوا ہے وہی لفظ "ویل" نمازیوں کے لیے استعمال ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ ظالموں، کافروں اور مشرکوں کے لیے جہنم ہی ہے، لہٰذا نمازیوں کو بھی جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ "فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ" سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کے لیے جہنم ہے جو نمازوں کو ترک کرتے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ یہ مفہوم ہر لحاظ سے غلط ہے۔ اس لیے کہ تارکینِ صلوٰۃ کے لیے لفظ "مصلین" استعمال نہیں ہو سکتا۔ "مصلین" کا معنی ہے نمازی۔ تو جنہیں خدا نمازی کہہ رہا ہے وہ بے نماز نہیں کہے جا سکتے ــــــ پس ثابت ہوا کہ عذاب کی وعید ان لوگوں کے لیے تھی جو نماز تو پڑھتے تھے۔ مگر صلوٰۃ سے بے خبر تھے۔ اب اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا، کہ جن نمازیوں کا بیان ذکر ہے۔ وہ وہی نمازی ہیں، جو نماز تو پڑھتے تھے مگر عام لوگوں کی سی نماز۔ اور حقیقت و روحِ نماز سے بے خبر تھے۔ یعنی اس کے تارک اور اس سے غافل تھے،

جس پر مدارِ نماز تھا۔ اور نماز کو "صلوٰۃ" کہا ہی اس لیے جاتا ہے۔ کہ اس میں "صلوات" ہے (محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود) اور یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ صلوات میں تو آلؑ کو شامل کیا جائے۔ مگر شہادت میں ان کے ذکر کو مبطلِ نماز گردانا جائے؟

ایک قسم تو نماز پڑھنے والوں کی یہ ہوئی۔ کہ نماز پڑھنے کے باوجود انہیں وعیدِ جہنم سنائی جا رہی ہے۔ اب دوسری قسم کے نمازیوں پر بھی ایک نظر ڈالتے جائیں۔ ارشادِ باری ہے۔

"اور جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی جنتوں میں عزت پانے والے ہوں گے۔"

(پ ۲۹ المعارج آیات نمبر ۳۳-۳۵)

پہلی قسم کے نمازیوں کے لیے کہا گیا کہ وہ نماز تو پڑھتے ہیں۔ مگر چونکہ حقیقت و روحِ نماز سے بے خبر اور غافل ہیں۔ اس لیے واردِ جہنم ہوں گے جب کہ دوسری قسم کے نمازیوں کی بابت کہا گیا۔ کہ وہ چونکہ اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں۔ (اس قائم رہنے کی وجہ سے) اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور چونکہ ان کی نمازیں (بوجہ شہادتوں پر قائم رہنے کے) ضائع ہونے سے محفوظ رہتی ہیں۔ لہٰذا یہی لوگ جنت میں مکرم ہوں گے۔

اس بحث کا لبِ لباب یہ ہوا۔ کہ نمازوں کی حفاظت ان سے ممکن اس لیے ہو سکی کہ وہ اپنی شہادتوں (بِشَهَادَاتِهِمْ) پر قائم رہنے والے

jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثابت ہوئے۔ اگر وہ شہادتوں پر قائم نہ رہتے تو ان کی نمازیں بھی محفوظ نہ رہتیں تو جو شہادات نمازوں کی حفاظت کا ذریعہ بنی۔ لازم ہے۔ کہ ان شہادات کا علم نمازیوں کو ضرور ہو۔ اور جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ (بِشَهٰدٰتِهِم) جمع کا صیغہ ہے۔ جو عربی زبان میں تین سے کم کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔ لہٰذا نماز کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ کہ تین شہادتوں کا اعلان ہو۔ جب کہ عام طور پر ان دو شہادتوں کا اعلان ہوتا ہے۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

لہٰذا ضروری ہے کہ تیسری شہادت کا بھی اعلان ہو۔ اسی کے لیے امام جعفر صادق علیہ السلام نے قاسم بن برید کے جواب میں فرمایا۔

خداوند کریم نے جب عرش کو خلق فرمایا تو اس پر لکھا۔
"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
اور جب پانی کو پیدا کیا تو اس پر لکھا۔
"لا الٰه الا اللّٰه مُحمّد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
اور جب کرسی کو خلق فرمایا تو اس کے کناروں پر لکھا۔
"لا الٰه الا اللّٰه مُحمّد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
اور لوح کو بنایا تو اس میں لکھا۔
لا الٰه الا اللّٰه مُحمّد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین
اور حضرت اسرافیلؑ کو خلق کر کے اس کے جسم پر لکھا۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
اور جبرئیلؑ کو پیدا کیا تو اس کے پروں پر لکھا۔
"لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
اور آسمانوں کو بنایا تو اس کے کناروں پر لکھا
"لَا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
زمینوں کو پیدا کیا تو اس کے اطباق پر لکھا
"لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
پہاڑوں کو بنایا تو ان کی چوٹیوں پر لکھا۔
"لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
سورج کو پیدا کیا تو اس پر لکھا
"لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
چاند کو پیدا کیا تو اس پر لکھا۔
"لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المؤمنین"
اور وہ سیاہی جو اس میں دکھائی دیتی ہے اس تحریر کا عکس ہے۔

"فاذا قال احدکم لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه فلیقل علی امیر المؤمنین"

(الاحتجاج جلد ا صفحہ ۲۳۰ مطبوعہ نجف اشرف)

پس تم میں سے جب کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمد رسول اللّٰه کہے تو وہ ساتھ ہی "علیؑ امیر المؤمنین"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بھی کہے۔

مطلب یہ کہ جب خدا نے ہر شے پر کلمۂ توحید اور کلمۂ نبوّت کے ساتھ کلمۂ ولایت بھی لکھا ہے تو تم اس سے گریزاں کیوں ہو؟ اور اگر کوئی اس سے گریز کرتا ہے تو گویا اس کا عمل سُنّتِ الٰہیہ اور سُنّت نبویہ کے خلاف ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ ایسا عمل ہرگز قبول نہ ہوگا۔

اس روایت کو بہت سے علمائے کرام نے اپنی تصنیفات و تالیفات میں جگہ دی ہے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) قدوۃ المحدثین رئیس المفسرین علامہ السیّد ہاشم البحرانی نے مدینۃ المعاجز کے صفحہ نمبر ۱۵۳ پر

(۲) فخر المجتہدین آیت اللہ علامہ رضی الدین احمد نے اپنی کتاب "القطرۃ من بحار" ص۲۲۱ پر۔

(۳) عمدۃ العُلماء حضرت سیّد مصطفےٰ نے اپنی کتاب "اورا د المومنین" جلد دوم کے صفحہ ۳۵۰ پر۔

اس حدیث کے روایت کرنے والے قاسم بن برید بن معاویہ بن عجلی ہیں، جن کے بارے میں الشیخ الجلیل ابو العباس احمد بن علی النجاشی لکھتے ہیں۔

"القاسم بن برید بن معاویۃ العجلی ثقۃ"

(رجال نجاشی صفحہ ۲۲۱ طبع قم ایران، رجال مامقانی جلد ۳ ص۱۸

خلاصۃ الاقوال حلی ص۱۳۴)

کہ قاسم بن برید بن معاویہ العجلی ثقہ ہیں۔

راوی کے ثقہ ثابت ہو چکنے کے بعد اب کہنا یہ ہے، کہ امام معصوم علیہ السلام نے اپنے اس ارشادِ حق بنیاد کو کسی خاص موقعہ و محل کے لیے مخصوص قرار نہیں دیا۔ بلکہ یہ حکم عام ہے۔

"تم میں جب بھی کوئی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہے تو وہ ساتھ ہی علی امیر المومنین بھی کہے۔

لہٰذا تشہد کو اس حکم امام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ:

"و اذا قال احدکم"

"تم میں سے جب بھی کوئی کہے":

کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ اس لیے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔

"و من لم یقر بولایتی لم ینفعہ الاقرار بنبوۃ محمد الا انہما مقرونان"

(مقدمہ مشکوٰۃ الانوار ص۱۷)

"جو میری ولایت کا اقرار نہیں کرتا، اسے حضورؐ کی نبوّت کا اقرار کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ آگاہ رہو، یہ دونوں شہادتیں (شہادتِ نبوّت اور شہادت ولایت) لازم و ملزوم ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام رضا علیہ السلام ایک طویل حدیث قدسی میں جو انہوں نے اپنے آبائے معصومین کے واسطہ سے حضورؐ سے روایت کی ہے۔ کہ خدا نے فرمایا۔

" لا اقبل عمل عامل منهم الا بالاقرار بولاية مع نبوة احمد رسولي" (امالی صدوق ص۲۳۳ پہلی سطر)

"میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کروں گا۔ جب تک وہ احمدؐ (مجتبیٰ) کی رسالت کے ساتھ علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔"

اور ظاہر ہے کہ نماز بھی ایک عمل ہے۔ تو پھر یہ عمل (نماز) شرف قبولیت کیونکر پاسکتا ہے۔ جب تک حضورؐ کی رسالت کے اقرار کے ساتھ اقرار ولایت علیؑ نہ ہو۔

انہی شواہد کی بناء پر اکثر مجتہدین کرام اور فقہائے عظام نے تشہد میں ذکر رسولؐ کے ساتھ ذکر امیرالمومنین کو بہ رجائے محبوبیت جائز قرار دیا ہے۔

ایک اور آیت سے استدلال

قرآن مجید میں ہے:

" فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ"

(پ۱۱ یونس آیت ۹۴)

" اور اگر تو شک میں ہے، جو کچھ ہم نے تیری طرف نازل کیا تو (پھر) ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے پڑھتے تھے (یعنی یہود و نصاریٰ سے)

مگر تفسیر اہل بیت میں سے اس آیت کا شان نزول اور تفسیر عامۃ الناس سے مختلف ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

زرارہ بن اعین کہتے ہیں کہ میں نے اسی آیت کی بابت باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔

" من هولاء الذين امر رسول الله (ص) بسوالهم فقال ابن رسول الله (ص) قال لما اسرى بى الى السماء فصرت فى السماء الرابعة جمع الله لى النبيين والصديقين والملائكة فاذن جبريل واقام الصلوٰة ثم تقدم رسول الله (ص) فصلى بهم فلما انصرف قال بم تشهدون قالوا نشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله وان عليا امير المومنين فهو معنى قوله فاسئل الذين يقرؤن الكتاب من قبلك۔"

(تفسیر فرات صفحہ ۱۸ مطبوعہ نجف اشرف)

" کہ اس آیت میں وہ کون لوگ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم رسالت مآبؐ کو دیا گیا تھا۔ تو امام علیہ السلام نے جواب دیا،"

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب آپؐ شبِ معراج چوتھے آسمان پر پہنچے، تو خدا نے انبیاء، صدیقین اور ملائکہ کو جمع کیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے اذان دی۔ اور نماز قائم ہوئی، حضورؐ نے نماز کی امامت فرمائی، جب نماز پڑھ چکے تو حضورؐ نے انبیا، صدیقین سے پوچھا کہ بتاؤ تم کس چیز کی شہادت دیتے ہو، تو ان سب نے عرض کیا کہ ہم شہادت دیتے ہیں اس امر کی، کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے۔ اور یہ کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور علی امیر المومنین ہے۔ پس یہ معنی ہے آیت فاسئال الذین یقرؤن الکتاب من قبلک کے۔

اس روایت کو اپنی کتابوں میں درج کرنے والے یہ علماء کرام بھی ہیں۔

(۱) مفسرِ قرآن علامہ السید ہاشم البحرانی اپنی کتاب "مدینۃ المعاجز" صفحہ ۹ مطبوعہ ایران۔

(۲) العالم العابد الزاہد رضی الدین علی بن موسیٰ المتوفی ۶۶۴ھ "الیقین" صفحہ ۱۴۹ مطبوعہ نجف اشرف۔

(۳) قدوۃ المحدثین علامہ السید ہاشم البحرانی تفسیر البرہان جلد ۴ صفحہ ۱۹۸۔

حقیقت واضح ہوتی ہے

اس روایت کے الفاظ کو بنظرِ عمیق دیکھیں تو مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

ا ـــ شبِ معراج آسمانِ چہارم پر جملہ انبیاء و مرسلین، صدیقین کو جمع کیا گیا۔

ب ـــ نماز کے لیے اذان دی گئی اور یہ فریضہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انجام دیا۔

ج ـــ تمام جمع ہونے والوں نے نماز پڑھی اور حضورؐ نے امامت کرائی۔

د ـــ اختتامِ نماز پر یعنی نماز کے فوراً بعد حضورؐ نے تمام نماز پڑھنے والوں سے پوچھا تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟

ھ ـــ جواب میں ان ذواتِ مقدسہ نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ خدا کے رسولؐ اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے بحکمِ خدا جو یہ سوال کیا کہ وہ کس چیز کی شہادت دیتے ہیں۔ تو اس سوال کے لیے یہ انتظام و انتصرام کیوں؟ کہ پہلے نماز کا اہتمام کیا گیا اور پھر نماز کے فوراً بعد یہ سوال کیا گیا۔ یہ سوال نماز سے پہلے بھی کیا جا سکتا تھا۔ اگر تمام واقعات و حالات اور شہادتِ ولایتِ علیؑ کے سلسلہ میں پائی جانے والی روایات اور ان پر علماء و فقہا کے تبصروں کو ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اسی کا تعلق نماز کے رکن تشہد میں دی جانے والی شہادت کے بارے میں تھا۔ جن کا جواب انبیاء و مرسلین کی جانب سے یہی تھا۔ کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جب آپؐ شبِ معراج چوتھے آسمان پر پہنچے، تو خدا نے انبیاء، صدیقین اور ملائکہ کو جمع کیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے اذان دی۔ اور نماز قائم ہوئی، حضورؐ نے نماز کی امامت فرمائی، جب نماز پڑھ چکے تو حضورؐ نے انبیا، صدیقین سے پوچھا کہ بتاؤ، تم کس چیز کی شہادت دیتے ہو، تو ان سب نے عرض کیا کہ ہم شہادت دیتے ہیں اس امر کی، کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے۔ اور یہ کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور علی امیرالمومنین ہے۔ پس یہ معنی ہے آیت فاسئال الذین یقرؤن الکتاب من قبلك کے۔

اس روایت کو اپنی کتابوں میں درج کرنے والے یہ علماء کرام بھی ہیں۔

(۱) مفسرِ قرآن علامہ السید ہاشم البحرانی اپنی کتاب "مدینۃ المعاجز" صفحہ ۹ مطبوعہ ایران۔

(۲) العالم العابد الزاہد رضی الدین علی بن موسیٰ المتوفی ۶۶۴ھ "الیقین" صفحہ ۱۴۹ مطبوعہ نجفِ اشرف۔

(۳) قدوۃ المحدثین علامہ السید ہاشم البحرانی تفسیر البرہان جلد ۴ صفحہ ۱۹۸۔

حقیقت واضح ہوتی ہے

اس روایت کے الفاظ کو بنظرِ عمیق دیکھیں تو مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

ا ــ شبِ معراج آسمانِ چہارم پر جملہ انبیاء و مرسلین، صدیقین کو جمع کیا گیا۔

ب ــ نماز کے لیے اذان دی گئی اور یہ فریضہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انجام دیا۔

ج ــ تمام جمع ہونے والوں نے نماز پڑھی اور حضورؐ نے امامت کرائی۔

د ــ اختتامِ نماز پر یعنی نماز کے فوراً بعد حضورؐ نے تمام نماز پڑھنے والوں سے پوچھا تم کس چیز کی گواہی دیتے ہو؟

ھ ــ جواب میں ان ذواتِ مقدسہ نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ خدا کے رسولؐ اور علیؑ امیر المومنین ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے بحکمِ خدا جو یہ سوال کیا کہ وہ کس چیز کی شہادت دیتے ہیں۔ تو اس سوال کے لیے یہ انتظام و انصرام کیوں؟ کہ پہلے نماز کا اہتمام کیا گیا اور پھر نماز کے فوراً بعد یہ سوال کیا گیا۔ یہ سوال نماز سے پہلے بھی کیا جا سکتا تھا۔ اگر تمام واقعات و حالات اور شہادتِ ولایتِ علیؑ کے سلسلہ میں پائی جانے والی روایات اور ان پر علماء و فقہا کے تبصروں کو ایک غیر جانبدار کی حیثیت سے دیکھا جائے۔ تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اسی کا تعلق نماز کے رکن تشہد میں دی جانے والی شہادت کے بارے میں تھا۔ جن کا جواب انبیاء و مرسلین کی جانب سے یہی تھا۔ کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رسولؐ ہیں اور علی امیر المؤمنین ہیں۔

حضرت علیؑ ذکر اللہ ہیں

یہ جو علماء و فقہا کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ نماز میں قرآن، ذکر اور دُعا کے علاوہ اور کسی چیز کو داخل نہیں کیا جا سکتا۔ تو اس اعتبار سے بھی شہادت ثالثہ کے ذکر کی ممانعت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ امام معصوم علیہ السّلام اس آیت "ان الصّلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر" کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"نحن ذکر اللہ ونحن اکبر"

(مراۃ الانوار صفحہ ۸۰۔ تفسیر البرہان جلد ۴ صفحہ ۱۶۵، کفایۃ الموحدین جلد ۱ صفحہ ۲۵۲)

کہ ہم اللہ کا ذکر ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السّلام سورۂ جمعہ کی آیت "یا ایّھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"ذکر اللہ امیر المومنین"

(الاختصاص علامہ شیخ مفیدؒ صفحہ ۱۲۹)

"اللہ کا ذکر امیر المؤمنین علیہ السّلام ہیں"

اور ذکر کی نماز میں کوئی ممانعت نہیں۔ بلکہ فقہاء کے نزدیک نماز میں تین ہی تو چیزیں ہیں۔ قرآن، ذکر اور دعا۔ اس لحاظ سے بھی شہادت ولایت علیؑ کا

اثبات نظر آتا ہے۔

"الصّلوٰۃ" حضرت علیؑ ہیں

اس کو کون نہیں جانتا کہ "تشہد" نماز (الصّلوٰۃ) کا ایک رُکن ہے اور جس نماز (الصّلوٰۃ) کا یہ رُکن ہے۔ اس کے بارے میں رئیس العلماء والفقہاء جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ کہ امام محمد باقر علیہ السّلام نے حضرت جابر الجعفی سے فرمایا:

"والصّلوٰۃ امیر المؤمنین علیہ السّلام یعنی بالصّلوٰۃ الولایۃ وھی الولایۃ الکبریٰ۔"

(الاختصاص صفحہ ۱۲۹ م نجف اشرف)

"نماز امیر المومنین ہیں، یعنی صلوٰۃ سے مراد ولایت ہے اور یہی ولایت کبریٰ ہے۔"

اس روایت کو ان عُلماء اکرام نے اپنی تصانیف میں نقل کیا ہے۔

(۱) عمدۃ العلماء حضرت علامہ ابوالحسن شریف نے تفسیر مراۃ الانوار کے صفحہ نمبر ۲۶ پر۔

(۲) سیّد المفسرین حضرت علامہ السیّد ہاشم البحرانی نے تفسیر البرہان کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۶۵ پر۔

(۳) سیدالفقہاء والمفسرین علامہ السیّد اسمٰعیل طبرسی النوری نے کفایۃ الموحدین جلد ۱ کے صفحہ ۲۴۱ پر۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴) فخرالمفسرین علامہ العیاشی نے تفسیر "العیاشی" کی جلد اوّل کے صفحہ ۱۲۸ پر۔

۵) العلامۃ الحجۃ احمد رضی الدین المستنبط نے کتاب "القطرۃ من بحار" کے صفحہ ۱۷۶ پر۔

اور جس کا وجود خود نماز ہو۔ اس کا ذکر مبطل نماز قرار پائے یہ بات فہم سے بالا اور عقل سے بعید ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں اس زاویہ نگاہ سے بھی غور کرنا چاہیئے کہ جس کی ولایت ملائکہ کے پروں پر، اور عرش و فرش پر اور کائنات کی ہر شے، حجر و شجر اور طائران ہوا کے پروں پر رقم کی گئی ہو۔ اور کائنات کی تخلیق سے پہلے جس کی ولایت کا اعلان ملائکہ سے کرایا گیا ہو۔ انبیاء و مرسلینؑ کی خلقت و بعثت کا مقصد جس کی ولایت بیان کی گئی ہو۔ اور جس کی ولایت نہ صرف وظیفۂ انبیاء اور حرزِ جان مرسلین رہی بلکہ ان کی انگشتریوں پر ولایت علی کندہ ہو اور حضورؐ نے جس کی ولایت کے اقرار پر صحابۂ اکرام سے بیعت لی ہو۔ صحائف انبیاء میں جس کا ذکر اور قرآن جس سے مملو ہو، اور جسے جزوِ ایمان بلکہ مدارِ ایمان بیان کیا گیا ہو۔ اور زبان قدسی نے جسے نجات کی ضمانت اور شرطِ قبولیت اعمال قرار دے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کے لیے تاکیدی حکم دیا ہو، کہ تم میں سے جب بھی کوئی "لا اِلٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ" کہے وہ ساتھ علی ولی اللہ بھی کہے اور جس کی محبت و اقرار کے بغیر نماز ہی قبول نہ ہو۔ اسے نماز سے باہر رکھنا اور اس پر اصرار کرنا۔ بلکہ شہادت ولایت کو مبطل نماز قرار دینا سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔

اصل میں نماز تو وہی ہے جس کے تشہد میں ولایتِ علیؑ کی شہادت ہو۔ اور اسی کے لیے قرآن میں حکم ایزدی ہے۔

" وہ لوگ جو اپنی شہادتوں (جمع کا صیغہ جو عربی میں تین سے کم پر استعمال نہیں ہوتا) پر قائم رہتے ہیں۔ (یہ) وہی لوگ ہیں جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں (شہادتِ ولایت سے) اور (وہی لوگ) جنّت میں مکرم ہوں گے۔"

(پ ۲۹ المعارج آیات نمبر ۳۳-۳۵)

اس کے بعد جس کا دل چاہے تشہد میں شہادتِ ولایت علی دے اور جو متفق نہ ہو وہ اپنی راہ خود نکالے۔

یہاں یہ بات ذہن میں نہیں رہنی چاہیئے کہ مجتہدین عظام تو تشہد میں ولایت علیؑ کی شہادت کو مبطل نماز قرار دیتے ہیں، لہٰذا ان کے فتاوٰی کی موجودگی میں ہم ایسا نہیں کرسکتے تو رفع اشتباہ کے لیے ہم یہ واضح کردینا اپنا فریضۂ ایمانی سمجھتے ہیں کہ جہاں بعض فقہا تشہد میں شہادتِ ولایتِ علیؑ کو جائز نہیں سمجھتے وہاں بعض فقہا اس کے جواز کے بھی قائل ہیں۔

چنانچہ آیت اللہ العظمیٰ آقائے شیخ مرتضیٰ آل یاسین نجفی آیت اللہ السیّد احمد رضی نجفی، آیت اللہ آقائے محمد حسن صاحب الجواہر، آیت اللہ العظمیٰ السیّد محمود شہرودی اور آیت اللہ العظمیٰ السیّد محمد شیرازی کربلائی وغیرہم نے شہادتِ ولایت علی کو نماز کا جزو مستحب قرار دیا ہے اور بہ رجائے محبوبیت مطلقاً اس کا پڑھنا جائز ٹھہرایا ہے۔

ان میں سے چند ایک فتاوٰی نقل کیے جاتے ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ مرتضیٰ آل یٰسین کے فتویٰ کا فارسی ترجمہ

"اما حضرت والد وحضرت اخ قدس اللہ اسرارہم پس ہمہ آنہا متفق اند بر مشروعیت شہادت ثالثہ در ہر یک از اذان و اقامت اگر بہ قصد جزئیت نہ باشد وہمیں طور است رائ من در مسالہ بلکہ ذکر شہادت ثالثہ مستحب است حتی در نماز۔"

(ولایت از دیدگاہ قرآن ج اوّل ص۲۱ طبع ایران)

جہاں تک حضرت والد وحضرت برادر قدس اللہ اسرارہم کا موقف ہے، پس وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ اذان واقامت میں شہادتِ ثالثہ بلا قصدِ جزئیت مشروع ہے۔ اور اسی طرح اس مسئلہ میں میری بھی یہ رائے (فتوٰے) ہے کہ شہادت ثالثہ مستحب ہے۔ حتیٰ کہ نماز میں بھی مستحب ہے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ السیّد رضی الدّین احمد مستنبط کا فتویٰ

فرماتے ہیں:

"اشتھر فی السن بعض النّاس انکار الشّھادۃ بالولایۃ فی الاذان والاقامۃ مع ما ورد فی خبر القاسم بن معاویۃ المروی عن احتجاج الطبرسی عن ابی عبداللہ اذا قال احدکم لَا اِلٰہ

اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ فلیقل علی امیر المومنین غافلا عن کونہا جزءً مِن الصَّلٰوۃ اِستحبابًا۔"

(القطرۃ من بحار جلد اوّل ص۲۲۰ م نجف اشرف)

بعض لوگوں کی زبان پر مشہور ہوا ہے۔ کہ وہ اذان واقامت میں شہادتِ ولایت کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ احتجاج طبرسی میں قاسم بن معاویہ کی روایت موجود ہے کہ تم میں سے کوئی جب بھی لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ کہے تو وہ ساتھ ہی علی امیرالمومنین بھی کہے تو نماز میں بلا قصد جزئیت ایسا کہنا مستحب ہے۔

مولانا محمد حسنین السابقی مدظلہ نے اپنی کتاب "شہادتِ ثالثہ" میں اس ضمن میں بعض عُلمائے کرام کے فتوے درج کیے ہیں۔ ان میں سے دو تین فتوے ہم یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آیۃ اللہ السیّد محمود شہروری کا فتوٰے

ہم نے سرکار موصوف کی خدمت میں یہ استفتاء پیش کیا تھا۔

ھل یجوز ان یزاد فی التشھد ما رواہ بعض علماء النجف الاشرف فی کتاب القطرۃ ج ۱/ ۲۲۰ بسندہ عن ابی بصیر عن الصّادق دُعاء اشھد ان ربّی نعم الرّب وان محمدًا نعم الرّسول و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَاَنَّ عَلِیًّا نعم الوصی ونعم الامام۔

کیا تشہد میں یہ اضافہ جائز ہے، جس کو بعض علمار نجف اشرف نے کتاب القطرہ جلد ۱/ ۲۲۰ میں ابوبصیر سے نقل کیا ہے۔ امام جعفر صادق سے ایک دُعائے تشہد منقول ہے، جس میں شہادتین کے بعد شہادتِ ولایت و امامت بھی منقول ہے،

سرکار موصوف نے جواب میں تحریر فرمایا۔

یجوز برجاء المحبوبیة مطلقًا

رجائے محبوبیّت کے ساتھ مطلقًا پڑھنا جائز ہے۔ (مہر)

(شہادتِ ثالثہ ص۱۰۹)

آیۃ اللہ العظمٰی حضرت سیّد محمد بن مہدی شیرازی کا فتویٰ

موصوف کی خدمت میں بھی مندرجہ بالا عبارت پیش کی گئی تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

نعم یجوز بقصد الرجاء۔

ہاں رجار کے قصد کے ساتھ اس کا ادا کرنا جائز ہے۔

(ایضًا ص۱۱۰) (دستخط و مہر شریف)

آیت اللہ العظمٰی سرکار سیّد محمد جوّاد طباطبائی کا فتوےٰ

آپ کی خدمت میں بھی مذکورہ بالا حوالہ کے ساتھ اس شہادتِ ثالثہ

کے بارے میں دریافت کیا گیا۔

"سوال ایں است کہ اگر ایں عبارت را در تشہد در نماز واجب بخواند آیا نماز باطل است یا نہ۔

"اگر اس عبارت کو نماز واجب میں تشہد میں پڑھے تو آیا اسکی نماز باطل ہے یا نہیں"

موصوف نے جوابًا تحریر فرمایا۔

"اگر بقصد جزئیت نباشد مانعی نہ دارد۔"

اگر جزئیت کے قصد کے ساتھ نہ ہو کوئی مانع نہیں رکھتا۔

محمد جواد طباطبائی

(دستخط و مہر شریف) (ایضًا ص۱۱۱)

حضرت آیۃ اللہ العظمٰی سرکار سید محمّد حسنی بغدادی کا فتویٰ

اسی مذکورہ بالا سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

ہذہ الاخبار معتبرۃ والعمل بہا جائز۔

(محمد حسنی البغدادی النجفی)

(دستخط و مہر شریف)

"یہ احادیث معتبر ہیں، اور ان پر عمل کرنا جائز ہے۔"

(ایضًا ص۱۱۱)

ان معروضات کے ساتھ اس مسئلہ کو علمائے عظام اور قارئین کرام

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پر چھوڑتے ہیں، کیونکہ ہمارا کام حقائق کی نشاندہی کرنا تھا۔ جو پوری کوشش کے ساتھ کردی گئی ہے اب فیصلہ کرنا قارئین کا کام ہے۔

وما علینا الا البلاغ

باب

اہلسنّت والجماعت

ولایتِ علیؑ اور سُنّی نقطۂ نظر

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس باب میں ولایتِ حضرت علیؑ کے بارے میں
جو بھی بحث کی جائے گی وہ خالصتاً سُنّی نقطۂ نظر سے کی
جائے گی۔ اور تمام استفادہ سُنی کتب سے کیا جائے گا۔
اور انہی کے حوالہ جات بھی دیئے جائیں گے تاکہ سُنی بھائی
بھی اس مسئلہ کے حقائق سے آگاہ ہوسکیں۔

نذر حسین قمر

قرآن
اور
ولایتِ علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قرآن
اور
ولایتِ علی

اس سلسلہ میں کسی گفتگو سے پہلے مناسب ہوگا کہ ولی اور ولایت کے بارے میں سُنی نقطہ نظر کا خلاصہ پیش کر دیا جائے۔ تاکہ قارئین کو مسئلہ کی حقیقت سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تو اس ضمن میں فیڈرل شریعت کورٹ کے فاضل جج جسٹس پیر محمد کرم شاہ کی تحقیق کو ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے، موصوف رقمطراز ہیں:-

"یوں تو تمام مفسرین نے اپنے اپنے ذوق اور استعداد کے مطابق اس آیت کی تفسیر کی ہے، لیکن حق یہ ہے کہ عارف باللہ علامہ مولانا ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں جتنی دل کشی، شیرینی اور جامعیت ہے اس کا جواب نہیں۔ اس لیے میں انہی کی خوشہ چینی کرتے ہوئے چند حقائق ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ ولی کی لغوی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

قاموس میں ہے اَلوَلیُ القرب والدنو۔ یعنی وَلِیٌ کا معنی قرب اور نزدیکی ہے۔ وَلِیٌّ اس سے اسم ہے۔ اس کا معنی ہے قریب، محب، صدیق اور مددگار۔ وفی القاموس الولی القرب والدنو والولی

اسم منه بمعنی القریب والمحب والصدیق والنصیر

پھر فرماتے ہیں کہ قرب کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ قرب جو ہر انسان بلکہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ کو اپنے خالق سے ہے اور اگر یہ قرب نہ ہو تو کوئی چیز موجود نہ ہو سکے۔ نحن اقرب الیه من حبل الورید (ہم شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں) میں اسی قرب کی طرف اشارہ ہے۔ دوسرا قرب وہ ہے جو صرف خاص بندوں کو میسر ہے۔ اسے قربِ محبّت کہتے ہیں۔ قرب کی ان دو قسموں میں نام کے اشتراک کے سوا کوئی وجہ اشتراک نہیں۔ قربِ محبّت کے بے شمار درجے ہیں۔ ایک سے ایک بلند ایک سے ایک اعلیٰ۔ ایمان شرطِ اوّل ہے۔ دولتِ ایمان سے مشرف ہونے کے بعد اہلِ عزم و ہمّت ترقی کے مختلف درجات طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس بلند مقام پر فائز ہو جاتے ہیں جس کی وضاحت حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمائی۔ لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به رواه البخاری عن ابی هریره۔

ترجمہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ بندہ نفلی عبادات سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں تو میں ہی اس کے کان ہو جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے اور میں ہی اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے (رواہ بخاری)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اس قربِ محبّت کا سب سے بلند اور ارفع مقام وہ ہے، جہاں محبُوبِ ربّ العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فائز ہیں حضورؐ کا طائرِ ہمّت جہاں محوِ پرواز ہے۔ ان رفعتوں کو کوئی جان نہیں سکتا۔ سوائے اس ذات بے ہمتا کے جس نے اپنے محبُوب بندے کو یہ ہمّتیں اور حوصلے ارزانی فرمائے۔ واعلی درجاتہ نصیب الانبیاء ونصیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ولہ صلی اللہ علیہ وسلم ترقیات لا تتناھی الی ابد الابدین۔ (مظہری)

صوفیاءِ کرام کی اصطلاح میں "ولی" اس کو کہتے ہیں، جس کا دل ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہے۔ شب و روز وہ تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو۔ اس کا دل محبّت الٰہی سے لبریز ہو اور کسی غیر کی وہاں گنجائش تک نہ ہو۔ وہ اگر کسی سے محبّت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اگر کسی سے نفرت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لیے، یہی وہ مقام ہے جسے "فنا فی اللہ" کا مقام کہتے ہیں۔ الولی فی اصطلاح الصوفیہ من کان قلبہ مستغرقا فی ذکر اللہ یسبحون الیل والنھار لا یفترون ممتلیا بحب اللہ تعالیٰ لا یسع فیہ غیرہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم فلا یحب احدا الا للہ ولا یبغض الا للہ الخ۔

(مظہری)

مرتبہ ولایت پر فائز ہونے کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ مرتبہ ولایت کے حصول کی یہی صورت ہے کہ بالواسطہ یا بلا واسطہ

آئینۂ دل پر آفتابِ رسالت کے انوار کا انعکاس ہونے لگے اور پرتوِ جمالِ محمدی علیٰ صاحبہ اجمل الصلوات واطیب التسلیمات قلب ورُوح کو منوّر کر دے اور یہ نعمت انہیں کو بخشی جاتی ہے جو بارگاہ رسالت میں یا حضورؐ کے نائبین یعنی اولیاءِ امت کی صحبت میں بکثرت حاضر رہیں۔

مسنون طریقہ سے کثرتِ ذکر اس نسبت کو قوی کرتی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا ارشادِ گرامی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لِکُلِّ شیئٍ وصقالۃ القلب ذکر اللہ۔ (رواہ البیہقی) ہر چیز کے زنگ کو دور کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی چیز ہوتی ہے دل کا زنگ ذکر اللہ سے دُور ہوتا ہے

انہیں نفوس قدسیہ کی صحبت وہم نشینی کے متعلق احادیثِ طیبہ میں بار بار ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ چنانچہ آئمہ حدیث حضرات مالک، احمد طبرانی وغیرہم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی یعنی میں نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان لوگوں سے میں ضرور محبّت کرتا ہوں جو آپس میں میری وجہ سے پیار و محبت کرتے ہیں میری رضا جوئی کے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور میری خوشنودی کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ کیف تقول فی رجل حب قوما ولم یلحق بھم قال المرء مع من احب (متفق علیہ) اے اللہ کے پیارے رسُول!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس شخص کے بارے میں حضورؐ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن عمل و تقویٰ میں ان کے برابر نہیں، فرمایا ہر شخص کی سنگت اس کے ساتھ ہوگی جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں: سُنو! اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ہیں جو طالب اور مرید ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو مطلوب اور مراد ہیں۔ ایک وہ ہیں جو محب ہیں۔ ایک وہ ہیں جنھیں محبوبیت کی خلعتِ فاخرہ سے سرفراز کیا گیا۔ سابقہ احادیث میں جن اولیاء کا ذکر ہوا وہ طالب اور مرید ہیں اور جو مطلوب و مراد ہیں جو مقصود و محبوب ہیں ان کے احوال کا بیان اس حدیث میں ہے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں دیگر علماء حدیث نے اپنی اپنی کتب احادیث میں روایت کی ہے

عَن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ عَلَیہ وَسلّمَ ان اللہ اذا احبّ عبدًا دعا جبریل فقال انّی احبّ فلانًا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السّمآء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السّماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدًا دعاء جبریل فیقول انی ابغض فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی فی اھل السمآء انّ اللہ یبغض فلانا فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم یوضع لہ البغضاء فی الارض۔

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے، اے

اے جبریل! میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ پس جبرئیل اس سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر وہ آسمان میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر سب اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کی مقبولیت کا چرچا ہو جاتا ہے، اور لوگ اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، اس طرح جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے تو جبریل کو بھی اسے ناپسند کرنے کا حکم ملتا ہے، پھر جبرئیل آسمان میں اس کے مبغوض اور ناپسند ہونے کی منادی کرتے ہیں۔ آسمان والے اس سے بغض کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کے متعلق نفرت و بغض کا جذبہ بڑھنے لگتا ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان علامات کا بھی ذکر فرمایا، جن سے ان مخزن خیرات و برکات ہستیوں کو پہچانا جا سکتا ہے۔ چنانچہ علامہ موصوف نے چند احادیث ذکر کی ہیں جو ہدیہ ناظرین ہیں:۔

(۱) حضور علیہ الصلوٰۃ سے پوچھا گیا مَنْ اولیاء اللہ اولیاء اللہ کون ہیں فرمایا۔ الّذین اذا رء وا ذکر اللہ عزّ و جلّ وہ لوگ جن کے دیدار سے خدا یاد آ جائے۔

(۲) حضرت اسماء بنت یزید نے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو یوں گوہر افشانی کرتے ہوئے سُنا (اے حاضرین) کیا میں تمہیں ان لوگوں پر آگاہ نہ کروں جو تم سب سے بہتر ہیں، سب نے عرض کی بلیٰ یارسول اللہ! اے اللہ کے رسول ضرور بتایئے تو حضورؐ نے فرمایا اذا رء وا ذکر اللہ جب ان کی زیارت کی جائے تو اللہ یاد آ جائے۔ کیونکہ ان کا دل وہ آئینہ ہے جس میں تجلیات الٰہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا عکس پڑ رہا ہے اور جب کوئی چیز ایسے آئینہ کے مقابلہ میں رکھی جاتی ہے جس پر سورج کی کرنیں پڑ رہی ہوں تو وہ چیز بھی روشن ہو جاتی ہے، بلکہ اگر آئینہ کا عکس روئی پر ڈالا جائے تو وہ جلنے لگتی ہے۔ حالانکہ سورج کی کرنیں اگر بلا واسطہ پڑیں تو وہ نہیں جلتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سورج سے دور ہے اور آئینہ سے قریب۔

نیز اولیاء کرام میں دو قسم کی قوتیں ہوتی ہیں۔ اثر قبول کرنے کی اور اثر کرنے کی پہلی قوت کی وجہ سے وہ بارگاہِ الٰہی سے فیض و تجلی کو قبول کرتے ہیں اور دوسری قوت سے وہ ان ارواح و قلوب کو فیض پہنچاتے ہیں جن کا ان سے روحانی لگاؤ اور قلبی مناسبت ہوتی ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص انکار اور تعصب سے پاک ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے، تو وہ ان کے فیوض و برکات سے ضرور بہرہ مند ہوتا ہے۔

یعنی جن کا ایمان اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور کریمؐ کی رسالت قرآن کی حقانیت پر اتنا مستحکم ہوتا ہے کہ کوئی ابلیسی وسوسہ اندازی اور کوئی مصیبت اسے متزلزل نہیں کر سکتی اور ان کا ظاہر و باطن تقویٰ کے نور سے جگمگا رہا ہوتا ہے۔ ان تمام اعمال اور اخلاق سے ان کا دامن یکسر مبرا ہوتا ہے جو ان کے خالق کو ناپسند ہیں۔ شرک جلی، شرک خفی، اخفی، حسد، کینہ، غرور و تکبر اور ہوا و ہوس۔ غرضیکہ تمام اخلاق ذمیمہ سے وہ پاک ہوتے ہیں۔ یہی تقویٰ کا وہ بلند مقام ہے، جہاں جب انسان پہنچتا ہے تو اسے خلعت ولایت سے مشرف کیا جاتا ہے اور پیکرِ عجز و نیاز کو وہ سربلندی عطا کی جاتی ہے، جسے دنیا رشک بھری نظروں سے دیکھتی ہے۔ حضرت سیدنا فاروقِ اعظمؓ سے مروی ہے۔ قال رسول اللہ ان من عباد اللہ لَاُنَاسٌ

ماھم بانبیاء ولاشھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ قالوا یارسول اللہ اَخبرنا مَنْ ھم وما اعمالھم فلعلنا نحبتھم قالھم قوم تحابوا فی اللہ علیٰ غیر ارحام بینھم والا اموال یتعاطون بھا فواللہ ان وجرھھم لنور وانھم علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف النّاس ولا یحزنون اذا حزن النّاس ثُمّ قرأ اِلاان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون (قرطبی)

ترجمہ

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا اللہ کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید، لیکن قیامت کے دن قرب الٰہی کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہؐ! ہمیں بتایئے وہ کون ہیں ان کے اعمال کیا ہیں تاکہ ہم ان لوگوں سے محبت کریں۔ فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں، نہ ان میں کوئی رشتہ ہے اور نہ مالی منفعت بخدا ان کے چہرے سراپا نور ہوں گے اور نور کے منبروں پر انھیں بٹھایا جائے گا۔ دوسرے لوگ خوف زدہ ہوں گے اور انہیں کوئی خوف نہ ہوں گا۔ لوگ حزن و ملال میں مبتلا ہوں گے، لیکن انہیں کوئی حزن و ملال نہ ہو گا۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔

"الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون۔"

(ضیاء القرآن ج ۲ ص ۳۱۲ م لاہور)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولایتِ مُطلقہ
اور
حضرت علیؑ

ارشادِ باری ہے۔

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝" (پ المائدہ آیت ۵۵)

سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی (سرپرست و متصرف) اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو صاحبانِ ایمان ہیں۔ اور وہ نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآں حالیکہ وہ رکوع میں ہیں۔

یہ وہ آیت ہے کہ جس کا ایک ایک نقطہ اس امر کا مقتضی ہے کہ اس پر پورے جوش و خروش اور ولولۂ مؤدت سے مفصّل گفتگو کی جائے۔ مگر اس کتاب کے دامن میں اتنی وسعت کہاں کہ یہ خواہش پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے۔ تاہم اسے بالکل تشنہ بھی نہیں رہنے دیا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ جو بھی اس آیت کا مصداق ہے اور وجۂ نزول ہے اس کے فضائل کے بحرِ ناپیدا کنار میں سے چند قطرے ہدیۂ قارئین کر دیئے جائیں۔ جو یقیناً ہر ایک مؤمن کے لیے بالیدگیٔ ایمان اور مؤدت میں اضافہ کا سبب ہوگا۔

سب سے پہلے اس آیت کے سلسلہ میں جو احتمالات پیدا کیے جاتے

ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا محاکمہ کروں، تاکہ منزلِ مقصود کی طرف سفر جاری رہ سکے۔

پہلا نکتہ جو اس آیت کے ذیل میں اُٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ لفظ وَلی جو یہاں استعمال ہوا ہے اس کا معنی سرپرست و متصرف نہیں، بلکہ دوست اور ناصر ہے۔

جہاں تک لفظ "ولی" کا معنی دوست کا ہے تو یہ کوئی ایسی گنجلک بات نہیں، جسے آسانی سے سمجھا نہ جا سکتا ہو۔ یہ کہنا بلکہ بطورِ خاص آیت نازل کر کے یہ بتانا کہ خدا اور رسولؐ تمہارے دوست ہیں، اس کا کیا مطلب ہے؟ قرآن میں تو یہ آیت نمایاں نظر آتی ہے، جس میں ارشادِ باری ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۭ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(پ۳ آلِ عمران آیت ۳۱)

"اے رسولؐ! کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو (جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے) تو تم میری اتباع کرو۔ (میری اتباع سے) اللہ بھی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ سے دعوئ محبت کو مشروط قرار دیا گیا ہے، اتباعِ رسولؐ سے۔ اب اگر کسی کو خدا سے دعوئ محبت ہے تو اسے اپنے اس دعویٰ کی صداقت کے لیے اتباعِ رسولؐ والی شرط کو پیش کرنا اور ثابت کرنا ہوگا۔ اگر یہ شرط ہی ثابت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ہو سکے جس کا ثابت ہونا چنداں آسان بھی نہیں تو خدا سے محبت ہونے کے دعویٰ میں کیا وزن ہوسکتا ہے؟

اَب آیت ولایت میں لفظ "ولی" کا معنی اگر دوست کے ہیں اور خطاب "کم" یعنی تمام ایمان لانے والوں سے ہے جب تک بھی کوئی صاحب ایمان باقی ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اب کس مومن کو اس شرط کے ثابت کرنے کی ضرورت ہرگز نہیں کہ اس کی زندگی اور اس کا کردار اتباع رسول سے مربوط ہے۔ جب خدا ہی خود اعلان کر رہا ہے کہ خدا اور اس کا رسول ان لوگوں کا دوست ہے، جو ایمان لائے۔ تو اب گروہ مومنین کی کوئی فرد ایسی نہیں جس کا دوست خدا اور رسول نہ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ جس کا دوست خدا اور اس کا رسول ہو اس کی نجات میں کیا اشکال ہوسکتا ہے؟ حالانکہ کوئی مسلمان اس کا قائل نظر نہیں آئے گا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ارشاد کہ میری اُمت، تہتّر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی جس سے صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ"

(پ۲۶ محمد آیت ۳۳)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور (عدم اطاعت سے) اپنے اعمال کو باطل نہ کرو

"اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ"

(پ۹ انفال آیت ۲۴)

اللہ اور اس کے رسولؐ کو لبیک کہو (جواب دو) جب بھی وہ تمہیں پکارے۔

اس میں موقعہ و محل اور مقام و وقت کی کوئی قید نہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ"

(پ۲۶ الحجرات آیت ۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خدا رسول سے آگے نہ بڑھنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (پ۲۶ الحجرات آیت ۲)

اور اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کرنا اور نہ اس سے اس لہجہ میں بات کرنا۔ جیسا تم آپس میں کرتے ہو (اور اگر ایسا کروگے) تو تمہارے اعمال ضائع (ملیامیٹ) کر دیئے جائیں گے اور تمہیں اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔

اور دیکھو!

"اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ" (پ۳ آل عمران آیت ۳۲)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے رہنا۔ پس اگر اس (اطاعتِ رسولؐ) سے مُنہ پھیر لوگے تو (جان لو) کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اگر آیتِ ولایت میں " وَلِیُّکُمُ" کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور رسُول مومنوں کا دوست ہے تو کیا دوستی کی قدریں یہی ہیں کہ ایک دوست دوسرے دوست کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کر سکے اور اگر ایسا ہو جائے تو اس کے تمام اعمال اکارت جائیں؟

اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آیت ماقبل میں اطاعتِ رسُول سے منہ پھیرنے والے کو کافر قرار دیا ہے۔ کیا دوستی کا مفہوم یہی ہوتا ہے؟

اس سے بھی بڑھ کر آیتِ ولایت کا یہ ٹکڑا " وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ"، کہ تیسرے مقام پر تمہارے "ولی" وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اس حقیقت کو بالکل واضح کر دیتا ہے کہ یہاں لفظ "ولی" سے مراد دوست ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ غور تو فرمائیں کہ آیت زیرِ بحث میں خدا نے سب سے پہلے اپنے اور رسُول کے بارے میں یہ اعلان کیا ہے کہ " وَلِیُّکُمْ" تم سب کا "ولی" اللہ ہے اور اس کا رسُول۔ اس " کُمْ" (تمہارا) کے براہِ راست مخاطب کم از کم مومنین کی پوری جماعت ہے اور کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں جو خدا کی ولایت کے دائرے سے خارج ہو، تو جن مخاطبین (جماعت مومنین کے جُملہ افراد) کا ولی خدا و رسول ہیں۔ انہی مخاطبین کے ولی وہ لوگ بھی ہیں جو ایمان لائے تو اس جُملہ کا مطلب کیا بنا؟ کیا خدا یہ کہنا چاہتا ہے کہ اے تمام مومنو! تمہارے

ولی وہ بھی ہیں جو ایمان لائے۔ یہ جُملہ تو یقیناً مہمل معلوم ہوگا۔ لہٰذا صاف مطلب یہی ہوگا اس آیت میں مخاطب مومنین کے علاوہ کوئی ایسی ذات ہے، جس کی ولایت کا خدا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ اس گُتھی کو سُورۂ نساء کی آیت سلجھا دیتی ہے۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ" (پ۵ النساء آیت ۵۹)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

ان دونوں آیتوں میں اندازہ تخاطب کتنا ملتا جلتا ہے۔ خدا و رسُول کی اطاعت کے بعد جس تیسری ذات کی اطاعتِ مطلق کا حکم ہے اور جسے اولی الامر کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آیتِ ولایت میں خدا اپنی اور رسُول کے بعد اس کی ولایت کا اعلان کرنا چاہتا ہے اور جس طرح اولی الامر کو مومنین کی اطاعت کا حکم نہیں بلکہ جماعت مومنین کے تمام افراد کو بلا چون وچراں اس کی اطاعتِ مطلق کا حکم ہے۔ اسی طرح خدا اور رسُول کے بعد وہی ذات گروہ مومنین کے جُملہ افراد کے لیے ولی ہے۔ جو دوستی کے معنوں میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔

یہاں یہ نکتہ بھی قابلِ غور ہے کہ اگر ولی کا معنی دوست ہے تو آیت کے الفاظ تمہارے دوست وہ ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں کے مطابق وہ ان لوگوں کو تو مومنوں کا دوست نہیں ہونا چاہیئے جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے کیونکہ رکوع اور اس میں زکوٰۃ دینا تو بعد کی بات ہے مومنین کی خصوصیت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مطلب کسی صورت بھی مطابق عقل نہیں۔

اور جو لوگ "ولی" کا معنی ناصر و مددگار کرتے ہیں۔ ان کی تردید میں بھی یہی دلائل کار آمد ہیں اور اس سے بھی آسان لہجہ میں سمجھنا چاہیں تو یوں سمجھیں کہ "ولی" کا معنی اگر ناصر و مددگار ہو تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ خدا یہ بتانا چاہتا ہے کہ اے لوگو! میرا پیغمبر تمہارا مددگار ہے یعنی جب بھی ضرورت امداد ہو تو میرے پیغمبر کو بلا لیا کرو۔ کوئی صاحب عقل سلیم اس مفہوم کو جائز قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ یہ کام تو لوگوں کا ہے کہ جب بھی پیغمبر انہیں اپنی امداد کے لیے طلب کریں وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر فوراً اور بلا تاخیر حاضر ہو جائیں۔ اور پیغمبر کے لیے انہیں اگر اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو اس سے ہرگز گریز نہ کریں۔ اسی جذبہ اور اسی فعل کا نام "جہاد" ہے۔

اس ساری بحث کی تلخیص یہ ہوئی۔ کہ جب آیتِ ولایت میں لفظ "ولی" بمعنی دوست یا ناصر نہیں تو لامحالہ اس کا وہ معنی ہی درست قرار پائے گا۔ جو اہل تشیع کے ہاں مسلّم ہے۔ یعنی سرپرست و متصرّف مطلب یہ ہوگا کہ سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا سرپرست اور تمہارے جملہ امور میں حق تصرف رکھنے والا خدا ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ حالتِ رکوع میں ہیں۔

آخر میں وہ لوگ کہ جنہیں حضرت علی علیہ السلام سے کوئی خاص حلقۂ عقیدت نہیں یہ کہہ کر مغالطہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ آیت میں مستعمل الفاظ "وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ" جمع کے صیغوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لیے اس آیت کا شانِ نزول کسی ایک شخص کے حق میں ماننا درست

نہیں۔ دراصل یہ استدلال بھی ان کے لیے کار آمد نہیں۔ اوّل تو قرآن مجید میں ایسے کئی نظائر موجود ہیں کہ وہاں صیغے جمع کے لائے گئے ہیں اور مراد کوئی مخصوص ذات ہے۔ چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔

پہلی مثال — آیتِ مباہلہ

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

(پ ۳ آل عمران آیت ۶۱)

میں تمام صیغے جمع کے ہیں۔ مگر نِسَآءَنَا کے ذیل میں ایک ہی خاتون یعنی حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور اَنْفُسَنَا کے تحت حضرت امیر المومنین علیہ السّلام تشریف لے گئے۔

دوسری مثال

ذاتِ واجب الوجود نے اپنے لیے بھی جمع کے صیغے استعمال کیے ہیں۔

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

(پ ۱۴ الحجر آیت ۹)

یقیناً ہم نے ہی ذکر کو نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں الفاظ "اِنَّا" "نَحْنُ" "نَزَّلْنَا" "لَحٰفِظُوْنَ" تمام صیغے ہی جمع کے لائے گئے ہیں۔ مگر مراد اس سے جمع نہیں۔ بلکہ واحد اور احد ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تیسری مثال

" فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ "ط

(پ ۶ المائدہ آیت ۵۲)

اے رسولؐ! تو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں مرض ہے دیکھتا ہے کہ وہ ان کے بیچ سرعت سے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر کوئی گردش نہ آ پڑے۔

یہاں بھی "الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ" جمع کے صیغے ہیں۔ جب کہ آیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

چوتھی مثال

" الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ○

(پ ۳ آل عمران آیت ۱۷۳)

وہ لوگ جن کو آدمیوں نے کہا کہ یقیناً تمہارے (ساتھ لڑنے کے لیے) لوگ جمع ہوئے ہیں۔ پس تم ان سے ڈرو۔ (مگر) اس (بات) نے ان کے ایمان میں اضافہ کر دیا۔ اور انہوں نے (ڈرنے کی بجائے)

کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہت بہتر وکیل ہے۔

اب اس آیت میں بھی جمع کے صیغے لائے گئے ہیں۔ مگر مفسرین نے "الَّذِينَ" سے مراد ایک ہی شخص نعیم بن مسعود کو لیا ہے۔

پانچویں مثال

" يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ○

(پ ۱۸ المومنون آیت ۵۱)

اے رسولو! تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور اعمال صالح بجا لاؤ۔ اور میں ان سب اعمال کا جاننے والا ہوں جو تم بجا لاتے ہو۔

اس چھوٹی سی آیت میں چار الفاظ جمع کے صیغوں میں لائے گئے ہیں۔! "الرُّسُلُ" "كُلُوا" "اعْمَلُوا" "تَعْمَلُونَ" اور خطاب "يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ" اے رسولو! کا مطلب تو یہ ہونا چاہیئے کہ حضورؐ کے زمانہ میں خصوصاً نزولِ آیت کے وقت کم از کم تین یا اس سے زیادہ رسولوں کی موجودگی پر ایمان رکھا جائے تاکہ خطاب بصیغہ جمع پر حرف گیری نہ ہو سکے۔ مگر اس کو ماننے پر کوئی مسلمان بھی تیار نہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ خطاب اگرچہ جمع کے صیغوں میں کیا گیا ہے۔ مگر اس کے مخاطب صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ چنانچہ تفسیر "فتح القدیر" میں ہے۔

" هذه مخاطبة الرسول الله صلى الله عليه

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَآلِہٖ وسلم۔ (تفسیر فتح القدیر ج ۴ صفحہ ۴۹۶)

اس آیت میں صرف حضورؐ سے خطاب کیا گیا ہے۔

اور علامہ علاؤ الدین الخازن بغدادی لکھتے ہیں۔

" اراد بالرّسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

کہ لفظ "رُسل" جمع ہے، مگر مراد اس سے تنہا حضورؐ ہیں۔

اس مختصر گفتگو کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضورؐ کے وقت کوئی دوسرا رسُول نہیں، اور مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ کے مطابق بعد میں کسی نئے رسُول کو مبعوث نہیں ہونا اور سابقہ مرسلین میں سے کوئی اس خطاب میں شامل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ آیت میں خطاب کے بعد کہا گیا ہے "کُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا" پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور اعمال صالحہ بجا لاؤ یہ خطاب تکلیفی ہے اور تکلیفی خطاب میں دُنیا سے گزر جانے والوں میں سے کوئی شامل نہیں ہوسکتا، لہٰذا نتیجہ یہی نکلا کہ خطاب اگرچہ بصیغہ جمع ہے (مگر مراد اس سے ایک ہی ذات ہے) جو ہم سب کا رسولؐ ہے۔

چھٹی مثال

" اَلَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَاءُ۔" (پ۴ آل عمران ۱۸۱)

یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں، کہ خدا فقیر ہے اور ہم غنی۔

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا جمع کے صیغے ہیں، مگر یہ بات کہنے والا ایک ہی شخص

حی بن اخطب ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر قرطبی ج ۴ صفحہ ۲۹۴ و تفسیر ابن کثیر ج ۱ صفحہ ۴۳۴)

ساتویں مثال

" اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا۔" (پ۴ النساء آیت ۱۰)

جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ گویا اپنے شکموں میں آگ بھرتے ہیں۔

یہاں بھی صیغے جمع کے۔ مگر مقاتل بن حبان کا کہنا ہے کہ یہ آیت فرد واحد مرثد بن زید الغطفانی کے حق میں نازل ہوئی تھی (تفسیر قرطبی ج ۵ صفحہ ۵۳)

آٹھویں مثال

" وَالَّذِیْنَ ہَاجَرُوْا فِی اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّہُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً۔"

(پ ۱۴ النحل آیت ۴۱)

اور وہ لوگ جنہوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا، ہم ضرور انہیں دُنیا میں اچھی جگہ دیں گے۔

یہاں بھی صیغے جمع کے ہوتے باوجودیکہ اس آیت کا نزول ابی جندل بن سہیل العامری کے بارے میں تسلیم کیا جاتا ہے۔

(تاریخ ابن عساکر ج ۷ صفحہ ۱۳۳)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نویں مثال

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

(پ ۲۲ فاطر آیت ۲۹)

اور وہ لوگ جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کیا۔

اس میں بھی صیغے جمع کے استعمال کیے گئے۔ مگر اس کا نزول حصین بن مطلب بن عبد مناف کے حق میں مانا جاتا ہے۔

(الاصابہ ج ۱ ص ۳۳۶)

دسویں مثال

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

(پ۶ النساء آیت نمبر ۱۷۶)

وہ تم سے فتویٰ چاہتے ہیں۔ کہہ دو! کہ اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔

یہاں مسئلہ پوچھنے والوں کو بصیغہ جمع ظاہر کیا گیا ہے۔ جب کہ پوچھنے والا حقیقت میں ایک شخص "جابر بن عبداللہ انصاری" تھے۔

(تفسیر قرطبی ج ۶ ص ۲۸، تفسیر خازن ج ۱ ص ۴۴۴)

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

اس اصولی بحث سے فارغ ہونے کے بعد ہم اس آیۂ مجیدہ کا شانِ نزول ان محدثین و مفسرین کی زبانی عرض کرتے ہیں۔ جو نہ صرف علماء ہیں بلکہ مسلک اہل سُنت کے ترجمان ہیں۔ اور سُنی بھائیوں میں ایک خاص مقام کے حامل ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ یہ حضرات سُنی فلکِ عظمت کے نیّرِ تاباں ہیں۔

اور پھر کس قدر قابلِ افسوس ہے یہ بات کہ جو لوگ ہر آیت کی شانِ نزول بیان کرتے نہیں تھکتے۔ وہ جب کسی آیت کا نزول شانِ حضرت علیؑ میں دیکھتے ہیں تو اس میں مغالطہ پیدا کرنے کیلئے کبھی صرف ونحو کا سہارا لینا شروع کر دیتے ہیں اور کبھی دوسرے حیلے اور بہانوں کو بروئے کار لاتے ہیں مگر فریب بہرحال فریب اور کذب بہر طور کذب ہوتا ہے تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ قرآن کے معاملہ میں اہل بیت کے خلاف جب کبھی ایسی سازش کی گئی تو حق پرستوں کی ایک ہی ضربِ صداقت سے سازش بے نقاب ہو کر رہ گئی۔ تحریر کا میدان ہو یا تقریر کا۔ ایسا کونسا موقعہ ہے۔ جب محبانِ اہل بیتؑ نے فریب و مکر کا تعاقب نہ کیا ہو۔ اور ایسا کونسا فن ہے جس میں موالیانِ اہل بیت نے اپنا سکہ منواتے ہوئے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نہ کر دکھایا ہو، فلسفہ و منطق ہو کہ علم کلام، صرف ونحو ہو کہ معانی و بیان، غرضیکہ علم و دانش کے ہر میدان میں مخالف کو پسپا ہونے پر مجبور کرتے رہے ہیں۔ الحمد للہ! کہ آج بھی ہمارے ہاتھوں میں وہی علم ہے، جو ہمارے پیشرووں کے ہاتھوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میں رہا ہے۔ لہٰذا آج بھی ہر مخالف ہمیں ہر محاذ پر سینہ سپر پائے گا۔

آیتِ ولایت کے سلسلہ میں مجھے آخر میں ایک بات کہنا ہے اور وہ یہ کہ اس آیت میں مومنین کی نشاندہی "اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ" کہہ کر کی گئی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ مومن ہیں کون ؟ تو آیت کے اگلے ٹکڑے نے صاف طور پر ان کا پتہ دے دیا ہے۔

"یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ"

جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اور تاریخ کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں دیتی جس نے حالت رکوع میں انگشتری دی ہو سوائے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے۔

چنانچہ مشہور محدّث و مفسّر علامہ ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی المتوفی ۶۶۹ھ اس ضمن میں لکھتے ہیں۔

"نَزَلَتْ فی علی ابن ابی طالب۔"

(تفسیر القرطبی الجزالسادس ص۲۲۱ مطبوعہ مصر)

کہ یہ آیت حضرت علیؑ ابن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی۔

اور اس کے آگے اس کا شانِ نزول بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وَ ذٰلِکَ ان سائِلاً سَالَ فِیْ مَسْجِدِ رُسُوْلِ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یعطہ احد شیئاً وکان علی فی الصّلوٰۃ و فی الرّکوع فی یمینہ خاتم فاشار الی السائل (بیدہ) حتی اخذہ" (الفاظ ۲۲۱)

کہ اس کی شانِ نزول یہ ہے۔ کہ ایک سائل نے مسجد نبوی میں آکر سوال کیا مگر کسی نے بھی اس کو کچھ عطا نہ کیا اور حضرت علی اس وقت نماز کی حالت رکوع میں تھے اور ان کے دائیں ہاتھ میں انگشتری تھی۔ انہوں نے سائل کو اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا تو سائل نے آپ کی انگلی سے انگشتری اتار لی۔

اس کے علاوہ مجدّد اہل سُنت مشہور مفسّر و مؤرخ علامہ جلال الدّین سیوطی نے اس سلسلہ میں مختلف روایات کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔ ان میں سے ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔

واخرج الخطیب فی المتفق عن ابن عبّاس قال تصدق علی بخاتمہ وھو راکع فقال النّبی صلی اللہ علیہ وسلم للسائل من اعطاك ھذا الخاتم قال ذالك الرّاکع فانزل اللہ انما ولیکم اللہ وَرَسُوْلہ۔ (تفسیر الدرالمنثور ج ۳ ص ۲۹۳ مطبوعہ مصر)

خطیب نے متفق میں عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے حالتِ رکوع میں انگوٹھی تصدق کی۔ حضورؐ نے سائل سے پوچھا کہ تجھے یہ انگوٹھی کس نے دی تو اس نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ یہ جو رکوع میں ہے اس نے مجھے انگوٹھی دی ہے۔ پس اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت "اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہ ورسولہ" نازل فرمائی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مندرجہ ذیل مفسرین نے بھی اس آیت کا نزول حضرت علی کی شان میں تسلیم کیا ہے۔

(۱) محمد بن احمد انصاری القرطبی المتوفی ۳۶۹ھ کی تفسیر "الجامع الاحکام القرآن" المشہور تفسیر القرطبی الجزء السادس ص۲۲۱ مطبوعہ مصر

(۲) ابوبکر احمد بن علی المتوفی ۳۷۰ھ کی تفسیر احکام القرآن ج ۲ صفحہ ۵۴۲ طبع مصر

(۳) علامہ محدث قاضی محمد بن علی شوکانی المتوفی ۱۲۵۰ھ کی تفسیر فتح القدیر ج ۲ ص۵۰ طبع مصر

(۴) احمد بن یوسف اندلسی المتوفی ۷۵۴ھ کی تفسیر البحر المحیط ج ۳ ص۵۱۳ طبع مصر

(۵) ابو الفداء اسماعیل بن عمر دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ "تفسیر ابن کثیر" جلد ۲ ص۷۱، طبع مصر

(۶) ابوجعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ۔ تفسیر الطبری جلد ۶ ص۱۶۵ طبع مصر

(۷) علاؤ الدین علی بن محمد الخازن خطیب بغدادی المتوفی ۷۴۱ھ، کی تفسیر خازن جلد ۱ ص۴۷۵ طبع مصر

(۸) علامہ جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری المتوفی ۵۳۸ھ۔ تفسیر الکشاف جلد ۱ ص۳۴۷ طبع مصر

(۹) علامہ رشید رضا مصری المتوفی ۱۳۵۴ھ "تفسیر المنار" جلد ۶ ص۴۴۲ طبع مصر

(۱۰) ابو الحسن علی بن احمد نیشاپوری المتوفی ۴۶۸ھ اسباب النزول ص۱۳۳ طبع بیروت۔

(۱۱) شہاب الدین محمود آلوسی المتوفی ۱۲۷۰ھ، تفسیر روح المعانی جلد ۶ ص۱۴۹ طبع قاہرہ۔

(۱۲) نظام الدین نیشاپوری۔ تفسیر غرائب القرآن پ۶ المائدہ ص۱۱۶

دربار نبوی کے شاعر حضرت حسان کا شعری کلام بھی ملاحظہ کرتے چلیں، جس میں آپ نے بھی آیتِ ولایت کا نزول شانِ امیرالمومنینؑ میں تسلیم کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مولائے کائنات نے بحالتِ رکوع میں سائل کو انگوٹھی عطا فرمائی تھی۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

ابا حسن تفدیک نفسی و مہجتی
و کل بطیء فی الهدی و مسارع
ایذهب مدحی والمحبو ضایعا
وما المدح فی جنب الالٰه بضایع
فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا
فدتک نفوس القوم یا خیر راکع
فانزل فیک اللہ خیر ولایة
وبینها فی محکمات الشرائع

(المناقب للخوارزمی ص۱۸۶)

اس کے علاوہ بھی حوالوں کے انبار لگائے جا سکتے ہیں، لیکن چونکہ اس سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے جا طوالت ہوگی۔ اس لیے اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ اور پھر کسی چیز کے اثبات کے لیے اتنا کچھ ناکافی بھی تو نہیں۔

عام طور پر تو یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی آیت کے شانِ نزول کی کوئی ایک روایت بھی مل گئی قطع نظر اس کی سندی حیثیت اور الفاظِ روایت کی بنا کی کے اسے بلا تاخیر نہ صرف قبول کر لیا جاتا ہے۔ بلکہ اسے اپنے نظریے کی بنیاد قرار دے دیا جاتا ہے۔ مگر یہاں اس آیت کی تفسیر بزبان رسالت مآبؐ بھی ہے اور پھر محدثین و مفسرین کی قابلِ قدر جماعت نے اسے اپنی تصانیف میں پوری تفصیل کے ساتھ درج بھی کیا ہے۔ اس طرح اور اس انداز سے کہ اسے تواتر کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ ان حالات میں اس کا انکار روزِ روشن کے انکار کے مترادف ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی طرف سے بھی اس کا انکار نہ ہو سکا۔ سوائے چند ایک ان لوگوں کے کہ جن کے اندر ناصبیت کے جراثیم اور خارجیت کے اجزا پائے جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ناصبیوں اور خارجیوں سے تو ہمیں کوئی سروکار ہی نہیں۔ ہمارے مخاطب تو وہ احباب ہیں جو دولتِ ایمان سے مالا مال اور حقائق کے پرستار ہیں۔

جب یہ بات ہر لحاظ سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکی کہ آیتِ ولایت میں جہاں خدا اور رسولؐ کی ولایت کا تذکرہ ہے، ان کے بعد جس تیسرے ولی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔ اور یہ کہ آیت زیرِ بحث میں "ولی" سے مراد وہ ذات ہے جس کو موالیوں کے امور میں حق تصرف حاصل ہو۔ اور سب سے اہم یہ کہ "اللہ، رسولؐ اور حضرت علیؑ"

تینوں کے لیے لفظ "ولی" ایک ہی استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ولایت کے جو معنی خدا و رسول کے لیے متصور ہوں گے وہی معانی حضرت علیؑ کے لیے متصور ہوں گے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آیت میں "ولیّکم" "تمہارا ولی" اس "کُم" (تمہارا) کے جو حدود ذاتِ واجب الوجود کے لیے ہیں وہی رسول کے لیے اور وہی حضرت علیؑ کے لیے بھی متصور ہوں گے۔ اس سے حضرت علی علیہ السلام کے حدودِ ولایت کی وسعتوں کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔

ولایتِ مطلقہ کا ایک اور ثبوت

یہ بات متحقق ہے، کہ جمادات پر نباتات کو، اور نباتات پر حیوانات کو اور حیوانات پر انسان کو فضیلت و شرف حاصل ہے۔ اور بنی نوعِ انسان پر انبیاء علیہم السلام کو شرف و فضیلت حاصل ہے۔ جس کو ذاتِ واجب الوجود نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

"وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ (پ ۷، انعام آیت ۸۶)

اور اسماعیل و یسع اور یونس و لوط اور تمام (انبیاء) کو ہم نے عالمین پر فضیلت عطا کی۔

اور انبیاء کی یہ فضیلت بقدر ان کی نبوت کی حدود کے ہے، جتنی جتنی ان کی نبوت کی حد ہے اتنا اتنا ان کا فضل و کمال ہے۔ اور تمام انبیاء کی نبوت بالاتفاق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جزوی اور محدود ہے، کوئی کسی قبیلہ کے لیے نبی ہے تو کوئی کسی کنبہ و قوم کے لیے نبی ہے، ان سب میں صرف ایک ہی ذات ہے جس کی نبوّت محیط ہے عالمین کو۔

حضورؐ افضل العالمین ہیں

قرآن مجید میں ہے

"تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا" (پ ۱۹ الفرقان آیت نمبر ۱)

بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے نازل کیا فرقان اپنے بندے پر تاکہ وہ عالمین کے لیے ڈرانے والا (نبی) ہو

یہ آیت صاف طور بتا رہی ہے کہ حضورؐ کی نبوّت و رسالت کی حدود عالمین ہیں۔ یعنی کل عالمین زیرِ نبوّت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورؐ کو کل عالمین پر فضل و کمال حاصل ہے اور انبیا میں ولایت چونکہ بقدر ان کی نبوّت کے ہے۔ لہٰذا یہی اصول یہاں بھی لاگو ہوتا ہے کہ حضورؐ کی نبوّت و رسالت چونکہ عالمین کے لیے ہے۔ اس لیے ان کی ولایت بھی عالمین کے لیے ہے اور عالمین کی ہر شے ان کی ولایت کے تحت ہے اس حقیقت کو "ولیّکم" سے بیان کیا گیا ہے۔

اور یہ لفظ "ولیّکم" صرف خدا اور رسولؐ کے لیے ہی بیان نہیں کیا گیا بلکہ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کو بھی اسی ایک لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔

لہٰذا جو حدودِ ولایت حضورؐ کی ہیں وہی حدودِ ولایت حضرت علیؑ کی ہے

اور جو ولایت کا مفہوم و معنی خدا اور رسولؐ کے لیے طے پائے گا وہی معنی و مفہوم حضرت علیؑ کے لیے بھی متحقق و متصور ہوں گے۔ اور جس کو بھی جو کچھ ملے گا۔ وہ خدا سے ملیگا یا اس کے رسولؐ یا صاحب ولایت مطلقہ حضرت علی سے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حقیقت کا اظہار یوں فرماتے ہیں۔

أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ۔

(بخاری جلد ۱ ص ۲۱۸)

مجھے تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور پھر میرے ہی ہاتھ میں رکھی گئی ہیں۔

پھر اس کی تصریح مزید یوں بیان کی گئی ہے۔

"إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ"

(بخاری جلد ۱ ص ۱۷۹ مسلم جلد ۱ ص ۳۳۲)

عطا کرتا خدا ہے اور تقسیم میں کرتا ہوں۔ یعنی عطائے خدا بدست محمد مصطفےٰؐ ہے۔

جسٹس پیر کرم شاہ کا موقف

حضورؐ کے اس فضل و کمال میں حضرت علیؑ بھی شریک ہیں۔ کیونکہ لفظ "ولیّکم" ایک ہی ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف شریعت کورٹ کے پیر جسٹس کرم شاہ نے شاہ اسمٰعیل شہید کی کتاب صراطِ مستقیم صفحہ ۸۰ کے حوالہ سے بایں الفاظ کیا ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"قطب وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ ازعہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشاں است و در سلطنت سلاطین و امارت امرا ہم ہمت ایشاں را دخل است کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔

کہ مولیٰ علی کے زمانہ سے لے کر دُنیا کے ختم ہونے تک قطبیت و غوثیت و ابدالیت اور دیگر مدارج ولایت سب آپ کے واسطہ سے عطا ہوتے ہیں۔ نیز شاہوں کی سلطنت اور امرا کی امارت میں بھی آپ کی ہمت کو بڑا دخل ہے۔ اور یہ حقیقت عالم ملکوت کے سیاحوں پر مخفی نہیں" (تفسیر ضیاء القرآن ج ۲ ص ۵۰۷)

میرے خیال میں اس کے بعد حضرت علی کی ولایت مطلقہ اور امور عالمین میں آپ کے تصرف پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

تصرف ولی کا ناطق ثبوت

حدیث قدسی میں ارشاد باری ہے۔

"وَمَا زَالَ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سمعہ الَّذِی یَسْمَعُ وَبَصَرَہٗ الَّذِی یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہٗ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا

(بخاری جلد ۲ ص ۹۶۳)

اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے حتیٰ کہ

میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا پھرتا ہے۔

اس میں ایک ولی کے کان۔ آنکھ، ہاتھ اور پیر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ اعضاء گویا ولی کے نہیں خدا کے ہوتے ہیں اور اس کا سُننا خدا کا سُننا اس کا دیکھنا خدا کا دیکھنا بلکہ زیادہ جامع الفاظ میں ایک ولی کے ہاتھوں انجام پانے والے تمام امور کو خدا نے اپنی طرف نسبت دے کر جہاں ولی کی عصمت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ وہاں اس کے تصرف فی العالمین کی نشاندہی کی ہے اور جب ایک ولی کی یہ شان اور عظمت ہے تو امام الاولیاء کی شان کیا ہوگی؟

ملائکہ نے عبادت انہی سے سیکھی

ملائکہ جو عبادت میں اپنی مثال آپ ہیں انہوں نے عبادت کا طریقہ انہی ذوات مقدسہ سے سیکھا۔ امام غزالی لکھتے ہیں۔

"وَھُمُ المبادی الا ول یحق لھم ان یقولوا کنا اظلة عن یمین العرش فسبحنا فسبحت الملائکة بتسبیحنا و حقًّا قال لھم قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین۔ (معارج القدس ص ۱۵۳)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر چیز کی ابتدا انہی سے ہوئی۔ اور انہیں یہ کہنے کا حق پہنچتا ہے۔ کہ ہم ہیں عرشِ خدا کی تسبیح کرتے تھے اور ہماری تسبیح سے ملائکہ نے تسبیح کرنا سیکھا اور خدا نے ان سے بالکل حق کہا ہے کہ اے حبیب! کہہ دیجیے کہ اگر خدا کا کوئی بیٹا ہوتا (تو ہم سے مخفی نہ ہوتا) کیونکہ میں اول العابدین (عبادت کرنے والوں میں پہلا عابد) ہوں۔

حدیثِ قدسی میں ہے۔

"لولاک لما خلقت الافلاک"

اے حبیب! اگر تو نہ ہوتا، تو افلاک کو خلق نہ کرتا۔

(معارج المقدس ص۱۲۵، تفسیر کبیر ج۱ ۳۱ ص۲۱۴)

اور جب افلاک نہ ہوتے تو اس میں رہنے والے ملائکہ بھی نہ ہوتے۔ اور ملائکہ نہ ہوتے تو ظاہر ہے ان کی طرف سے کی جانے والی عبادت بھی نہ ہوتی۔ اس سے امام معصوم کے ارشادِ گرامی کا مفہوم پوری طرح اجاگر ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ذوات مقدسہ ہوئے تو عبادتِ خدا ہوئی۔ اور اگر یہ نہ ہوتے تو عبادتِ معبود نہ ہوتی۔

تصرف ولی کا قرآنی ثبوت

اب چلتے چلتے تصرف ولی کا قرآنی ثبوت بھی سپردِ قرطاس کیے دیتا ہوں قرآن مجید کے سورہ النمل میں ہے۔ کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ملی کہ ملکِ سبا پر ایک خاتون حکمرانی کر رہی ہے تو آپ نے اسے اسلام قبول کرنے

کے لیے طلب فرمایا۔ اس دوران آپ نے اہل دربار سے فرمایا۔

"اے لوگو! تم میں کون ایسا ہے۔ کہ وہ میرے حضور اس (ملکہ سبا) کا تخت پیش کرے۔ قبل اس کے کہ وہ میرے سامنے فرمانبردار بن کر آئے" (پ۱۹ النمل آیت ۳۸)

"قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ"

(پ۱۹ النمل آیت نمبر ۴۰)

اس شخص نے جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا۔ کہا کہ میں اس (تخت) کو آپ کے سامنے پیش کیے دیتا ہوں۔ پلک کے جھپکنے سے پہلے۔

اور پھر اس نے ایسا کر دکھایا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس شخص نے جس کا نام آصف برخیا بتایا جاتا ہے جو حضرت سلیمانؑ کا نائب و وصی تھا اور جس کے پاس "الکتاب" کا کچھ علم تھا۔ اس نے یہ محیر العقول واقعہ کر دکھایا۔ یہاں "الکتاب" کے ذیل میں مفسرین نے مختلف آراء پیش کی ہیں۔ لیکن اس سے مراد کچھ ہی ہو۔ اتنی بات تو مسلم ہے۔ کہ آصف برخیا جو نبی نہ تھے، مگر کتاب کا کچھ علم حاصل ہونے کی بنا پر اس ولایت تصرف کے حامل تھے جس کا عملی مظاہرہ انھوں نے سب کے سامنے کر دکھایا مگر اس کے مقابل میں قرآن ایک اور ذوات کا تعارف بایں الفاظ کراتا ہے۔

"وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ"

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۠ (پ ۱۳ رعد آیت ۴۳)

کافروں کا کہنا ہے کہ آپ رسُول نہیں ہیں۔ آپؐ ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمھارے درمیان (میری رسالت کی) گواہی کے لئے خدا کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔

یہاں وہ شخص جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

(ملاحظہ ہو تفسیر قرطبی جلد ۹ صفحہ ۳۳۶، تفسیر رُوح المعانی پ ۱۳ الرعد ص ۱۷۶)

جب کتاب کا کچھ علم ولایتِ تصرّف کا موجب و سبب بن سکتا ہے۔ تو پوری کتاب کا علم رکھنے والا ولایتِ تصرف کے کس درجہ پر فائز ہوگا۔ اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔ اس ولایت کو ہمارے ہاں ولایت مطلقہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جسٹس پیر کرم شاہ، جج فیڈرل شریعت کورٹ نے شاہ اسمٰعیل دہلوی کی کتاب سے یہ عبارت نقل کی ہے۔ جو ان ذواتِ مقدسہ کے تصرّف فی العالمین کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔

"وہم چنیں اصحاب ایں مراتب عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشند۔

(ضیاء القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۸۰ بحوالہ صراط مستقیم صفحہ ۱۰۱)

یعنی اسی طرح ان عالی مرتبت اولیاء کرام کو عالم مثال و

شہادت میں تصرف کرنے کا مطلق اذن مرحمت ہو چکا ہے۔

امام اہلِ سُنت شیخ الہند مولانا محمُود الحسن حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن شریف پڑھنا شروع کرتے، داہنا قدم رکاب میں پہنچنے بھی نہ پاتا۔ کہ آپ پورا ختم فرمالیتے۔"

(مقدمہ قرآن صفحہ، مطبوعہ لاہور بحوالہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

پھر لکھتے ہیں۔

دوسری روایت میں ہے، ملتزم سے باب کعبہ تک پہنچنے میں پورا قرآن شریف ختم کر لیتے، بعض سے رات دن میں ۱۰ یا ۱۵ ختم یا ستّر ہزار بھی مروی ہیں۔

(ایضاً صفحہ، بحوالہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔

"حدیقہ ندیہ میں اس روایت کے بعد کہا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کے لیے یہ بات کچھ بعید نہیں۔"

(ایضاً صفحہ، سطر ۱۲ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

مولانا اللہ یار خاں اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں۔

صاحب تفسیر مظہری نے سُورہ سبا کی تفسیر کے سلسلہ میں فرمایا ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"وَقَدْ یَاتِیْ علی بعض الاکابر برحالۃ یخرج فیہ من حیز الزمان فیری الماضی والمستقبل موجودًا عندہٗ۔"

بعض اکابر (اولیاء) پر کبھی ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ قیدِ زماں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور ماضی و مستقبل کو اپنے سامنے دیکھتے ہیں۔"

(دلائل السلوک ص۸۹ مطبوعہ لاہور)

اب آئیے! قرآن مجید کی اس عظیم الشان آیت کی طرف جس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ" (پ۶ المائدہ آیت نمبر ۶۷)

اے رسولؐ! پہنچا دو وہ جو خدا کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لینا، تم نے اس کی رسالت نہیں پہنچائی۔ اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

فخر اہلسنّت امام فخر الدین الرازی اس آیت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"لما نزلت ھذہ الایۃ اخذ بیدہ وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ فلقیہ عمر رضی اللہ عنہ فقال: ھنیئًا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱۲ صفحہ ۴۹ مطبوعہ مصر)

کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، تو حضورؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور کہا جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ مولیٰ ہے۔ خدا وندا! جو علیؑ سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو علیؑ سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔ اس پر عمرؓ نے حضرت علیؑ سے کہا، مبارک ہو فرزندِ ابی طالبؑ! آج سے تو میرا بھی مولیٰ ہوا اور تمام مومنین و مومنات کا بھی مولیٰ ہوا۔

علامہ امام جلال الدین السیوطی بھی ابی سعید الخدری کی روایت لکھتے ہیں۔

قال نزلت ھذہ الایۃ یٰاَیُّهَا الرسول بلغ ما انزل الیک مِنْ ربک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "یوم غدیر خم فی علی ابن ابی طالب"

(تفسیر در منثور جلد ۲ ص۲۹۸ مطبوعہ مصر)

کہ آیت "یٰاَیُّهَا الرسول بلغ ما انزل الیک" حضورؐ پر غدیر خم کے دن حضرت علی بن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی تھی۔

اور یہی کچھ علامہ نیشاپوری بھی لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو تفسیر غرایب القرآن ج۲ ص۳۳، اسباب نزول ص۱۳۵ طبع بیروت۔

یہ واقعہ کب اور کہاں پیش آیا؟ تو اس کا جواب امام سبط ابن الجوزی المتوفی ۶۵۴ھ سے سنیئے۔ موصوف رقم طراز ہیں۔

"اتفق علما السیر علی ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی (ص) من حجۃ الوداع فی الثامن عشر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

من ذالحجة جمع الصحابة وكانوا مائة وعشرين الفا وقال من كنت مولاه فعلي مولاه۔

(تذکرۃ الخواص ص۳)

علماء سیر کا اتفاق ہے کہ واقعہ غدیر حجۃ الوداع سے واپسی پر اٹھارہ ذی الحجہ کو پیش آیا۔ اس وقت ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ موجود تھے۔ اور حضورؐ نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کا علی مولیٰ ہے۔

امام ہمام ابوحامد الغزالی بھی لکھتے ہیں۔

" اس پر سب کا اجماع ہے۔ کہ حضورؐ نے غدیر خم میں فرمایا تھا جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ بھی مولیٰ ہے۔"

(سرالعالمین مقالہ چہارم ص۹ مطبوعہ بمبئی)

ان شواہد کی روشنی میں یہ حقیقت تو بہر صورت مسلمہ ہے کہ آیت "بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ" میدان غدیر خم میں حجۃ الوداع سے مراجعت پر بروز اٹھارہ ذالحجہ کو نازل ہوئی۔ اور اس آیت میں موجود حکم خداوندی کے تحت آپؑ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اٹھایا اور فرمایا۔

جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔

لفظ مولیٰ پر علماء نے بہت بحثیں کی ہیں۔ اور اس پر طبع آزمائی کی ہے۔ میں تو اس مقام پر فقط یہ کہنا مناسب سمجھوں گا۔ کہ اس پر زیادہ بحث و تمحیص کی کیا ضرورت ہے کہ لفظ "مولیٰ" کا کیا معنی ہے؟ کیوں نہ لفظ "مولیٰ" کا معنی قرآن مجید سے ہی معلوم کر لیا جائے۔ کیونکہ یہ لفظ مختلف ضمیروں کے ساتھ قرآن میں کل ۲۲ بار استعمال ہوا ہے۔ تفصیل یہ ہے۔

لفظ مولیٰ سات بار۔ سورۃ الانفال آیت ۴۰، سورۃ الحج آیت ۱۳، ۷۸، سورۃ الدخان آیت ۴۱ (دو بار) سورۃ محمدؐ آیت ۱۱ (دو بار) لفظ مَوْلَاكُمْ" پانچ بار اور سورہ آل عمران آیت ۱۵۰، سورۃ الفال آیت ۴۰۔

سورۃ الحج آیت ۷۸، سورۃ الحدید آیت ۱۵، سورۃ التحریم آیت ۲۔

لفظ مَوْلَانَا دو بار، سورۃ البقرہ آیت ۲۸۶، سورۃ التوبہ آیت ۵۱۔

لفظ "مَوْلَاهُ" دو بار، سورۃ النحل آیت ۷۶، سورۃ التحریم آیت ۴۔

لفظ "مَوْلَاهُمْ" دو بار، سورۃ الانعام آیت ۶۲ سورۃ یونس آیت ۳۰۔

اسی طرح لفظ "موالی" دو بار، سورۃ نساء آیت ۳۳ اور سورۃ مریم آیت ۵ میں اور لفظ "مَوَالِيكُمْ" ایک بار سورۃ الاحزاب آیت ۵ میں۔

اب جو کوئی بھی لفظ "مَوْلیٰ" کی تحقیق و تسلی کرنا چاہے وہ قرآن مجید کے ان مقامات سے بخوبی کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک شاعر کا یہ شعر دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

عبث در معنی من کنت مولیٰ می ردی ہر سو
علیؑ مولیٰ بایں معنی کہ پیغمبر بود مولیٰ

کہ لفظ "مولیٰ" کے معنی میں بحث و تمحیص فضول ہے، پیغمبر اعظمؐ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں۔ اس کا علی بھی مولیٰ ہے۔

تو اس سے بات ظاہر ہوگئی کہ علیؑ اسی معنوں میں مولیٰ ہیں جن معنوں میں حضورؐ مولیٰ ہیں۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں، کہ حضورؐ نے فرمایا۔

"یاایّھاالنّاس انّ اللہ مولای وانا مولی المؤمنین و انا اولیٰ بھم من انفسھم فمن کنت مولا فھذا مولاہ یعنی علیا۔"

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۴۲)

اے لوگو! اللہ میرا مولیٰ ہے اور مَیں مومنین کا مولیٰ ہوں اور مَیں ان کی جانوں پر (زندگی) پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں پس جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا یہ علی بھی مولیٰ ہے۔

بہرحال: لفظ مولیٰ کے ۲۷ معانی بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے جو بھی معنی ہوں یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ لفظ "مولیٰ" مادہ "ولی" سے مشتق ہے، اور علامہ راغب کا کہنا ہے۔

"والولی والمولیٰ یستعملان فی ذٰلک کل واحد منھا یقال فی معنی الفاعل ای الموالی و فی معنی المفعول ای الموالی۔"

(مفردات الفاظ القرآن ص۵۷۰)

"ولی" اور "مولیٰ" دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ کبھی یہ بصورت معروف استعمال ہوتے ہیں، جیسے "اَلمُوَالی" اور کبھی بصورت مجہول، جیسے "الموالیٰ"

بہرحال مجھے سردست لفظ "مولیٰ" پر بحث مقصود نہیں، مجھے تو یہاں صرف یہ کہنا ہے کہ "مولیٰ" لفظ "ولی" سے مشتق ہے اور حضورؐ نے آیت "بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ" کے نزول کے فوراً بعد "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ"

کے لفظوں کے اعلانِ ذیشان کے ہوتے ہی یہ آیت نازل ہوئی۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔"

(پ۶ المائدہ آیت ۳)

آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے دینِ اسلام سے مَیں راضی ہو گیا۔

مفسرِ قرآن، محدث جلیل، امام اہلِ سنّت علامہ الحافظ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔

"لما نصب رسول اللہ صلعم علیاً یوم غدیر خم فنادی لہ بالولایۃ ھبط جبریل علیہ السّلام بھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ"

(تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ مطبوعہ مصر)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن (اٹھارہ ذی الحجہ) علیؑ کو نصب کیا اور ان کی ولایت کا اعلان فرمایا۔ تو فوراً ہی جبریلؑ یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم" لے کر نازل ہوئے۔

اس گفتگو سے ہر کوئی یہ بات اچھی طرح سے جان سکتا ہے کہ دونوں آیتیں "بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ" اور "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" میدان غدیر خم میں ۱۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کے دن نازل ہوئیں۔ جب کہ اہل تشیع کے ہاں حضورؐ کا انتقال ۲۸ صفر ۱۱ھ اور اہلِ سُنّت کے مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کو ہوا یعنی سن انتقال پر دونوں فرقوں کا اتفاق ہے۔ اختلاف صرف ۱۳ روز کا ہے۔

اگر اہل سُنت کی روایت انتقال کو ہی درست مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ واقعہ غدیرِ خم حضورؐ کی رحلت سے صرف ۲ ماہ ۲۴ دن پہلے پیش آیا۔ یعنی حضورؐ کی ظاہری زندگی کے بالکل آخری ایّام میں۔ اور ظاہر ہے کہ اس وقت تک حضورؐ پورے کا پورا دین پہنچا چکے ہوئے تھے۔ توحید و قرآن اور تمام اصول و فروعِ دین۔ نہ صرف پہنچا چکے تھے۔ بلکہ ان پر عمل بھی کرا چکے تھے۔ آخر شریعت کا کونسا حکم تھا جس کو پہنچانا باقی تھا؟ تو یقیناً کوئی بھی کسی ایسے حکم کی نشاندہی نہیں کر سکتا اور اگر کوئی حکم رہ گیا ہوتا تو آپ نے " بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ " کے نزول پر تو اسے پہنچا دیا ہوتا۔ مگر تاریخ متفق ہے کہ حضورؐ نے ایسا کوئی حکم نہیں پہنچایا۔ سوائے اعلانِ ولایت علیؑ کے اور اسی پر آیت تکمیل دین کا نزول ہوا۔ معلوم ہوا کہ خدا کو یہی اعلان کرانا مقصود تھا۔ اور اسی اعلان کے لیے فرمایا۔

" وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ "

اگر تم نے یہ اعلان نہ کیا تو گویا رسالت کا کوئی کام نہ کیا۔

جب صورتِ حال یہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ ولایت علیؑ وہ حقیقت ہے کہ جسے اگر حبیبِ کبریا نہ پہنچائے تو پورے دین کا پہنچانا کافی نہیں ٹھہرتا، پھر ایک کلمہ گو کے لیے باقی دین نافع کیونکر ہو سکتا ہے جب تک وہ اس ولایت کا اقرار نہ کرے۔ اور پھر یہ آیت تکمیلِ دین کا نزول بھی اس ولایت کے اعلان پر ہوا، جو اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ دین بھی وہی مکمل جس میں ولایتِ علی ہو اور کلمہ و ایمان بھی وہی مکمل جس میں اقرارِ ولایت علیؑ ہو۔

کلمۂ ولایت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب میں ولایتِ علیؑ کے بارے میں سُنی نقطہ نظر کو پیش کرتا ہوں تاکہ ہمارے سُنی بھائی بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو سکیں کہ جس کی ولایت کے خلاف انھیں اُبھارا جاتا ہے۔ اس کی ولایت کے بارے میں ان کے اپنے محدّثین کیا کہتے ہیں۔

بعثتِ انبیاء ولایتِ علیؑ پر

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"لما اسری بی فی لیلة المعراج فاجتمع علی الانبیاء فی السّماء فاوحی الله تعالی الی سلهم یا محمد بما ذا بعثتم فقالوا بعثنا علی شهادة ان لا اله الا الله وحده وعلی الاقرار بنبوّتك والولاية لعلی ابن ابی طالبؑ" (ینابیع المودة جلد ۲ صفحہ ۶۲ مطبوعہ بیروت)

جب مجھے شب معراج آسمانوں کی طرف لے جایا گیا تو خدا نے وہاں انبیاء کو جمع فرمایا۔ اور مجھے وحی کی کہ اے محمدؐ! ان نبیوں سے پوچھو کہ ان کو کس شرط پر مبعوث برسالت کیا گیا۔ تو ان انبیاءؑ نے جواب دیا۔ کہ ہمیں نبی بنایا گیا، اللہ کی وحدانیت آپؐ کی نبوت اور ولایت علیؑ کی شہادت پر۔

دوسری روایت

قال رسول الله صلّی الله عَلَیْهِ واٰلهٖ وسلم لما عرج بی الی السّماء انتهی بی المسیر مع جبریل الی السّماء الرّابعة فرایت بیتا من یاقوت احمر فقال جبرئیل هذا البیت المعمور قم یا محمد فصل الیه قال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

النّبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جمع اللہ النبیین
فصفوا ورائی صفا فصلیت بھم فلما سلمت اتانی
آت من عند ربی فقال یا محمد ربک یقرئک السّلام
و یقول لک سل الرّسل علی ما ارسلتم من قبلک
فقلت معاشر الرّسل علی ما ذا بعثکم ربی
قبلی فقالت الرّسل عن نبوتک وولایۃ علی ابن
ابی طالب وھو قولہ تعالیٰ واسئل من ارسلنا من
قبلک رسلنا) الآیۃ۔ (ینابیع المودّۃ مطبوعہ بیروت جلد ا ص)

اس آیت کی یہی تفسیر مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

(۱) المناقب خوارزمی صفحہ ۲۲۱۔
(۲) تاریخ الخمیس جلد ا صفحہ ۱۳۔
(۳) تفسیر الاتقان جلد ا صفحہ ۴۲، ۵۱، ۹۶۔

حضور فرماتے ہیں کہ شبِ معراج جب مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔ اور میں جبرئیل کی معیت میں آسمانِ چہارم تک پہنچا تو وہاں میں نے ایک گھر یاقوت کا بنا ہوا دیکھا اور حضرت جبرئیل نے کہا کہ یہ بیتِ المعمور ہے اور مجھے اس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ خدا نے انبیاءؑ کو وہاں جمع کیا اور انہوں نے میرے پیچھے صفیں بنائیں، تو جب میں نے نماز ختم کر لی۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ اے محمدؐ! تمھارا رب تجھ کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا

ہے۔ ان رسولوں سے پوچھو کہ تمھیں کس شرط پر نبی و رسول بنا کر بھیجا گیا (حضورؐ نے پوچھا) تو انہوں نے جواب دیا، کہ ہمیں مبعوث بہ نبوّت اور مبعوث بالرّسالت کیا گیا، آپؐ کی نبوّت اور حضرت علیؑ کی ولایت پر یہی مطلب ہے۔ و اسئل من ارسلنا..... کا۔

تیسری روایت

علامہ حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ المتوفی سنہ ۴۳۰ھ حضورؐ کی یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

" قال النّبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم: لیلۃ اسریٰ
بی الی السّماء جمع اللہ بینی و بین الانبیاء ثمّ قال
سلھم یا محمد علیٰ ماذا بعثتھم علیہ؟ قالوا:
بعثنا علیٰ شھادۃ ان لآ الٰہ الّا اللہ وعلی الاقرار بنبوتک
وعلی الولایۃ لعلیّ بن ابی طالب۔" (دلائل النبوۃ)

حضورؐ نے فرمایا، کہ شبِ معراج مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا اور خدا نے وہاں انبیاءؑ کو جمع کیا، تو مجھے فرمایا، کہ اے محمدؐ! ان انبیاءؑ سے پوچھو کہ انہیں کس شرط پر مبعوث بہ رسالت کیا گیا تو تمام انبیاءؑ نے جواب دیا، کہ خدا نے ہمیں مبعوث کیا ہے۔ شہادتِ توحید، اقرارِ نبوت اور ولایتِ علیؑ پر۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہدایت سے مراد ولایتِ علیؑ

"قولہ تعالیٰ" وانی لغفار لمن تاب و امن وعمل صالحًا ثمّ اھتدیٰ۔ قال ثابت البنانی اھتدیٰ الی ولایۃ اھل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(الصواعق المحرقہ مطبوعہ ایران ص۱۵۲)

قول باری (آیت) "اِنّیُ لغفار ......" میں بخشنے والا ہوں اسے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے اور پھر ہدایت کرتا ہوں۔ ثابت البنانی کا کہنا ہے۔ اس ہدایت سے مراد ہے اہل بیتِ رسولؐ کی ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہوں۔

یہ ثابت البنانی وہی ہیں کہ جن کی روایت واقعہ شق صدر کو صحیح مسلم مسند احمد اور ابن سعد وغیرہ میں لیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو سیرۃ النبی جلد ۲ ص۵۱۵)

عرش پر مکتوب کلمہ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔

"لما خلق اللہ آدم و نفخ فیہ روحہ عطس فقال الحمد للہ فاوحی الیہ انک حمدتنی وعزتی و جلالی لولا العبدان الا زان اریدان اخلقھما ما خلقتک قال الٰھی ایکونا منی قال نعم قال یا آدم

رفع بصرک فنظر فاذا مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ھو نبی الرّحمۃ و علی مقیم الحجۃ۔ (ینابیع المودۃ ج۱ ص۱۰ مطبوعہ بیروت)

جب خدا نے حضرت آدمؑ کو خلق فرمایا اور اس میں رُوح پھونکی تو آدمؑ نے کہا "الحمد للہ" اس پر خدا نے حضرت آدمؑ کو وحی کی۔ کہ تو نے میری حمد کی۔ اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر مجھے اپنے دو بندوں کی خلقت مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے کبھی پیدا نہ کرتا۔ آدمؑ نے عرض کیا کہ اے میرے معبود! کیا وہ دونوں مجھ سے ہوں گے تو خدا نے فرمایا ہاں۔ پھر حکم دیا۔ کہ اے آدمؑ! اپنی نگاہ اوپر اٹھاؤ۔ پس آدمؑ نے نگاہ اوپر اٹھائی تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا اِلٰہَ الّا اللہ محمّد رسول اللہ وہ نبی رحمت ہیں اور علی مقیم الحُجّۃ۔

باب جنّت پر کلمہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما عرج بی الی السماء رأیت علی باب الجنۃ مکتوبًا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ۔ (المناقب ص۲۱۴)

حضورؐ فرماتے ہیں کہ جب میں شب معراج آسمانوں کی طرف بلند ہوا تو میں نے باب جنّت پر لکھا ہوا دیکھا۔

"لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ علی حبیب اللہ۔"

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سلسلہ کی دوسری روایت

عن جابر قال قال رسول اللہ (ص) یا علیؑ والذی نفسی بیدہ ان علی باب الجنۃ مکتوباً لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب اخو رسول اللہ (ص) قبل ان یخلق اللہ السمٰوٰت والارض بالفی سنۃ۔

(تذکرۃ الخواص ص۲۳ ینابیع المودۃ جلد ۲ ص۲۱ مطبوعہ بیروت)

یہی روایت الحافظ الموفق بن احمد الحنفی المعروف باخطب خوارزم نے اپنی کتاب "المناقب" میں لکھی ہے۔ (المناقب ص۸۵)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بابِ جنت پر ارض و سماء کی تخلیق سے ایک دو ہزار سال پہلے سے یہ لکھا ہوا ہے۔

"لَا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ"

اور اس روایت کو علامہ محب الدین طبری نے اپنی کتاب "الریاض النضرۃ" کے صفحہ ۱۶۸ پر بھی لکھا ہے۔

حضرت جبرئیلؑ کے پروں پر کلمہ

امام اہلِ سنّت اخطب خوارزم لکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اتانی

جبرئیلؑ وقد نشر جناحیہ فاذا فی احدھما مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد النبی ومکتوب علی لاخر لا الٰہ الا اللہ علی الوصی۔ (المناقب ص۸۹)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے اپنے پر پھیلائے۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک پر پر لکھا تھا۔ "لا الٰہ الا اللہ محمد النبی" یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد اس کے نبی ہیں اور دوسرے پر پر لکھا تھا لَا اِلٰہ الّا اللہُ علی الوصی۔ یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور علی وصی رسول ہیں۔

حضرت صرصائیل فرشتہ کے پروں پر کلمہ

فنظر النبی فاذا بین کتفی صرصائیل لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب مقیم الحجۃ فقال النبی (ص) یا صرصائیل منذ کم کتب ھذا بین کتفیک فقال من قبل ان یخلق اللہ الدنیا باثنی عشر الف سنۃ۔

(المناقب ص۲۴۵)

رسالت مآب نے صرصائیل نامی فرشتہ کے شانوں کے درمیان دیکھا تو لکھا ہوا تھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس سلسلہ کی دوسری روایت

عن جابر قال قال رسول اللہ (ص) یا علیؑ والذی نفسی بیدہ ان علی باب الجنۃ مکتوباً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب اخو رسول اللہ (ص) قبل ان یخلق اللہ السمٰوٰت والارض بالفی سنۃ۔"

(تذکرۃ الخواص ص۲۲ ینابیع المودۃ جلد ۲ ص۳۱ مطبوعہ بیروت)

یہی روایت الحافظ الموفق بن احمدؒ الحنفی المعروف باخطب خوارزم نے اپنی کتاب "المناقب" میں لکھی ہے۔ (المناقب ص۸۸)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ بابِ جنت پر ارض وسماء کی تخلیق سے ایک دو ہزار سال پہلے سے یہ لکھا ہوا ہے۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ"

اور اس روایت کو علامہ محب الدین طبری نے اپنی کتاب "الریاض النضرۃ" کے صفحہ ۱۶۸ پر بھی لکھا ہے۔

حضرت جبرئیلؑ کے پروں پر کلمہ

امام اہلِ سنّت اخطب خوارزم لکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی

جبرئیلؑ وقد نشر جناحیہ فاذا فی احدھما مکتوب لا الہ الا اللہ محمد النبی ومکتوب علی الاخر لا الہ الا اللہ علی الوصی۔" (المناقب ص۹۰)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے اپنے پر پھیلائے۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک پر پر لکھا تھا۔ "لا الہ الا اللہ محمد النبی" یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد اس کے نبی ہیں اور دوسرے پر پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ علی الوصی۔ یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور علی وصی رسول ہیں۔

حضرت صرصائیل فرشتہ کے پروں پر کلمہ

فنظر النبی فاذا بین کتفی صرصائیل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالب مقیم الحجۃ فقال النبی (ص) یا صرصائیل منذ کم کتب ھذا بین کتفیک فقال من قبل ان یخلق اللہ الدنیا باثنی عشر الف سنۃ۔"

(المناقب ص۲۴۵)

رسالت مآب نے صرصائیل نامی فرشتہ کے شانوں کے درمیان دیکھا تو لکھا ہوا تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابی طالبؑ مقیم الحجۃ"

اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اے صرصائیل! یہ عبارت تمہارے شانوں پر کب سے لکھی ہوئی ہے۔ تو اس نے عرض کیا کہ دُنیا کی خلقت سے بارہ ہزار سال قبل۔

حضرت مُوسیٰؑ کا مکتوب کلمہ

"ذکر ابن عساکر من طریق احمدؒ بن محمد بن طاهر الانباری عن الحسن بن علی التمار عن علی بن مُوسیٰ قال: قال محمّد بن حمّاد اشخصنی هشام بن عبد الملك من الحجاز الی الشام فاجرت بالبلقاء فریت جبلا اسود علیه بالعبرانیه باسمك اللّٰهم جاء الحق من ربّك بلسان عربی مبین لا الٰه الا اللہ محمّد رسُول اللہ علی ولی اللہ وکتب مُوسیٰ بن عمران بیدہ"

(لسان المیزان ج ۵ ص۱۲۷ طبع حیدر آباد)

ابنِ عساکرؒ نے ذکر کیا ہے (اسناد روایت عبارت میں موجود ہیں) کہ محمد بن حماد کہتے ہیں کہ ہم نے بلقاء میں ایک پہاڑ دیکھا جس پر عبرانی زبان میں لکھا تھا کہ خدا کے نام سے۔ حق بزبان عربی اپنے رب کی طرف

سے آیا۔ لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ محمّد رسُول اللہ علیؑ ولی اللہ" اور اسے لکھا ہے مُوسیٰؑ بن عمران نے اپنے ہاتھ سے۔

حضورؐ نے صحابہؓ سے بیعت ولایت علیؑ پر لی

ولایتِ علی پر بیعت

عَنْ عتبہ بن عامر الجهنی قال بایعنا رسُول اللہ علیٰ قول لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہٗ وان محمدًا نبیه وعلیًا وصیه فای من الثلثة ترکناہ کفرنا (مودة القربیٰ ص۴۲ طبع لاہور)

عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے۔ کہ ہم نے اس قول پر حضورؐ سے بیعت کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لا شریک ہے اور حضورؐ اس کے رسُول ہیں۔ اور علی آنحضرت کے وصی ہیں۔ پس ان شرطوں میں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں گے تو کافر ہو جائیں گے۔

زمانۂ رسُولؐ میں کلمہ

اس سے اس سوال کا جواب بھی مل جاتا ہے جو عام طور پر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کلمہ میں ولایت علیؑ کی شہادت اتنی ہی ضروری ہے تو زمانۂ رسالت میں اس کا وجود کیوں نہ تھا؟ اب قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اگر زمانۂ پیغمبرِ اسلام میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس کا وجود نہ ہوتا تو حضورؐ نے صحابہؓ سے بیعت اس پر نہ لی ہوتی، بلکہ راوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ہم بیعت ہی شہادت توحید، شہادتِ رسالت اور شہادت ولایتِ علیؑ پر کرتے تھے اور ان میں سے کسی شہادت کے ترک کو کفر جانتے تھے۔ معلوم ہوا کہ زمانۂ رسالت مآب میں یہی کلمہ جاری وساری تھا۔ جو اہلِ تشیع کے ہاں رائج ہے۔

حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ نے جو کلمہ پڑھا

سُنی امام اور مفتیٔ اعظم قسطنطنیہ شیخ سلیمان الحنفی القندوزی لکھتے ہیں کہ حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام نے اپنی شہادت کے وقت یہ کلمہ پڑھا۔

"اشھد ان لا الٰـہ الا اللہ وان محمّداً رسول اللہ و ان علیاً ولی اللہ ووصی رسولہ وخلیفتہٗ فی امتہٖ"

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۶۱)

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ خدا کا ولی اور اُمّتِ رسول میں رسول اللہ کا وصی اور اس کا خلیفہ ہے۔

حضرت ابن عباس اور ولایت علیؑ

امام اہلِ سنّت شیخ المحدیث الحافظ احمد محب الدین الطبری اپنی کتاب میں ان متقدم صحابی کی زبانی لکھتے ہیں۔

"لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللھم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالبؑ۔"

(الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۱۷۲)

حضرت عبداللہ بن عباس کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا، خدایا! مجھے اپنا تقرب ولایتِ علی کے صدقہ میں عطا فرما

راہب نے اسلام قبول کر کے جو کلمہ پڑھا

مولانا عبدالرحمٰن جامی لکھتے ہیں:

جس وقت آپ جنگ صفین میں مشغول تھے۔ آپ کے ساتھیوں کو پانی کی سخت ضرورت پڑی۔ لوگ دائیں بائیں دوڑے۔ لیکن پانی دستیاب نہ ہوا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے اپنی توجہ ایک کنویں سے ہٹائی تو لق ودق صحرا میں ایک کلیسا نظر آیا۔ آپ نے اس کلیسا میں رہنے والے سے پانی کے متعلق پوچھا اس نے کہا: یہاں دو فرسنگ کے فاصلے پر پانی موجود ہے۔ آپ کے ساتھیوں نے کہا: اے امیرالمومنینؑ! ہمیں اجازت دیجیے شاید ہم اپنی قوت ختم ہونے سے پہلے پانی تک رسائی حاصل کر لیں۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اس کی کیا حاجت ہے؟ پھر آپ نے اپنے خچر کو مغرب کی طرف مہمیز لگائی اور ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے زمین کھودو۔ ابھی تھوڑی ہی زمین کھودی گئی تو نیچے سے ایک بڑا پتھر نکلا، جسے ہٹانے کے لیے کوئی ہتھیار بھی کارگر نہ ہو سکا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: یہ پتھر پانی پر واقع ہے۔ ذرا ہمت کر کے اسے اکھاڑ پھینکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کے ساتھیوں نے ہر چند کوشش کی لیکن اسے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔ اس پر جناب امیرؑ اپنے خچر سے نیچے تشریف لائے اور اپنی آستین چڑھا کر اپنی انگلیاں اس پتھر کے نیچے رکھ کر زور لگایا، اس پتھر کو پانی سے ہٹایا تو نیچے سے نہایت ٹھنڈا میٹھا اور صاف پانی نکل آیا۔ ایسا صاف کہ تمام سفر میں انہوں نے ایسا پانی نہ پیا تھا۔ سب نے پانی پیا اور جتنا چاہا بھر لیا، پھر حضرت امیرالمومنینؑ نے اس پتھر کو اُٹھا کر چشمہ پر رکھ دیا اور فرمایا: اس پر خاک ڈال دو۔ جب راہبِ دَیر نے ان احوال کا مشاہدہ کیا تو کلیسا سے نیچے اتر کر حضرت امیرالمومنینؑ کے حضور میں آیا اور سامنے کھڑا ہو کر پوچھا: کیا آپ پیغمبرِ مُرسل ہیں؟

حضرت امیرؑ نے فرمایا: نہیں۔

اس نے پوچھا: کیا آپ کوئی ملک مقرب ہیں۔

حضرت امیرؑ نے فرمایا: نہیں۔

اس نے پوچھا: پھر آپ کون ہیں؟

حضرت امیرؑ نے فرمایا: میں وصی پیغمبرِ مُرسل جناب محمد بن عبداللہ خاتم النبیینؐ صلّی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

راہب کہنے لگا: ہاتھ بڑھایئے تاکہ مَیں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔

حضرت امیرؑ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو راہب نے کہا: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ واشھد انک علی وصی رسول اللہ۔"

بعد ازاں حضرت امیرؑ نے اس سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ تم مُدت سے

اپنے دین پر کاربند تھے اور اب تم ایمان لے آئے ہو؟

اس نے کہا: اے امیرالمومنینؑ! اس کلیسا کی بنیاد اس پتھر ہٹانے والے کے لیے تھی، مجھ سے پہلے کئی راہب یہاں رہتے رہے ہیں، کیونکہ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے اور اپنے عُلماء سے سُنا ہے کہ اس جگہ پر چشمہ ہے اور اس پر ایک نادیدہ پتھر ہے، جسے کسی پیغمبر یا وصی پیغمبر کے سوا کوئی اکھاڑ نہ سکے گا۔"

(شواہد النبوت ص۲۴۶)

راہب کا بغیر کسی کے بتائے ہوئے یہ کلمہ پڑھنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت اس قدر رائج اور جاری وساری تھا کہ راہب کو اس کے لیے کسی سے رہنمائی لینے کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔

کلمہ ولایت کی برکت سے نجات

علامہ ابن حسنویہ حضورؐ کی ایک حدیث کو بایں الفاظ لکھتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ تفتحت لہ ابواب السماء ومن تلاھا بمحمد رسول اللہ تھلل وجہہ الحق سبحانہ واستبشر بذالک ومن تلاھا بعلیؑ ولی اللہ غفر اللہ ذنوبہ ولو کانت بعدد قطر المطر۔"

(بحر المناقب ص۷)

حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا، اس کے لیے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جس نے محمدؐ رسول اللہ پڑھا۔ خدا اسے بشارت جنت دیتا ہے۔ اور جو علیؑ ولی اللہ کہتا ہے، تو خدا اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔ چاہے وہ گناہ بارش کے قطروں کی مانند کثیر ہوں۔

محشر میں ولایت علی کا سوال ہوگا

"عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفوا ھم انھم مسئولون عن ولایۃ علیؑ۔" (الصواعق المحرقہ ص۱۴۹ مطبوعہ ملتان)

ابی سعید الخدری روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (آیت قرآنی وقفوھم انھم مسئولون) انہیں روکو ان سے ابھی ایک سوال کرنا باقی ہے۔" سے مراد ولایت علیؑ کا سوال ہے۔

مندرجہ ذیل کتابوں میں بھی اس حدیث کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(۱) ینابیع المودۃ ص۱۱۲ جلد اول
(۲) مودۃ القربیٰ ص۹۲
(۳) منصب امامت ص۴۵
(۴) ریاض النضرہ ج ۲ ص۱۷۲

ولایتِ علیؑ اور پُل صراط

حضورؐ نے فرمایا۔

"اذا جمع اللہ الاولین والآخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی جسر جھنم ما جازھا احد حتی کانت معہ براءۃ بولایۃ علی ابن ابی طالبؑ۔"

(الریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۲)

"خدا جب بروزِ قیامت تمام اوّلین و آخرین کو جمع کرے گا۔ اور پل صراط کو جہنم پر نصب کرے گا۔ تو اس پر سے کوئی ایک بھی پار نہیں کر سکے گا جب تک اس کے پاس ولایت علیؑ کا پروانہ راہداری نہ ہوگا۔"

علامہ ابن حجر مکی نے اسے اپنی کتاب "الصواعق المحرقہ" کے صفحہ ۱۲۶ پر اور علامہ اخطب خوارزمی نے "المناقب" کے صفحہ ۳۱ اور ۲۲۹ پر بھی اس روایت کو درج کیا ہے۔

دوسری روایت

حضورؐ کا مشہور عام فرمان۔

لم یجز الصراط احد الا من کانت معہ براءۃ بولایۃ علی ابن ابی طالب۔

(میزان الاعتدال [illegible])

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ کوئی ایک شخص بھی پُل صراط سے گزر نہیں سکے گا، جب تک اس کے ہاتھ میں ولایت علیؑ کا پروانہ نہ ہوگا۔

لوائے حمد پر مکتوب کلمہ

حضورؐ نے فرمایا

"علیؑ بن ابی طالبؑ امامی بیدہ لوائی وھو لواء الحمد مکتوب علیہ لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ" (ینابیع المودۃ ج۱ صفحہ ۸۲ مطبوعہ بیروت)

قیامت کے دن علیؑ ابن ابی طالب میرے آگے آگے ہوں گے اور ان کے ہاتھ میں میرا علم ہوگا جو لوائے حمد ہے اور اس علم پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ"

اس سلسلہ کی دوسری روایت

لوائے حمد کے طول و عرض اور اس پر مرقوم عبارت کو امام اہلسنت علاّمہ سیّد علی ہمدانی کی کتاب "مودۃ القربیٰ" سے ملاحظہ کیجیے۔

لہ ثلث ذوائبٌ ذائبۃ بالمشرق وذائبۃ بالمغرب وثالثۃ فی واسط الدنیا مکتوبٌ علیھا ثلثۃ سطرا لسطر الاوّل بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم، وسطر الثانی الحمد للہ ربّ

العٰلمین والسطر الثالث لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ" (مودۃ القربیٰ ص۶۵)

لوائے حمد کا ایک سرا مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک وسط دُنیا میں ہوگا۔ اور اس پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔

سطر اوّل پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سطر دوم پر الحمد للہ ربّ العٰلمین

سطر سوم پر لَا اِلٰہ اِلّا اللہ مُحَمّد رسول اللہ علی ولی اللہ

لکھا ہوگا۔

ابواب جنّت پر مکتوب کلمہ

محدث جلیل علامہ جمال الدین محمد بن احمد الحنفی الموصلی مشہور بہ ابن حسنویہ المتوفی ۶۸۰ھ عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ روایت لکھتے ہیں۔

کہ حضورؐ نے فرمایا کہ شب معراج مجھے جنّت کے آٹھ دروازے دیکھنے کا موقعہ ملا تو میں نے ہر دروازے پر

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ"

لکھا ہوا دیکھا۔

(بحر المناقب ص۱۲۱)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

برہانِ قاطع

آخر میں ایک حدیث پیش کرنا چاہتا ہوں اور قارئین کرام سے انصاف کے نام پر غور و فکر کی استدعا کرتا ہوں۔ اور وہ حدیث یہ ہے۔

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَابْنُ اَمَتِہٖ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ بے شک حضرت عیسیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول اور اللہ کی لونڈی کے بیٹے اور اس کا کلمہ ہیں، جو اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا۔ اور اس کی رُوح ہیں۔ اور یہ کہ جنّت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ اُسے جنّت میں داخل کرے گا۔ چاہے جس عمل پر بھی تھا

شرح:۔ (وعن عبادة بن الصامت)

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (من شهد ان لا اله الا الله وحده لاشریك له وان محمدا عبده ورسوله وان عیسٰی عبد الله ورسوله۔) جس شخص نے گواہی دی کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے برحق رسول ہیں اور گواہی دے کہ حضرت عیسیٰ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بندہ ہونے کے اثبات میں نصاریٰ کا ردّ ہے (وابن امته) اور اس امر کی گواہی دے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کی بندی مریم کے فرزند ہیں، عربی میں مرد کو عبد اللہ اور عورت کو امۃ اللہ کہتے ہیں۔ اور مرد و عورتیں سب کے سب اللہ کے غلام اور اس ذات پروردگار کے بندے ہیں ظاہر یہ ہے کہ ان الفاظ میں نصاریٰ کا ردّ اور اس کی تاکید ہے، علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس میں یہود کا ردّ بھی ہو سکتا ہے۔ ان الفاظ سے اصل مراد یہ ہے کہ اس ذات پاک کی جناب اس بہتان و گالی سے بری اور منزہ ہے جس کی یہود اس کی طرف نسبت کرتے ہیں (وکلمته القاها الی مریم) اور عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف ڈالا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اس بنا پر کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت اسباب عادیہ اور باپ کی وساطت کے بغیر صرف کلمہ کن سے ہوئی۔ یا اس بنا پر کہ آپ نے گہوارہ میں صغر سنی میں کلام کیا۔ لہٰذا آپ اسم المتکلم کے مظہر کامل ہیں (وروح منه) حضرت عیسیٰ جناب حق تعالیٰ کی طرف سے صادر ہونے والی رُوح

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہیں۔ آپ کو رُوح اللہ اس لیے کہتے ہیں کہ آپ نے مُردے زندہ کیے۔ مردہ دلوں کو معنوی اور رُوحانی زندگی عطا کی۔ یا رُوح اللہ سے یہ مراد ہے کہ آپ ایسی صاحب رُوح شخصیت ہیں، جسے بے وساطت اصل و مادہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرت سے وجود عطا کیا (والجنۃ والنار حق) اور اس بات کی گواہی دی کہ بہشت اور دوزخ برحق ہیں (ادخلہ اللہ الجنۃ) تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو ابتداً یا بعد عذاب جنت میں داخل کرے گا۔ (علیٰ ما کان علیہ من العمل) وہ نیک یا بد جس عمل پر بھی ہو۔ یہ حدیث مذہب اہلِ سُنت وجماعت کی صریح دلیل ہے۔

یہ تھی حدیثِ پیغمبرؐ اور اس کے ترجمہ و شرح کا فریضہ مولانا محمد سعید احمد نقشبندی خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور نے انجام دیا ہے، جو حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

متن حدیث میں یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ جس نے یہ شہادت دی۔

"لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ وحدہ لاشریک لہٗ وان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ وانّ عیسیٰ عبداللہ ورسولہٗ۔"

تو خدا اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا۔ چاہے اس کا عمل کیسا ہی کیوں نہ ہو توجہ طلب امر تو یہ ہے۔ کہ شہادتِ توحید اور شہادتِ رسالت محمدؐ مصطفےٰؐ کے بعد "اَنَّ عیسیٰ عبدُاللہِ ورسُولہٗ" کا اضافہ تو اہل اسلام کو گوارہ ہے۔ مگر امام مہدی علیہ السلام جو بالاتفاق قرب قیامت حضرت عیسیٰؑ کے امام ہوں گے ان کے جد حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار طبائع نازک پر گراں گزرتا ہے۔ زبان سے

اظہارِ عقیدت اور عمل اس کے خلاف۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے، کہ ماجرا کیا ہے۔

حدیث زیرِ بحث کی شرح مندرجہ بالا میں "اَنَّ عِیسٰی عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ" کے اثبات میں کہا گیا ہے۔

"جس نے گواہی دی کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برحق رسُول ہیں اور گواہی دے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے بندے اور اس کے رسُول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بندہ ہونے کے اثبات میں نصارٰی کا رد ہے۔"

تو اس کے جواب میں ہم بھی یہ کہہ سکتے ہیں۔ کلمہ میں ولایت علی کا اقرار اسلیے بھی ضروری ہے تاکہ ان لوگوں کی رد ہو جائے جو حضرت علی علیہ السّلام کو خدا سمجھتے ہیں شرح حدیث کے اختتامی الفاظ یہ ہیں۔

"یہ حدیث مذہب اہلِ سُنت وجماعت کی صریح دلیل ہے۔"

اگر کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ" مذہب اہلِ سُنت وجماعت کی صریح دلیل ہے تو پھر کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہ" بھی مذہب اہلِ بیتؑ (شیعہ) کی حقانیت کا زندہ ثبوت اور مخالفین کے لیے برہانِ قاطع ہے۔

اور اگر کلمہ

" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُاللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ "

جائز اور حق ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو پھر کلمہ

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ" کیوں جائز اور حق نہیں؟ جب کہ قرآنی آیات، احادیثِ مصطفویؐ اور فرامین ائمہ معصومینؑ بکثرت موجود ہیں، جن کا تذکرہ ہم کر آئے ہیں اور فریقین کے علمائے کرام، مفسرین عظام، محدثین و متکلمین کے مدلل تائیدی بیانات بھی ہمارے حق میں پائے جاتے ہیں جن سے ہم نے اپنی اس کتاب کے اوراق مزین کیا ہے۔ فتدبرو یا اولی الابصار

یہ تھے نظریات اہلِ سُنت کے علمائے متقدمین کے درباب ولایت علیؑ علیہ السلام۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے سُنی بھائیوں کے سامنے ولایت حضرت علی علیہ السلام کی اہمیت و آفاقیت کو ان ہی کے مقتدر عُلمار کی تحریروں کے حوالہ سے پیش کیا جائے۔ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ اس سلسلہ میں ان کے اسلاف کے عقائد و نظریات کیا رہے ہیں؟ اور اگر آج کوئی شورش پسند مُلا اس کے خلاف عوام کو اُبھارتا اور پُرامن فضار کو مسموم کر کے مُلک کی سالمیت کو داؤ پر لگاتا ہے۔ تو عوام کے لیے ان کے ارادوں کو بھانپنا دُشوار نہ ہو۔ علامہ اقبال نے ایسے ہی شورش پسندوں کے لیے کہا تھا۔ ع دین مُلا فی سبیل اللہ فساد

ہم نے بہرحال ولایتِ علیؑ کے سلسلہ میں سارا معاملہ پوری شرح و بسط کے ساتھ قارئین کے سامنے رکھ دیا ہے اور نتیجہ ان پر چھوڑ دیا ہے۔

اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے!

شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات

وما علینا الا البلاغ۔

★

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas